

مبتلغین و مسیقات کے لئے 25 تربیتی بیانات کا مدنی گلدستہ



اصلاح کے مدنی پھول

جلد 1

138

سستی کے نقصانات

218

محبت مرشد کے تنظیمی فوائد

233

ہفتہ وار اجتماع کس طرح بڑھایا جائے؟

277

مدنی قافلہ کس طرح تیار کریں؟

291

ایک وقتہ دار کیلئے عاجزی کیوں ضروری ہے؟



پبلیکیشن: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

مُبلِّغین و مُبلِّغات کے لئے 25 تربیتی بیانات کا مدنی گلدستہ

اصلاح کے مدنی پھول

(جلد اول)

پیش کش

مجلس المدینة العلمیة

(شعبہ تنظیمی تربیت کے کتب و رسائل)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه با محبب الله

نام کتاب : اصلاح کے مدنی پھول (جلد اول)

پیش کش : مجلس المدینة العلمیة

پہلی بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ، جنوری 2019ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ حوالہ نمبر: ۲۲۲

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب اصلاح کے مدنی پھول جلد اول (مطبوعہ مکتبہ

المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی

ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات

وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا

ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

03-10-2018



www.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

مَدَنی اِتِّجَاع: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

یادداشت

(دوران مطالعہ ضرور ٹائڈرائٹ کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے۔ ان شاء اللہ عز و جل علم میں ترقی ہوگی)

صفحہ	عنوان

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
218	16- محبت مرشد کے تنظیمی فوائد	6	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
233	17- ہفتہ وار اجتماع کس طرح بڑھایا جائے؟	7	تعارف المدینۃ العلمیۃ
		9	پہلے اسے پڑھئے
248	18- انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟	11	1- عدل و انصاف
		24	2- جھوٹ کی مذمت
262	19- رُوٹھوں کو کس طرح منایا جائے؟	39	3- حُبِ جاہ
277	20- مدنی قافلہ کس طرح تیار کریں؟	57	4- صبر کی برکتیں
291	21- ایک ذمہ دار کیلئے عاجزی کیوں ضروری ہے؟	70	5- اسلاف میں قربانی کا جذبہ
		81	6- نرمی کا پھل
304	22- مطالعہ کیوں ضروری ہے؟	95	7- نُحاسیہ
317	23- انفرادی عبادت کیلئے وقت کیسے نکالیں؟	109	8- سیکھنے کا جذبہ
		124	9- تقسیم کاری
332	24- گھر میں مدنی ماحول کس طرح بنایا جائے؟	138	10- سُستی کے نقصانات
		153	11- ہدف بنا کے کام کرنا
344	25- وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟	166	12- عبادت کا موسم بہار
359	ماخذ و مراجع	179	13- تزئینت کی اہمیت
364	فہرست	190	14- حقائق کسے کہتے ہیں؟
***	***	204	15- خبر گیری

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 مَا بَاعَدُوا فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”تنظیمی تربیت پر مشتمل بیانات“ کے ذیل بارہ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”24 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَبِيَّهُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ مُسْلِمَانِ كِي نَيْتِ

اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

❁ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
 ❁ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

دو مدنی پھول

- 1 ہر بار حمد و 2 صلوٰۃ اور 3 تَعَوُّذُ و 4 تَسْبِيح سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے ان نیتوں پر عمل ہو جائے گا) 5 رضائے الہی کیلئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا 6 حَتَّى الْوَشْعِ اس کا باؤضو اور 7 قبلہ رُو مطالعہ کروں گا 8 قرآنی آیات اور 9 احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا 10 جہاں سرکار کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھوں گا 11 جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور 12 جہاں کسی غیر صحابی بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ پڑھوں گا 13 علم حاصل کروں گا 14 اس میں موجود تنظیمی تربیت کے مدنی پھولوں پر خود عمل کروں گا اور 15 دیگر اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی چاہتے ہوئے 16 ان تک بھی پہنچاؤں گا نیز 17 ان کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب بھی دلاؤں گا 18 (اپنے ذاتی نسخے پر) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا 19 (اپنے ذاتی نسخے پر) ضرورتاً خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا 20 اس حدیثِ پاک تَهَادُوا تَحَابُّوا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے 21 (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا 22 بزرگانِ دین کی سیرت اپنانے کی کوشش کروں گا 23 اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا 24 کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (ناشرین کو کتابوں کی اصلاح صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدينة العلمية

از شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری

رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَاشِقَانِ رَسُوْلِہِ كِی
مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا
بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے
کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک ”المَدِیْنَةُ
العِلْمِیَّة“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علما و مفتیان کرام کَثَرَتُہُمُ اللّٰہُ السَّلَامُ پر مُشْتَمِل
ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ
شعبے ہیں:

- (۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت
- (۲) شعبہ تراجم کتب
- (۳) شعبہ درسی کتب
- (۴) شعبہ اصلاحی کتب
- (۵) شعبہ تفتیش کتب
- (۶) شعبہ تخریج^①

[۱]..... تاؤم تحریر (محرم الحرام ۱۴۲۰ھ) ان شعبوں کی تعداد ۱۵ ہو چکی ہے: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ و اہل بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات و صالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و علما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوت

”الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، حاجی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعِثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ اَوْشَع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرِ شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھئے

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس نے اپنے ماننے والوں کی زندگی کے ہر پہلو اور گوشے کے حوالے سے رہنمائی و تربیت فرمائی ہے، یعنی پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کے ہر موڑ پر ہمارے مذہب نے ہمیں تربیت کے مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، مثلاً اولاد کو بتایا ہے کہ وہ والدین کے ساتھ کس طرح پیش آئیں تو والدین کو بھی بچوں کی تربیت کے مدنی پھولوں سے خوب نوازا ہے، جہاں ایک شاگرد کو اُستاد سے علم سیکھنے کے آداب و طریقے سکھائے ہیں وہیں اُستاد کو بھی شاگردوں کے حقوق سے خوب آگاہ فرمایا ہے، اسی طرح ایک مسلمان پیر ہو یا مرید، تاجر ہو یا گاہک، سیٹھ ہو یا ملازم، افسر ہو یا مزدور، حاکم ہو یا محکوم ہر ایک کیلئے اس کی راہ نمائی کے مدنی پھول موجود ہیں۔ لہذا تربیت کی اہمیت سے کسی صورت انکار ممکن نہیں، ہر ایک کو ہر وقت سیکھنے کیلئے تیار رہنا چاہئے، جیسا کہ بُزُرگانِ دین سے بھی منقول ہے: **اَطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ** یعنی پیدائش سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!** تربیت کی اہمیت کے اسی جذبہ کے تحت دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور پاکستان انتظامی کابینہ کے نگران حاجی محمد شاہد عطاری **سَلَّمَ اللهُ النَّبَاہِی** کی ذاتی کاوشوں سے تقریباً جولائی 2016ء میں **المدينة العلمية** سردار آباد کے تحت ایک نئے شعبے **تنظیمی تربیت** کے کتب و رسائل کا آغاز ہوا، جس کا مقصد ماہانہ بنیادوں پر تنظیمی ذمہ داران کی تربیت کے حوالے سے اصلاح کے مدنی پھولوں پر مشتمل بیانات کے مدنی گلدستے پیش کرنا تھا۔ چنانچہ زیر نظر کتاب **اصلاح کے مدنی پھول** انہی 25 بیانات کے مجموعے پر مشتمل ہے، جس کی پہلی جلد ہر خاص و عام کے

استفادے کیلئے کتابی شکل میں پیش کی جا رہی ہے۔ ان بیانات پر جمع مواد، ترتیب، نظر ثانی، تخریج و تفتیشِ تخریج، پروف ریڈنگ اور فارمیشن وغیرہ کا کام المدینۃ العلمیۃ کے شعبے تنظیمی تربیت کے کتب و رسائل کے ان پانچ اسلامی بھائیوں نے بالخصوص فرمایا: ابرار اختر القادری، محمد حسین عطاری مدنی، محمد ساجد سلیم عطاری مدنی، محمد امین عطاری مدنی اور ندیم علی عطاری مدنی سَلَّمَهُمُ الْعَلِيَّ۔ جبکہ ان کی شرعی تفتیش دائرہ الافتاء اہلسنت کے مفتی محمد انس رضا عطاری زَيْدٌ مَجْدُوذٌ نے فرمائی۔

اَلْحَبْدُ لِلّٰہ! ان بیانات میں قرآن و سنت سے ماخوذ دلائل ہی موجود نہیں، بلکہ ان کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ بیانات پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابولہلال محمد الیاس عطاری قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے برہنہ برس کے ذاتی تجربات کی روشنی میں ارشاد فرمائے گئے مدنی پھولوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں میں طے ہونے والے مدنی اصولوں پر بھی مُشْتَمِل ہیں۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ پاک کی مدد و توفیق، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عَمَائِیَّت اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ شفقت کا ثمرہ ہیں اور خامیوں میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔ اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تنظیمی تربیت کے کتب و رسائل

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1- عدل و انصاف

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّتِ نِشَان ہے:
جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں 100 مرتبہ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھے، اللہ پاک اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ پاک ایک فرشتہ مُقَرَّر فرما دے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔^①
تُو زِنْدَہ ہے وَاللّٰہُ تُو زِنْدَہ ہے وَاللّٰہُ | مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے^②
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

منصب دیکھانہ جاہ و عظمت

آمیر المؤمنین حضرت سَیدِنَا عَلِیُّ الْمُرْتَضِیُّ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ جَنگِ صِفِّیْن کے لئے روانہ ہوئے تو راستے میں آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی زِرَّہ گر گئی۔ جنگ ختم ہونے کے بعد آپ واپس کوفہ تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے وہ زِرَّہ ایک یہودی کے پاس دیکھی، جو بازار میں اسے بیچ رہا تھا، زِرَّہ پہچان کر آپ نے یہودی سے ارشاد فرمایا: یہ زِرَّہ تو میری ہے،

① جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیع، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۵۵

② حدائقِ بخشش، ص ۱۵۸

میں نے کسی کو فروخت کی ہے نہ ہبہ کی ہے (یعنی نہ تحفہ دی ہے)، پھر تیرے پاس کیسے پہنچی؟ یہودی بولا: حضور! یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضے میں ہے۔ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: چلو! ہم قاضی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ جب دونوں قاضی شَرَحَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے پاس پہنچے تو قاضی شَرَحَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! فرمائیے! کیا اس یہودی سے آپ کا کوئی معاملہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! یہ زرہ جو یہودی کے قبضے میں ہے، میری ہے، میں نے اسے بیچنا ہبہ (Gift) کیا۔ قاضی صاحب نے یہودی سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے؟ وہ بولا کہ زرہ میری ہے اور میرے قبضے میں ہے۔ قاضی صاحب نے امیر المؤمنین سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس گواہ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! میرا غلام قَتْبَر اور میرا بیٹا حَسَن (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) گواہی دیں گے کہ یہ زرہ میری ہے۔ تو قاضی شَرَحَ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے یہ کہتے ہوئے کہ ”باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی شرعاً مُعْتَبَر نہیں“ یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یہ دیکھ کر یہودی کہنے لگا کہ امیر المؤمنین مجھے اپنے ہی قاضی کے پاس لائے اور ان کے قاضی نے ان کے خلاف ہی فیصلہ دے دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک یہ دین سچا ہے اور یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ پاک کے سچے رسول ہیں، اے امیر المؤمنین! یہ زرہ آپ ہی کی ہے۔^①

سُبْحَانَ اللهِ! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دینِ متین نے اپنے ماننے والوں کی کیسی اعلیٰ تَرَبِّيت کی ہے کہ خلیفہ وقت ایک عام آدمی کی طرح قاضی کی عدالت

①..... حلیۃ الاولیاء، ۲۵۷۔ شریح بن حارث الکندی، ۱۵۳/۲، رقم: ۵۰۸۶ ملتقطاً

میں پیش ہوتا ہے اور قاضی خلیفہ کے خلاف اور یہودی کے حق میں فیصلہ کرنے میں ذرہ بھر تامل سے کام نہیں لیتا کیونکہ عدل و انصاف کا یہی تقاضا ہے کہ چاہے کوئی کتنا ہی عالی منصب اور جاہ و عظمت کا مالک ہو، فیصلہ کرنے والا کچھ بھی پروا کئے بغیر صرف اور صرف عدل و انصاف کا دامن تھامے رہے اور حق بات ہی بیان کرے۔ چنانچہ پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

صدر الافاضل، حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حاکم (اور فیصلہ کرنے والے) کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے: ① اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے، دوسرے کو بھی دے۔ ② نشست (یعنی بیٹھنے کی جگہ) دونوں کو ایک سی دے۔ ③ دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے۔ ④ کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے۔ ⑤ فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے، جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے۔^①

عدل و انصاف کا معنی و مفہوم

یاد رہے عدل سے مراد وہ متوازن امر ہے جو افراط و تفریط کے درمیان ہو^① یعنی ایسا

①..... تفسیر خزائن العرفان، پ ۵۵، النساء، تحت الآیة: ۵۸، ص ۱۷۱

②..... کتاب التعریفات، حرف العین، ص ۲۲۴

درمیانہ کام جس میں کمی زیادتی نہ پائی جائے، عدل کہلاتا ہے۔ اسی طرح عدل و انصاف کا مترادف نام قسط بھی ہے، جس کا مطلب ہے چاہے کوئی دوست ہو یا دشمن سب کے ساتھ یکساں انصاف کیا جائے۔^① چنانچہ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ کچھ یوں ہوا ہے:

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ^ق
ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ (پ، ۸، الاعراف: ۲۹)

اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں قسط عدل و انصاف کے معنی میں ہے۔ یہ لفظ بہت سی چیزوں کو شامل ہے، عقائد میں عدل و انصاف کرنا، عبادات میں عدل کرنا، معاملات میں عدل کرنا، بادشاہ کا عدل کرنا، فقیر کا انصاف کرنا، اپنی اولاد، رشتہ داروں اور اپنے نفس کے معاملے میں عدل کرنا وغیرہ، بہر حال یہ ایک لفظ ہزار ہا احکام کو شامل ہے۔ شریعت و طریقت کے سارے مسائل اس میں داخل ہیں۔^①

ہر کام میں انصاف کیجئے!

ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! ہر صورت میں انصاف کو پیش نظر رکھئے، جس قوم میں انصاف نہیں ہوتا، اس میں فساد بڑھ جاتا ہے۔ لہذا اللہ قہار و جبار کے عذاب سے ڈر جائیے، اگر کسی معاملہ میں نا انصافی ہوئی ہے تو فوراً توبہ کر لیجئے اور آئندہ سے ہر کام میں انصاف کیجئے، ہمارا تعلق چاہے جس شعبے سے بھی ہے اس میں کام کی نوعیت کے اعتبار سے انصاف

① اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی، ۱۳/۳۳۴: تصرف

② تفسیر نعیمی، پ، ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۹، ۸/۲۲۵: تصرف

کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہئے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا عظیم خزانہ ہاتھ آئے گا۔ مَثَلًا ہم تنظیمی سطح پر کسی مَنصَب پر فائز ہیں اور مدنی کام کی مزید بہتری کے لئے اپنے ماتحت کسی کو نگران (ذمہ دار) بنانا چاہتے ہیں تو اس میں انصاف کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں جن کی رعایت کرنا ضروری ہوتا ہے۔

نا انصافی کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عدل و انصاف کرنے والوں کیلئے جہاں فضائل و برکات پر مَبْنِی روایات مَرَوِی ہیں، وہیں اگر کوئی کسی مُعَامَلہ میں انصاف سے کام نہ لے اور بغیر توبہ کے مر جائے تو اس کیلئے جہنم کے عذاب کی سخت وعیدیں بھی مَرَوِی ہیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا عَبْدَ اللهِ بن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مَرَوِی ہے کہ اللهُ پاك کے مَحْبُوب صَدِّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص 10 افراد کا حاکم بنا پھر انکے درمیان فیصلے کرتا رہا، لوگوں نے اس کے فیصلے پسند کئے ہوں یا ناپسند۔ قیامت کے دن اُسے اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اُسکے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔ اب اگر (دنیا میں) اللهُ پاك کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ کیا ہو گا اور رشوت لی ہو گی نہ ظلم کیا ہو گا تو اللهُ تَعَالَى اس کو آزاد فرمادے گا اور اگر اللهُ پاك کے نازل فرمودہ احکام کے خلاف فیصلہ کیا ہو گا، رشوت بھی لی ہو گی اور نا انصافی بھی کی ہو گی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ کر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو یہ جہنم کی تہہ تک 500 سال میں بھی نہ پہنچ سکے گا۔^①

①..... مستدرک، کتاب الاحکام، ۲۹۵-۲۹۶- لعن رسول اللہ الراشی... الخ، ۵/۱۴۰، حدیث: ۱۵۱۷

کامیاب لوگ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! پارہ 18، سورۃ المؤمنون کی آٹھویں آیت مبارکہ میں فلاح (یعنی کامیابی) پانے والے مؤمنین کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُنْتَهٍمَ وَعَهْدِهِمْ
لِعٰوْنٍ ⑧

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ (لوگ) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

علامہ قرطبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی ہر قسم کی ذمہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے خواہ اس کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، گرفتار سے ہو یا کردار سے، اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔^①

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ یعنی تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اسکے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔^② چنانچہ ہم سب پر لازم ہے کہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کبھی بھی کاہلی و سستی کا مظاہرہ نہ کریں، چاہے ہماری ان ذمہ داریوں کا تعلق امورِ دنیا سے ہو یا امورِ آخرت سے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں افراط و تفریط (یعنی کمی بیشی) سے بچتے ہوئے عدل و انصاف سے کام لینا چاہیے۔ چونکہ ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی ذمہ داری پر فائز

①.....تفسیر قرطبی، پ 18، المؤمنون، تحت الآیة: 8، المجلد السادس، 12/40

②.....معجم اوسط، حرف المیم، من اسمہ محمد، 5/129، حدیث: 1880

ہے لہذا ایک ذمہ دار کو کیسا اور کن خوبیوں کا حامل ہونا چاہیے؟ اس ضمن میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایک مکتوب ملاحظہ کیجئے! چنانچہ،

حضرت سیدنا سعید بن ابوبرزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ایک مکتوب لکھا، جس کا مضمون کچھ یوں تھا: حمد و صلاۃ کے بعد! میں کہتا ہوں کہ حکمرانوں میں سب سے زیادہ خوش بخت وہ ہیں جن کی رعایا اچھی ہو اور سب سے زیادہ بد بخت وہ ہیں جن کی رعایا بُری ہو۔ لہذا تم خلافِ شرع کاموں سے بچنا، ورنہ تمہاری رعایا بھی خلافِ شرع کاموں میں پڑ جائے گی۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو اندازِ ذمہ دار کا ہو، وہی اس کے ماتحتوں میں بھی اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے ذمہ دار کو بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے، کہیں اس کی غفلت یا کوتاہی کی وجہ سے مدنی کام کو نقصان نہ پہنچے۔ جیسا کہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ اَعْلَانِہ بِالْحُضُوصِ ذِمَّہ دارانِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی اور بالعموم سب کو مدنی تربیت سے مالا مال مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آپ کی ایک حرکت کو لوگ بغور دیکھتے ہوں گے۔ لہذا کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ دعوتِ اسلامی پر انگلی اٹھے۔

بسا اوقات مدنی مشورے میں تو شرعی اور تنظیمی طور پر بہت اصولی گفتگو کی جاتی ہے

①.....مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، ۸- کلام عمر بن الخطاب، ۸/۱۴، حدیث: ۷

لیکن اس گفتگو کرنے والے کا اپنا عمل اس کے مطابق نہیں ہوتا۔ مثلاً دوسروں کو تو غیبت، جھوٹ، چغلی وغیرہ سے منع کرے اور عدل و انصاف، مساوات وغیرہ کی ترغیب دلائے مگر خود ان کا عامل نہ ہو۔ یاد رہے! ماتحت آپ کی گفتگو کے ساتھ ساتھ آپ کے کردار کو بھی بغور دیکھتا ہے اور اس سے اثر بھی لیتا ہے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں مدنی کام خوب پھلے پھولے تو شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس فرمان کے مصداق بن جائیے: ترغیب دلانے کے لئے سراپا ترغیب بن جائیے۔

ایک دوسوہ اور اس کا جواب

ہو سکتا ہے کسی اسلامی بھائی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں تو کسی علاقے وغیرہ کا نگران ہوں نہ میرے ماتحت کوئی اسلامی بھائی ہیں، لہذا مجھے دینی کام کی کوئی حاجت نہیں۔ ایسے اسلامی بھائیوں کیلئے شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے مردے کے صدمے میں تحریر فرماتے ہیں: نگران سے مراد صرف کسی نلک یا شہر یا منڈ ہی و سماجی و سیاسی تنظیم کا ذمہ دار ہی نہیں بلکہ عموماً ہر شخص کسی نہ کسی کا ذمہ دار ہوتا ہے مثلاً مراقب (یعنی سپروائزر) اپنے ماتحت مزدوروں کا، افسر اپنے کلرکوں کا، امیر قافلہ اپنے قافلوں کا اور ذیلی نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کا۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ ان نگرانیوں سے فراغت مشکل ہے۔ بالفرض اگر کوئی تنظیمی ذمہ داری سے مستعفی ہو بھی جائے (یعنی ذمہ داری سے معذرت کر لے) تب بھی اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بال بچوں کا نگران ہے۔ اب وہ اگر چاہے کہ ان کی نگرانی سے گلو خلاصی ہو (یعنی نجات مل جائے) تو نہیں ہو سکتی۔ بہر حال ہر

نگرانِ سختِ امتحان سے دوچار ہے مگر ہاں جو انصاف کرے اسکے وارے ہی نیارے ہیں۔^① چنانچہ ارشادِ رحمتِ بنیاد ہے: انصاف کرنے والے نور کے مٹیروں پر ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جن جن کے نگران بنتے ہیں، ان کے بارے میں عدل سے کام لیتے ہیں۔^② لہذا ہم کتنی ہی بڑی ذمہ داری پر کیوں نہ فائز ہوں اپنے مدنی مقصد کو ہرگز نہ بھولیں کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنَّ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی اعانات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کو اپنا معمول بنا لیجئے۔

ذمہ داری دینے میں انصاف

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کسی کو کوئی ذمہ داری دینے سے پہلے غور کیا جائے کہ کیا وہ شریعت کا پابند ہے؟ کیا اس کام کا اہل ہے؟ کیا اس منصب کے تقاضے پورے کرنے والا ہے؟ کیا مدنی عطیات جمع و خرچ کرنے میں شرعی تقاضے پورے کرتا ہے؟ کیا محتاط فی الدین (دینی معاملات میں احتیاط کرنے والا) ہے؟ وغیرہ

نیز نگران کا اپنے منصب کے اہل ہونے کے ساتھ ساتھ چند خصوصیات کا حامل ہونا بھی ضروری ہے مثلاً {1} غم خواری و ہمدردی کرنے والا ہو {2} مدنی تربیت کرنا جانتا ہو {3} ذہنی ہم آہنگی کس طرح کی جاسکتی ہے، اس سے آگاہ ہو {4} غصے کے اظہار اور نافذ کرنے سے

①..... فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۲۷۷

②..... نسائی، کتاب آداب القضاة، فضل الحاکم العادل... الخ، ص ۸۵۱، حدیث: ۵۳۸۹ ملتقطاً

اجتناب کرتا ہو {5} خوش اخلاق ہو {6} حوصلہ افزائی کرنے والا اور اسلامی بھائیوں کی عزت نفس کا خیال رکھنے والا ہو {7} ہر ایک سے یکساں سلوک کرتا ہو وغیرہ وغیرہ۔

اگر کوئی ذمہ دار کسی باصلاحیت اور اہل اسلامی بھائی کو ذمہ داری دینے کے بجائے محض اپنی پسند، تعلق یا مروت کی بنا پر ذمہ داری دے تو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والا نہ ہوگا۔

کیونکہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جب امانت ضائع کر دی جائے

گی تو قیامت کا انتظار کرو۔ کسی نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! امانت

کیسے ضائع ہوگی؟ فرمایا: جب معاملہ نااہل کے سپرد کیا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرو۔^①

حضرت مولانا مفتی شریف الحق امجدی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَنِي اس حدیث پاک کی شرح

میں فرماتے ہیں: یہاں امانت سے صرف مال کی امانت مراد نہیں، بلکہ عام ہے خواہ وہ علم

ہو خواہ کوئی دینی یا دنیوی عہدہ مثلاً قضا، مخلومت، افتاء، تدریس، تقریر وغیرہ۔ مراد یہ

ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اہل موجود ہی نہ ہوں گے ناچار نااہل کو کام دیا جائے گا

بھی مراد ہے کہ دیانت اٹھ جائے گی، اہلیت پر کوئی عہدہ نہ دیا جائے گا بلکہ خوشامد، چاپلوسی

ورثوت، رشتہ وغیرہ پر۔^②

ماتحت کی کارکردگی بیان کرنے میں انصاف

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک میں ہمارے تعلیمی اداروں مثلاً جامعۃ

①..... بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الامانة، ص ۱۵۹۵، حدیث: ۶۴۹۶

②..... نزہۃ القاری، کتاب العلم، حدیث تصدیع امانت، ۱/۴۰۴

الْمَدِينَةِ، مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ، وَاَلْمَدِينَةِ، مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ اَنْ لَّا اَنْ، مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ
 بالغان سے وابستہ اسلامی بھائیوں مثلاً آساتیہ و ناظمین وغیرہ کے لئے بھی مدنی پھول ہیں
 کہ وہ غور کریں: کیا وہ تمام طلبہ کے ساتھ یکساں سلوک کرتے ہیں؟ چنانچہ پارہ 5 سورۃ
 الدِّسَاءِ کی آیت نمبر 58 کی تفسیر میں صَدْرُ الْاَفَاضِلِ حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین
 مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے جو پانچ مدنی پھول تحریر فرمائے ہیں، یہ ہر شعبہ ہائے زندگی
 کے ساتھ ساتھ ہمارے تعلیمی اداروں سے وابستہ افراد کے لئے بھی بہت مفید ہیں، چنانچہ
 وہ ان مدنی پھولوں کو سامنے رکھتے ہوئے غور کریں کہ ﴿1﴾ کیا تمام طلبہ کو اپنے پاس آنے
 کے لئے ایک جیسا موقع دیتے ہیں؟ ﴿2﴾ نشست (یعنی بیٹھنے کی جگہ) سب کو ایک جیسی دیتے
 ہیں؟ ﴿3﴾ سب کی طرف برابر متوجہ رہتے ہیں؟ ﴿4﴾ کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک
 ہی طریقہ رکھتے ہیں۔ ﴿5﴾ فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرتے ہیں اور جس کا حق ہو اسے
 پورا پورا دلاتے ہیں۔

بالخصوص پانچویں مدنی پھول ”فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرتے ہیں“ کے تحت
 مُمْتَحِن اور مُفْتِّش حضرات بھی غور کریں جو شَفَقَتِ کے زُغْمِ فَاَسِدِ (ناقص گمان) میں کسی
 طالب علم کو نقل کروا کر یا نقل میں اس کی مدد کر کے یا پرچہ جات کی تفتیش میں نا انصافی
 کے مرتکب ہوں یا کسی طالب علم کی طرف سے چھٹی کرنے کی صورت میں رجسٹر پر از خود
 اُس کی حاضری لگا دیں یا کسی اور ذریعے سے اس کی حاضری لگوا دیں تو ان کو عذابِ الہی
 سے ڈرنا چاہئے کہیں ان کا یہ عمل ان کو بروز قیامت سَخْتِ مُصِيبَتِ میں مُبْتَلَانِہ کر دے۔

خدا نخواستہ اگر کبھی ایسے معاملہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو توبہ کر لیجئے اور آئندہ اس بُرے عمل سے بچئے۔

کان سے پیپ اور خون بہنے لگا

حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ اَحْلَانِی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ سے مَنَقُول ہے: بنی اسرائیل میں جب کوئی قاضی (یعنی جج) مرجاتا تو وہ اُسے ایک بڑے کمرے میں 40 سال تک رکھتے۔ اس دوران اگر اس کا جسم گل سڑ جاتا تو وہ سمجھتے کہ اس نے ضرور کسی فیصلے میں نا انصافی اور ظلم و ستم سے کام لیا ہے، اسی لئے اس کا جسم خراب ہو گیا۔ جب ایک عادل قاضی کا اِنْتِقَالَ ہوا تو حَسْبُ طَرِیْقَہ انہوں نے میت کو ایک کمرے میں رکھ دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس کمرے کی دیکھ بھال پر نامور نگران جب کمرے میں آیا تو خادم کمرے کی صفائی کر رہا تھا کہ اچانک اس کے جھاڑو کا ایک تنکا میت کے کان میں لگا، کان سے پیپ اور خون بہنے لگا۔ جب لوگوں کو یہ بات بتائی گئی تو وہ بڑے پریشان ہوئے کیونکہ وہ قاضی بظاہر بہت عادل و صالح تھا۔ اللہ پاک نے اس دور کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازل فرمائی کہ ”میرا یہ بندہ واقعی عدل و انصاف پسند تھا، لیکن ایک مرتبہ اس کے پاس دو شخص اپنا فیصلہ کروانے آئے تو ایک شخص کی بات اس نے زیادہ تَوَجُّہ سے سنی اور دوسرے کی طرف کچھ کم تَوَجُّہ دی اسی لئے ہم نے اسے یہ سزا دی ہے۔“^①

①..... عیون الحکایات، الحکایة الثالثة والرابعون بعد الثلاثمائة حکایة بنی اسرائیل معترضہم، ص ۳۰۷

ذمہ داران کے لئے مدنی پھول

ہر سطح کے ذمہ داران کو چاہئے کہ وہ اپنے ماتحتوں پر یکساں توجہ دیں اور اپنی تنظیمی ذمہ داری کیش کروا کے دُنوی مقاصد حاصل نہ کریں، حَتَّىٰ الْاِمْتِنَانِ لِيْن دین (قرض وغیرہ) کے معاملات سے بچیں، بلکہ مالی معاملات میں بھی ہر قسم کے ایسے غیر شرعی و غیر تنظیمی کاموں سے بچیں کہ جن سے خود ان کی اپنی ذات کو اور دعوتِ اسلامی کو نقصان پہنچے۔

اہلِ مَنْصَب (ذمہ دار یا اُستاز) پر لازم ہے کہ وہ اپنی عزت و آبرو کی حِفَاظَت کرے (یعنی اسے داغدار ہونے سے بچائے)، اپنے مَنْصَب کی وجہ سے لوگوں کو کمال نہ کھائے اور ان پر ظلم نہ کرے، اس کا مقصد حیاتِ اللہ پاک کے لئے عاجزیِ اِخْتِيَار کرنا اور اس سے ڈرتے رہنا ہو، کسی شخص پر اپنی فضیلت و برتری نہ جتائے، اہلِ عِلْم کی فضیلت کا اِغْتِرَاف کرے اگرچہ علم میں اُن کے برابر ہو یا ان سے زیادہ علم رکھتا ہو، ہمیشہ فقہی مسائل اور قرآنِ کریم زیادہ جاننے والوں کی صُحْبَتِ اِخْتِيَار کرے، اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کرے، حالتِ غَضَب میں اور گفتگو کے دوران مَحَاظِ اَلْفَاظِ اِسْتِعْمَال کرے، ہم نشینوں کی تعظیم و توقیر کرے، بھائیوں کے ساتھ میل جول (یعنی تعلق) قائم کرے، اپنے عزیز و اقارب کی عزت و آبرو کی حِفَاظَت اور پڑوسیوں کی مدد کرے، اپنے لئے اچھے دوستوں کا اِثْتِيَاب کرے۔^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

2- جھوٹ کی مذمت

درد شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے دُرد شریف پڑھے۔ کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دُور کر دیتا اور روزی میں بَرَکَت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔^①

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

جھوٹ بولنے والوں کے بچے سُور بن گئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ كے مَطْبُوعَةَ 36 صَفَحَاتِ پَر مُشْتَمَلِ رَسَالَةِ ”جھوٹا چور“ صَفْحَةَ 8 پَر شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ اَعَالِيَهُ تَحْرِيرِ فَرَمَاتے ہيں: حَضْرَتِ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامِ كے پاس بَہُت سے بچے جَمْعِ ہو جاتے تھے، آپ عَلَيْهِ السَّلَامِ انہيں بتاتے تھے كہ تمہارے گھر فُلاں چيز تيار ہوئی ہے، تمہارے گھر والوں نے فُلاں فُلاں چيز كھائی ہے، فُلاں چيز تمہارے لئے بچا كر رکھی ہے، بچے گھر جاتے روتے اور گھر والوں سے وہ چيز مانگتے۔ گھر والے وہ چيز ديتے اور ان سے کہتے كہ تمہيں كس نے بتايا؟ بچے کہتے: (حَضْرَتِ) عِيْسَى (عَلَيْهِ السَّلَامِ) نے۔ تو لوگوں نے اپنے بچوں كو آپ (عَلَيْهِ السَّلَامِ) كے

①..... بستان الواعظين، ۱۸- مجلس ثانی فی قولہ تعالیٰ ان اللہ و ملئکتہ... الخ، الصلاة تحمل العقد، ص ۲۴۱

پاس آنے سے روکا اور کہا کہ وہ جادو گر ہیں (مَعَاذَ اللّٰهِ)، ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: وہ یہاں نہیں ہیں۔ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے؟ لوگوں نے (جھوٹ بولتے ہوئے) کہا: یہ تو (بچے نہیں) سُور ہیں۔ فرمایا: ایسا ہی ہو گا۔ اب جو دروازہ کھولا تو سب سُور ہی سُور تھے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اللہ تعالیٰ غیب اور چھپی ہوئی چیزوں کا جاننے والا ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے غیب اور چھپی چیزوں کا علم دیتا ہے، جبھی تو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام گھر میں چھپائی ہوئی چیزوں کے بارے میں بچوں کو خبر دے دیتے تھے۔ اس حکایت سے ہمیں یہ دُرس ملا کہ جھوٹ بہت خراب چیز ہے لوگوں نے جھوٹ بولا تو گھر میں چھپے ہوئے ان کے بچے بدلے میں خنزیر (یعنی سُور) بن گئے۔ حضرت حاتمِ اَصَم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جھوٹا دوزخ میں کُتے کی شکل میں، حسد کرنے والا سُور کی شکل میں اور غیبت کرنے والا بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔^②

جھوٹ کے خلاف جنگ جاری رہے گی

نہ جھوٹ بولیں گے نہ بُلوائیں گے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

①..... تفسیر طبری، پ ۳، ال عمران، تحت الآیة: ۳، ۲۷۸/۲۹، رقم: ۷۱۰۲ ملقطاً

②..... تنبیہ المغتربین، الباب الثالث، ومنہا سد باب الغیبة فی الناس فی مجالسہم، ص ۱۶۴

جھوٹ کی شرعی حیثیت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کسی چیز کے بارے میں خلاف حقیقت خبر دینا جھوٹ کہلاتا ہے، چاہے وہ جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے، البتہ گناہ اس صورت میں ہو گا جب جان بوجھ کر جھوٹ بولا جائے۔^① تفسیر نعیمی میں ہے کہ جھوٹ کئی قسم کا ہوتا ہے: ① قول میں جھوٹ: وہ اس طرح کہ خلاف واقع خبر دے۔ ② فعل میں جھوٹ: وہ اس طرح کہ عمل قول کے خلاف ہو یعنی کہے کچھ اور کرے کچھ۔ ③ عقیدے میں جھوٹ: وہ اس طرح کہ غلط عقائد اختیار کرے مثلاً خالق تو ایک ہے لیکن کسی کا عقیدہ یہ ہو کہ خالق چند ہیں تو یہ عقیدے کا جھوٹ ہوا، ہر جھوٹ بُرا ہے لیکن عقیدے کا جھوٹ سخت بُرا ہے۔^④

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ ایسی بُری چیز ہے کہ ہر مذہب والے اس کی بُرائی کرتے ہیں، تمام ادیان میں یہ حرام ہے، اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی۔ بلکہ ایک مقام پر جھوٹوں پر خدا کی لعنت مَذْکُور ہے۔ پُچھنا چھ ارشاد ہوتا ہے:

فَتَجْعَلُ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ① | ترجمة کنز الایمان: تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت

(پ ۳، آل عمران: ۶۱) | ذالیں۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! احادیث مبارکہ میں بھی جھوٹ کی بہت زیادہ مذمت مَرَوِي ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے: مومن کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔^② جبکہ ایک اور روایت

①..... حدیقہ ندیہ، القسم الثانی فی آفات اللسان، المبحث الاول، النوع الرابع الکذب، ۱۰/۴

②..... تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرة، تحت الآیة: ۱۰، ۱۶۸/۱

③..... شعب الایمان، ۳۴-۳۳-باب فی حفظ اللسان، ۲۰۸/۴، حدیث: ۴۸۱۲ مفہومًا

میں ہے: بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے، حالانکہ وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔^①

حسد، وعدہ بخلائی، جھوٹ، چغلی، غیبت و شہمت

مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یاد رسول اللہ^ﷺ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سب سے پہلے جھوٹ کس نے بولا؟

ایک روایت میں ہے: بے شک جھوٹ فسق و فُجُور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فُجُور جہنم تک لے جاتا ہے اور ایک آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ (اللہ پاک کے نزدیک) کذاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔^② مشہور مفسر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بیان کر رہے فرمان کے تحت نقل فرماتے ہیں: جھوٹا آدمی آگے چل کر پکا فاسق و فاجر بن جاتا ہے، جھوٹ ہزار ہا گناہوں تک پہنچا دیتا ہے۔ تجربہ بھی اسی پر شاہد ہے، سب سے پہلا جھوٹ شیطان نے بولا کہ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے کہا میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ مزید فرماتے ہیں: (جھوٹا) شخص ہر قسم کے گناہوں میں پھنس جاتا ہے اور قدرتی طور پر لوگوں کو اس کا اِعتِیَاب نہیں رہتا، لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔^③

①..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی المعارض، ص ۷۷۸، حدیث: ۴۹۷۱

②..... وسائل بخشش (مترجم)، ص ۳۳۲

③..... مسلم، کتاب البر والصلة و الآداب، باب قبح الکذب... الخ، ص ۱۰۰۷، حدیث: ۱۰۳- (۲۶۰۷)

④..... مرآة المناجیح، زبان کی حفاظت اور غیبت اور گالی کا بیان، پہلی فصل، ۶/۲۵۳، ص ۲۵۳

جھوٹ کی کثرت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ❀ سچ تمام بھلائیوں کا سبب اور جنت کا راستہ، جبکہ جھوٹ تمام بُرائیوں کی جڑ اور جہنم کا راستہ ہے۔ ❀ جھوٹ سے بندے کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر توبہ نہ کرے اور مسلسل جھوٹ بولتا رہے تو پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ ❀ جھوٹے کا جھوٹ فرشتوں پر ظاہر کر دیا جاتا ہے اور انسانوں کے دلوں میں بھی اس کی نفرت ڈال دی جاتی ہے۔^① افسوس! آج ہماری اکثریت جھوٹ بولنے کو کمال اور ترقی کی علامت جبکہ سچ کو بے وقوفی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتی ہے، بلکہ بعض اوقات تو غلط مقاصد کے لئے جھوٹی قسمیں اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے! جھوٹ کے ذریعے دنیا میں خواہ کتنی ہی کامیابیاں و کامرانیاں سمیٹ لی جائیں آخرت میں ناکامیاں و رسوائیاں حصے میں آسکتی ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور (یعنی لوہے کی سلاح جس کا ایک طرف کا سر اُڑا ہوا ہوتا ہے) تھا، جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جڑے میں ڈال کر اسے گڈی تک چیر دیتا، پھر زنبور نکال کر دوسرے جڑے میں ڈال کر چیرتا، اتنے میں پہلے والا جڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا

①..... فیضانِ ریاض الصالحین، صدق کا بیان، ۱/۴۸۴

شخص ہے، اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔^①

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں

اللہ مَرَض سے ٹوگنا ہوں کے شفا دے^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟

بعض نادان مذاق میں بولے جانے والے جھوٹ کو جھوٹ نہیں سمجھتے، حالانکہ مذاق

میں بولے جانے والا جھوٹ بھی ناجائز و حرام ہے، حدیث پاک میں سرکارِ دُعا عالم صَلَّى اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو ہنسائے کے لئے جھوٹ بولنے والے کیلئے تین مرتبہ ارشاد

فرمایا کہ ایسے شخص کے لئے ہلاکت ہے۔^③ بلکہ ایک روایت میں ہے کہ جو بندہ صرف اس

لئے بات کرتا ہے کہ اہلِ مجلس کو ہنسائے، تو اس کی وجہ سے وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں

گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہے۔^④

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات کے پیش نظر آپ کو اندازہ ہوا ہو گا کہ

ہمیں کس قدر محتاط گفتگو کی حاجت ہے، بہت سارے جھوٹ بے احتیاطی میں بھی بولے

جاتے ہیں جو دنیا و آخرت میں آزمائش و ہلاکت کا باعث بن سکتے ہیں۔

①..... مساوی الاخلاق للمخراطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ما اقی بہ اہلہ، ص ۶۹، حدیث: ۱۳۱

②..... وسائل بخشش (مرتم)، ص ۱۱۵

③..... ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء من تکلم بالکلمة... الخ ص ۵۵۵، حدیث: ۲۳۱۵ مفہوما

④..... شعب الایمان، ۳۴-۳۳-باب فی حفظ اللسان، ۲۱۳/۴، حدیث: ۴۸۳۲

شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ إِصْلَاحِ أُمَّتِ كِے مُقَدِّسِ جِذْبِے كِے تَحْتِ نِيكِي كِي دَعْوَتِ سِے مَالَا مَالِ مَدْنِي پھول عطا فرماتے رَہتے هِيں، آپ كَارِ شَادِ هِيے: مَحْتَاطِ بِنْدِه سِدَا سَكْهِي رَہْتَا هِيے۔ مَزِيْدِ فَرْمَاتے هِيں: پَہْلے تُو لُو بَعْدِ مِيں بُولُو۔ هِم اِپْنِ اَسْلَافِ كِے طَرِزِ زِنْدَگِي پَر غُورِ كَرِيں تُو وَه شَبِ وَ رُوْزِ اِحْتِيَاطِ بَرْتَتِي نَظَرِ آتے هِيں۔ چُنَانِچَ اِيكِ بَارِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا طَاوُسِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ خَلِيْفَه وَ وَقْتِ هِشَامِ كِے پَاسِ تَشْرِيْفِ لے كَئے اور پُوچْھَا: هِشَامِ! كَيْسِي هُو؟ اِس نِي غَضَبِ سِے كَہَا: آپ نِي مَجْھِي اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيں كَہے كَرِ مَخَاطَبِ كِيُوں نِي هِيں كِيَا؟ فَرْمَا يَا: اِس لِيْنِي كِي تَمَامِ مُسْلِمَانِ تَمَهَارِي خَلَاْفَتِ سِے مُشْتَقِ نِي هِيں، لَهْذَا مِيں ڈَرَا كِي تَمَهِيں اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيں كَہْنَا كَہِيں جَھوْٹِ نِي تَھَرِيے۔^①

جھوٹی واہ واہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف (یعنی بزرگ) کسی کی جھوٹی خوشامد سے بھی کس قدر پرہیز کیا کرتے تھے، مگر فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی کی خوشامد کرنے میں احتیاط کا دامن چھوڑ کر جھوٹی مُبَالَغَة آرائی سے کام لیا جاتا ہے اور اگر سامنے والا صاحبِ منصب ہو یا اس سے کوئی مَطْلَب ہو تو پھر جھوٹی سچی باتیں بنانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی، اسلام میں یہ انداز بہت مذموم ہے، جیسا کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي فَرْمَا يَا: جَبِ تَمِ (مُبَالَغَة كِے سَاتْھ) مَدْحِ (تَعْرِيفِ) كَرْنِي وَالُوں

کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔^① ایک اور جگہ مروی ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مُبالغہ کرتا ہے، تو ارشاد فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا۔ یا فرمایا: تم نے اس کی پیٹھ توڑ دی۔^②

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے دُرس ملتا ہے کہ جس کی تعریف کی جا رہی ہے، اسے بچنا چاہئے ورنہ یہ حُبِّ مَدْح کی مُصِیْبَت میں مُبْتَلَا ہو سکتا ہے، جسکے بارے میں حدیثِ پاک میں مروی ہے کہ حُبِّ مَدْح آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔^③ مگر افسوس! فی زمانہ خوشامدی ٹولے کو ہی حُبِّ اور مُخْلِص کا مرتبہ ملتا ہے۔

تور یہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گفتگو میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا، جن کے ظاہر معنی کچھ ہوں مگر آپ اس کے دوسرے معنی مُراد لیں، اسے تور یہ کہتے ہیں اور تور یہ بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔^④ مگر شرط یہ ہے کہ اس سے کسی مسلمان کا حق زائل نہ ہو۔^⑤ اور اگر اس کے ذریعے باطل کا حُصُول یا حق کی تردید ہو تو حرام ہے۔^⑥ مثلاً کسی ذمہ دار

①.....مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب النبی عن المدح... الخ، ص ۱۱۴۵، حدیث: ۶۹-(۳۰۰۲)

②.....بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من التمداح، ص ۱۵۰۸، حدیث: ۶۰۶۰

③.....مسند فردوس، باب الحاء، ۱۴۳/۲، حدیث: ۲۷۲۸

④.....بہار شریعت، جھوٹ کا بیان، ۵۱۸/۳: تصرف

⑤.....عمدة القاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظہر حزن عند المصیبة، ۱۳۷/۶، تحت الحدیث: ۱۳۰۱

⑥.....الزواجر، الکبیرة الاربعون بعد الاربعائة، الکذب الذی فیہ حد او ضرر، ۳۷۳/۲

نے (موجودہ ماہ کے جَدْوَل کے اِغْتِبَار سے) پوچھا: فلاں علاقے میں آپ کا جَدْوَل بنا؟ تو (گَزَبْتَهُ کسی جَدْوَل کو ذہن میں رکھتے ہوئے) جواب میں کہا: جی! وہاں میری حاضری ہوئی۔ اسی طرح کسی ذِمَّہ دار نے آپ سے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کے بارے میں پوچھا، مثلاً کیا آپ نے صدائے مدینہ لگائی؟ مدنی حلقہ لگایا یا اس میں شُرُکَت کی؟ چوک درس اور مسجد درس دی یا سنا؟ مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْعَانَ میں پڑھایا یا اس میں شُرُکَت کی؟ مدنی مذاکرہ سنا؟ ہفتہ وار اِجْتِمَاع و مدنی دورے میں شُرُکَت کی؟ تو آپ نے تُوْرِيہ سے کام لیتے ہوئے جواب دیا: جی ہاں! میں نے یہ سارے کام کئے۔ جبکہ دل میں یہ نیت کر لیں کہ کل یا گَزَبْتَهُ ہفتے میں نے یہ سب کام کئے تھے، تو یاد رکھئے! کہ یہ بھی جھوٹ ہو گا اور جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہذا شُرُکَتِ مَدْنِی سے بچنے کیلئے جھوٹ کا سہارا لے کر جہنم کے عذاب کا حقدار بن جانا، کسی عقل مند کا طریقہ نہیں، شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ وہ دین کی راہ پر چلنے والوں کو کسی نہ کسی طریقے سے بھٹکا دے، اگر کوئی مُسْتَحَب نیکی کرے تو شیطان کی کوشش ہوگی کہ وہ اسے کسی حرام کام میں مُدْبِتلاً کر کے ہلاکت میں ڈال دے۔ اس لئے ہمیشہ سچ کا دامن تھامے رکھئے اور اگر کسی مجبوری یا سستی کی وجہ سے کبھی کوئی مَدْنِی کام نہ کر پائیں تو کبھی بھی جھوٹ بول کر شیطان کو خوش کر کے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کو مول مت لیجئے، بلکہ آئندہ پختہ عہد کر لیجئے کہ کبھی بھی شیطان کا داؤد نہ چلنے دیں گے اور ہمیشہ اس کے خِلاف تَبْلِیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامِی کی جاری جنگ کا حصّہ بنے رہیں گے۔

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں

اللہ مرض سے ٹوگناہوں کے شفا دے ①

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اپنا اپنا محاسبہ کیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے، جس کے بارے میں مقولہ مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ چنانچہ جب جھوٹ کا پردہ فاش ہوتا ہے تو سوائے شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، لہذا جھوٹ سے بچئے، یاد رہے! جھوٹ کی بنیاد پر اگر کسی نے اپنی خود ساختہ اہمیت یا اچھی کارکردگی بنانے میں جتنا بھی عرصہ صرف کیا ہو گا، جس دن یہ جھوٹ ظاہر ہو گا تو آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ جھوٹ کی عادت ہے، چاہے کبھی کبھار ہو فوراً اس کو ترک کر کے توبہ کر لیجئے، اللہ پاک ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرمائے۔

اٰمِيْنُ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جھوٹ کی چند مثالیں

① اپنے ماتحت کی کارکردگی سے مطمئن نہ ہونے کے باوجود کہنا! مجھے آپ کی کارکردگی پر کوئی کلام نہیں۔ ② کسی سے کارکردگی تیار کروا کر جمع کراتے وقت یہ کہنا کہ میں نے خود تیار کی ہے۔ ③ کارکردگی بیان کرنے میں جھوٹے مبالغے سے کام لینا۔ ④ کسی کی کارکردگی

کو اپنی کارکردگی بنا کر پیش کرنا۔ ❁ کسی کی ناقص کارکردگی کو اچھا بنا کر یا کسی کی اچھی کارکردگی کو ناقص بنا کر پیش کرنا۔ ❁ اپنی رائے یا کسی فیصلے کو مجلس یا مشاورت کی رائے یا فیصلہ کہنا۔ ❁ ایک یا چند سے ملاقات یا فون وغیرہ کے مشورے کو بھرپور یا باقاعدہ مدنی مشورہ قرار دینا۔ ❁ پلانیت و ازادہ محض دکھانے و نگران کو مطمئن کرنے کے لئے کسی کام کے اظہار کے لئے ہاتھ کھڑا کرنا۔ ❁ بیان یا مدنی مشورے میں تاخیر سے پہنچنے کے باوجود یہ کہنا کہ میں بروقت پہنچ گیا تھا۔ ❁ اپنے دیئے ہوئے وقت پر نہ پہنچنے پر کہنا! کسی عذر کی وجہ سے میں نہیں آ رہا، حالانکہ عذر نہ تھا بلکہ محض سستی کی بنا پر تاخیر ہوئی تھی۔ ❁ معمولی سر دزد یا نزلہ وغیرہ کی صورت میں کہنا کہ طبیعت کی سخت ناسازی کی وجہ سے نہ آ سکا۔ ❁ بیان یا مدنی مشورے کا انداز پسند نہ آنے کے باوجود اس کی تعریف کرنا۔

جھوٹ کے اسباب

عام طور پر جھوٹ ان مواقع پر بولا جاتا ہے: ❁ دُنیاوی شرمندگی سے بچنے کے لئے
❁ دوسرے کے سامنے اپنی اچھائی ظاہر کرنے کیلئے ❁ تقاضا (یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنے) کیلئے
❁ دُنیاوی نفع لینے کے لئے ❁ کسی کی مُردّت میں ❁ مال مٹول سے کام لینے کے لئے۔

جھوٹ پر مجبور کرنے والے سوالات کی چند مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات لوگ ایسے سوالات کر دیتے ہیں کہ جواب دینے میں بے احتیاطی اور مُردّت کی وجہ سے آدمی کے منہ سے جھوٹ نکل سکتا ہے، اگرچہ

سوال کرنے والا گنہگار نہیں، تاہم مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے بلا ضرورت، اس طرح کے سوالات سے اجتناب (یعنی پرہیز) کرنا مناسب ہے۔ ایسے سوالات کی چند مثالیں حاضر ہیں: 1 میرے لئے دُعا کرتے ہیں یا نہیں؟ 2 میں نے ابھی جو بیان کیا آپ کو کیسا لگا؟ 3 میں نے جو نعت شریف پڑھی تھی اس میں آپ کو میری آواز یا طرز کیسی لگی؟ 4 میری بات آپ کو بُری تو نہیں لگی؟ 5 میری وجہ سے آپ کو بوریت تو نہیں ہو رہی؟ 6 میں آکر آپ کی باتوں میں کہیں لُجُل تو نہیں ہو گیا؟ 7 آپ مجھ سے ناراض تو نہیں؟ 8 آپ مجھ سے خوش ہیں نا؟ 9 میرے بارے میں آپ کا دل تو صاف ہے نا؟ وغیرہ۔

جھوٹ سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيْرُ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے ہمیں 72 مدنی انعامات میں ایک مدنی انعام یعنی مدنی انعام نمبر 29 یہ عطا فرمایا ہے: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضُولِ سوالات تو نہیں کئے، جن کے ذریعے مسلمان عموماً جھوٹ کے گناہ میں مُبْتَلَا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بلا ضرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ)

آئیے! جھوٹ کی بُری عادت سے نجات پانے کے لئے ہم بھی اس مدنی انعام پر عمل کی نیت کرتے ہیں، زور سے کہئے! اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
 ❀ جھوٹ کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ ❀ نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے!

جھوٹ کا علاج

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹ کے اسباب پر غور کیا جائے تو دُنیاوی وقتِ فائدے کے لئے انسان اپنی زبان کو اس قبیح (یعنی بُرے) عمل سے آلودہ کرتا ہے، یقیناً اسے بھی معلوم

ہے کہ اسے اس کا کوئی اُخْرَوِی فائدہ نہ ہوگا، بلکہ نُقْصَان ہی ہوگا، تو آپ بتائیے! جس کی مَنْرِل اپنے رب کو راضی کرنا اور اپنی عَاقِبَت (یعنی آخرت) سنوارنا ہو تو وہ جھوٹ کیوں بولے گا۔ لہذا جھوٹ سے بچتے اور اپنے رب کو راضی کرنے میں لگ جائیے، نیز ان مدنی پھولوں پر عمل کر کے جھوٹ سے بچا جاسکتا ہے:

❁ جھوٹ سے بچنے کیلئے اپنے رب سے دُعا کیجئے۔ ❁ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے۔

❁ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ عمل کی عادت بنائیے۔ ❁ نیک صُحْبَت اپنائیے۔

❁ صالحین کے حالاتِ زِنْدَگِی کا مُطَالَعہ کیجئے۔ ❁ جھوٹوں کے اَنْجَام پر غور فرماتے رہئے۔

❁ جھوٹ کی مذمّت کو پڑھتے رہئے۔ ❁ سچ کی برکتوں کا مُطَالَعہ کرتے رہئے۔

❁ مدنی انعامات پر عمل کو اپنا مَعْمُول بنا لیجئے۔ ❁ مدنی قافلوں میں سَفَر کیجئے۔

مدنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مَغْفِرَت کرے حساب اُس کی خُدائے لَم یَزَل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ کے متعلق فرامینِ اُمیرِ اَہْلِ سُنَّت

➤ سب سے پہلے شیطان نے جھوٹ بولا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہم اس شیطانی کام سے

بچیں گے۔ جھوٹ کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔^①

➤ طبیعت خراب ہوتے ہوئے جان بوجھ کر کہنا ”ٹھیک ہوں“ جھوٹ ہے۔^②

①..... مدنی مذاکرہ، ۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 29 ستمبر 2014ء

②..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۴ ربیع الاخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 24 جنوری 2015ء

➤ تعزیت، غم خواری اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ایسے جملوں سے بچ کر بات کی جائے کہ جس میں ناجائز مُبالغہ اور جھوٹ وغیرہ ہو۔^①

➤ میں شکریہ ادا کرنے کے لئے ”دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں“ کہنے سے بچتا ہوں کہ کہیں بے دلی سے کہہ جاؤں تو جھوٹ نہ ہو جائے۔ یہ کہنے کے بجائے جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا کہا جائے۔^②

➤ جب بھی دل میں کسی کام کے کرنے کی 100٪ نیت ہو تو ہاتھ اٹھائیں، اگر دوسروں کو دکھانے کیلئے ہاتھ اٹھایا تو یہ دھوکا اور اعضا کا جھوٹ ہو گا اور آپ گناہگار ہوں گے۔^③

➤ مگر ان مَجْلِسِ کا مَجْلِسِ سے مشورہ کئے بغیر کہنا کہ یہ مَجْلِسِ کا فیصلہ ہے، مجھے جھوٹ لگتا ہے۔^④

➤ بچوں سے جھوٹ بولنے والے بُرے لوگ ہیں، ان میں ستارہ حَمَاقَتِ تقسیم کرنا چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے بچوں کے اخلاق تباہ کرتے ہیں۔^⑤

➤ جھوٹ کے خلاف نعروں کی بھی ترکیب کی جائے۔^⑥

- ①..... مدنی مذاکرہ، ۱۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 31 جنوری 2015ء
- ②..... مدنی مذاکرہ، ۴ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 جولائی 2015ء
- ③..... مدنی مذاکرہ، ۴ ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 30 اگست 2014ء
- ④..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 جنوری 2015ء
- ⑤..... مدنی مذاکرہ، ۱۳ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 مئی 2015ء
- ⑥..... مدنی مذاکرہ، ۶ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق 2 اگست 2014ء

➤ ایمبسی (Embassy) وغیرہ میں ویزا لینے کے لئے بھی ہرگز جھوٹ نہ بولا جائے
اگرچہ ویزا نہ ملے۔^①

➤ غیبت عام اور جھوٹ عام تر ہے، ان سے بچنے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کریں اور
اچھی صُحْبَتِ اختیار کریں۔^②

➤ مجھے بچپن سے گھر سے یہ سکھایا گیا تھا کہ جھوٹ نہیں بولنا، آپ بھی بچپن سے ہی
بچوں کو یہ سکھائیں۔^③

➤ ہمارے معاشرے میں غیبت عام ہے لیکن جھوٹ اس سے بھی زیادہ ہے، اللہ پاک
سچے محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صدقے ہمیں سچا کر دے۔^④

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللہ ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا | مولیٰ ہمیں قیدی نہ جہنم کا بنانا
اے پیارے خدا از پئے سلطانِ زمانہ | جنت کے محلات میں تو ہم کو بسانا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

①..... مدنی مذاکرہ، 28 ذیقعدۃ الحرام 1436ھ بمطابق 12 ستمبر 2015ء

②..... مدنی مذاکرہ، 5 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ بمطابق 19 ستمبر 2015ء

③..... مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1435ھ بمطابق 16 اکتوبر 2015ء

④..... مدنی مذاکرہ، 23 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ بمطابق 18 اکتوبر 2014ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

3 - حَبِ جَاه

درود پاک کی فضیلت

سید عالم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جسے پسند ہو کہ وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اللہ پاک اس سے راضی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے۔^①

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ هُوَ، اَوْر شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ هُوَ | فَضْلِ رَبِّ سِے كِيَا نِهِيں هُوَ، بَعْدِ رَبِّ كِے بَس تَمِهِيں هُو
يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ سَلَامٍ عَلَيْكَ | يَا حَبِيْبَ سَلَامٍ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ^②
صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غار کا عابد

بنی اسرائیل کے ایک عابد (یعنی عبادت گزار) نے ایک غار میں 40 برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ فرشتے اُس کے اعمال لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوتے مگر اس کا کوئی بھی عمل قبول نہ ہوتا، تو فرشتوں نے اس کے اعمال قبول نہ ہونے کی حقیقت جاننے کے لئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تیری عزت کی قسم! ہم تو تیری بارگاہ میں اس کے دُرُست اعمال ہی پیش کرتے ہیں (پھر یہ قبول کیوں نہیں ہوتے؟)۔ اس پر

①..... افضل الصلوات علی سید السادات، الفصل الرابع فی الاحادیث التي ورد فيها... الخ، ص ۱۸

②..... وسائل بخشش (مترجم)، ص ۶۱۴

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے میرے فرشتو! تم اس کے جو اعمال میری بارگاہ میں پیش کرتے ہو وہ واقعی دُرُشت تو ہوتے ہیں مگر جان لو کہ میرا وہ بندہ یہ اعمال محض اپنی شہرت کیلئے سرانجام دیتا ہے (یعنی حُبِ جاہ کا طلبگار ہے اور حقیقی عبادت اس کا مقصود نہیں)۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صرف حُبِ جاہ کی وجہ سے عابد کی عبادت ضائع گئی، لہذا یاد رکھئے! بارگاہِ خُداوندی میں حُبِ جاہ (عزت و شہرت کی محبت)، لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے اعمال بھی نامقبول ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں تکبر، ریاکاری کی تباہ کاری اور حُبِ جاہ سے نجات عطا فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حُبِ جاہ کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِ جاہ سے مراد شہرت و عزت کی خواہش کرنا ہے۔^② اس طرح کہ لوگوں کے دلوں کو مُسَخَّر (تاج) کر کے ان کے دلوں میں ایسا مقام پیدا کیا جائے، جس سے وہ اس کی تعظیم کریں۔^③ حُبِ جاہ (عزت و شہرت کی محبت) ایک ایسی مہلک بیماری ہے جس میں مُبتلا شخص کی نظر اس بیماری کی ہلاکت خیزیوں کے بجائے محض دُنیاوی فوائد پر ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ شہرت کی لذت میں گم ہو کر اس کیلئے عبادت و ریاضت کی سختیاں بَرَدِ اُشت کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس! وہ بندہ کتنا نادان ہے جو اس فانی

①..... قوت القلوب، الفصل السابع والثلاثون في شرح الكباثر... الخ، ۲/ ۲۶۴ ملخصاً

②..... نیکی کی دعوت، ص ۸۷

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء

دنیا میں چند دن کی آسائشوں کے حصول کے لئے اپنی آخرتِ داؤ پر لگا دیتا ہے، حالانکہ ایسے شخص کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّتْهَا
نُوفَ إِلَيْهِمْ أَعْمَابُهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا
لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۗ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا
فِيهَا وَبُطْلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

(پ ۱۲، ہود: ۱۵، ۱۶) کے عمل تھے۔

ترجمہ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لئے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور آگاہت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود (برباد) ہوئے جو ان کے عمل تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ تَوَالِي اِحْيَاءِ الْعُلُومِ میں سورہ ہود کی چند آیتیں مبارکہ نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ یہ آیت اپنے عوم کے ساتھ طلبِ شہرت کو شامل ہے کیونکہ شہرت کی چاہت دنیوی زندگی کی لذتوں اور زینتوں میں سے ایک بہت بڑی لذت اور زینت ہے۔^① جبکہ اسی آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراطِ الجنان میں ہے: جو اپنے نیک اعمال سے دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال انہوں نے طلبِ دنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اجرِ صحّت و دولت، وُسعتِ رِزق اور کثرتِ اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے اور طلبِ دنیا کے لئے کئے ہوئے اعمال کے اجر میں کمی نہ کریں گے، بلکہ ان اعمال کا پورا اور کامل اجر دیں گے۔ (نیز) اس آیت سے

①..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الجاد والریاء، بیان ذم الجاد ومعناه، ۳/۳۲۲

مَعْلُوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب و زینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مُخْتَلَف انداز سے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔^①

لوگوں کی رضا کیلئے رب کی ناراضی سے بچئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ہمیں حُبِ جاہ اور دُنویٰ زندگی کی لذتوں سے محفوظ فرمائے اور اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما کر لوگوں کی خوشنودی والے اعمال سے بچائے۔ کیونکہ بسا اوقات لوگوں کی رضا، رب کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے: جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ پاک کی رضا چاہتا ہے تو اللہ پاک اسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے، مگر جو شخص اللہ پاک کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش رکھنا چاہتا ہے تو اللہ پاک اسے لوگوں کے سُپر د کر دیتا ہے۔^② یعنی جس کام سے لوگ تو خوش ہوتے ہوں مگر وہ شرعاً حرام ہو، یہ شخص لوگوں کی خوشنودی کیلئے وہ کام کرے، اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی پروا نہ کرے وہ انہی لوگوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوگا، جن کی خوشنودی کیلئے اس نے یہ حکمت کی۔ پھر وہی لوگ اس خوشامدی آدمی کو ہلاک یا ذلیل و خوار کر دیں گے، جنہیں خوش کرنے کو اس نے اپنے رب تعالیٰ کو ناراض کر لیا۔ لہذا سب کو راضی کرنے کیلئے اللہ پاک کو ناراض نہ کرو، کسی کی خوشنودی کیلئے گناہ یا کفر یا شرک نہ کرو۔^③

①..... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴/۳۱۱

②..... ترمذی، کتاب الزہد، ۶۱-باب منہ، ص ۵۳، حدیث: ۳۴۱۴

③..... مراۃ المناجیح، ظلم کا بیان، دوسری فصل، ۶/۶۷۵

طالبِ حُبِ جاہ دھوکے میں ہے

حُجَّةُ الْإِسْلَامِ حضرت سیدنا امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي تَحْرِيرِ فرماتے ہیں: جس شخص کا دل لوگوں کی رضا پانے اور ان کی نظروں میں اپنا مقام بنانے میں مشغول ہو تو وہ دھوکے میں ہے، کیونکہ اگر اسے كَمَا حَقَّقَهُ اللَّهُ تَعَالَى کی مَعْرِفَتِ حَاصِلِ ہوتی تو وہ جان لیتا کہ کسی چیز کے بارے میں مَخْلُوقِ اسے اللَّهُ پاك سے بے نیاز نہیں کر سکتی، اس کا نَفْعِ وَ نُقْصَانِ اللَّهُ پاك کے دَسْتِ قُدْرَتِ میں ہے اور اس کے سِوَا نَفْعِ وَ نُقْصَانِ كَمَا لِكِ كُوْنِي نہیں۔ جس نے اللَّهُ پاك کی ناراضی کے بدلے لوگوں کی رضا چاہی تو اس سے اللَّهُ تَعَالَى ناراض ہو جاتا ہے اور لوگ بھی اس سے خوش نہیں رہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ مَخْلُوقِ کی رضا کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، لہذا اللَّهُ پاك کی رضا حَاصِلِ کرنا زیادہ آوٹی ہے۔^①

حُبِ جاہ کے متعلق امیرِ اہلسنت کے عطا کردہ مدنی پھول

شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ السُّنَّةِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ حُبِ جاہ کے مُتَعَلِّقِ فرماتے ہیں: بعضوں کی عَادَتِ ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جھک کر ملنے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والدین، بھائی بہنوں اور بال بچوں کے ساتھ اُن کا رویہ جارحانہ، غیر اخلاقی اور بسا اوقات سخت دل آزار ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عُمدہ اخلاق کا مظاہرہ مَقْبُولِيَّتِ عامہ کا باعث بنتا ہے جبکہ گھر میں حُسنِ سُلُوكِ کرنے سے عِزَّتِ وَ شَهْرَتِ ملنے کی خاص اُمید نہیں ہوتی، اس لئے یہ لوگ عوام میں خوب بیٹھے بیٹھے بنے رہتے ہیں، اسی طرح

①..... احیاء علوم الدین، کتاب آداب العزلة، الباب الثانی، آفات العزلة، الفائدة السادسة، ۲/۲۹۹

جو اسلامی بھائی بعض مُسْتَحَب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مثلاً ماں باپ کی اطاعت، بال بچوں کی شریعت کے مطابق تربیت اور خود اپنے لئے فرضِ علوم کے حصول میں غفلت سے کام لیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں شہرت ملتی اور واہ واہ ہوتی ہے وہ دُشوار ہونے کے باوجود بآسانی سرانجام پاتے ہیں کیوں کہ حُبِ جاہ کے سبب ملنے والی لذت بڑی سے بڑی مُسْتَقْت آسان کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! حُبِ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔^①

حُبِ جاہ کی مثالیں

حُبِ جاہ و ریا نَفْس کو ہلاک کرنے والے آخری اُمور اور باطنی مکر و فریب سے ہے، اس میں علماء، عبادت گزار اور آخرت کی منزل طے کرنے والے لوگ مُبْتَلَا کئے جاتے ہیں، اس طرح کہ یہ حضرات بسا اوقات خوب کوششیں کر کے عبادات بجالانے، نفسانی خواہشات پر قابو پانے بلکہ شبہات سے بھی خود کو بچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اپنے اَعْضَا کو ظاہری گناہوں سے بھی بچا لیتے ہیں مگر عوام کے سامنے اپنے نیک کاموں، دینی کارناموں اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کی جانے والی کاوشوں (کوششوں) جیسا کہ میں نے یہ کیا، وہ کیا، وہاں بیان تھا، یہاں بیان ہے، بیانات (کرنے یا نعت پڑھنے) کیلئے اتنی اتنی تاریخیں بک ہیں، مدنی مشورے میں رات اتنے بج گئے اور آرام نہ ملنے کی تھکن ہے، اسی لئے آواز بیٹھی ہوئی ہے۔ مدنی قافلے میں سَفَر ہے، اتنے اتنے مدنی قافلوں میں یا مدنی

① عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۱۰۳

کاموں کے لئے فُلاں فُلاں شہروں، ملکوں کا سفر کر چکا ہوں وغیرہ وغیرہ کے اظہار کے ذریعے اپنے نفس کی راحت کے طلبگار ہوتے ہیں، اپنا علم و عمل ظاہر کر کے مَخْلُوق کے یہاں مقبولیت اور ان کی طرف سے ہونے والی اپنی تعظیم و توقیر، واہ واہ اور عزت کی لذت حاصل کرتے ہیں، جب مقبولیت و شہرت ملنے لگتی ہے تو اس کا نفس چاہتا ہے کہ علم و عمل لوگوں پر زیادہ سے زیادہ ظاہر ہونا چاہئے تاکہ اور بھی عزت بڑھے۔ لہذا وہ اپنی نیکیوں، علمی صلاحیتوں کے تعلق سے مَخْلُوق کی اطلاع کے مزید راستے تلاش کرتا ہے اور خالق کے جاننے پر کہ میرا رب میرے اعمال سے باخبر ہے اور مجھے اجر دینے والا ہے، قناعت نہیں کرتا بلکہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ لوگ اس کی واہ واہ اور تعریف کریں اور خالق کی طرف سے حاصل ہونے والی تعریف پر قناعت نہیں کرتا، نفس یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ لوگوں کو جب اس بات کا علم ہو گا کہ فُلاں بندہ نفسانی خواہشات کا تارک ہے، شبہات سے بچتا، راہِ خدا میں خوب پیسے خرچ کرتا، عبادات میں سخت مشقت برداشت کرتا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ میں خوب آہ و زاری کرتا اور آنسو بہاتا، مدنی کاموں کی خوب دُھو میں مچاتا، لوگوں کی اصلاح کے لئے بہت دل جلاتا، خوب مدنی قافلوں میں سفر کرتا کرتا، زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتا، روزانہ اتنے اتنے مدنی درس دیتا ہے اور مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بالغان)، صدائے مدینہ، مدنی دورے کا بڑا ہی پابند ہے تو ان (لوگوں) کی زبانوں پر اس (بندے) کی خوب تعریف جاری ہوگی، وہ اسے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں گے، اس کی ملاقات اور زیارت کو اپنے لئے باعثِ سعادت اور سرمایہٴ آخرت

سمجھیں گے، حُصُولِ بَرَکَتِ کے لئے مکان یا دُکان پر دو قدم رکھنے، چل کر دُعا فرمادینے، چائے پینے، دَعْوَتِ طَعَامِ قَبُولِ کرنے کی نہایت لجاجت کے ساتھ درخواستیں کریں گے، اس کی رائے پر چلنے میں دو جہاں کی بھلائی تصور کریں گے، اسے جہاں دیکھیں گے خِذْمَتِ کریں گے اور سلام پیش کریں گے، اس کا جُوٹھا کھانے پینے کی حِرْصِ کریں گے، اس کا تحفہ یا اس کے ہاتھ سے مَس کی ہوئی چیز پانے میں ایک دوسرے پر سَبَقَتِ کریں گے، اس کی دی ہوئی چیز چومیں گے، اس کے ہاتھ پاؤں کے بوسے لیں گے، اِحْتِرَاماً حضرت! حُصُور! یا سِدِّی! وغیرہ القابات کے ساتھ خاشعانہ انداز اور آہستہ آواز میں بات کریں گے، ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر دُعاؤں کی اِتِجَانِیں کریں گے، مجالس میں اس کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہو جائیں گے، اسے اَدَبِ کی جگہ بٹھائیں گے، اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں گے، اس سے پہلے کھانا شروع نہیں کریں گے، عاجزانہ انداز میں تحفے اور نذرانے پیش کریں گے۔ تو اَضْعُ کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنے آپ کو چھوٹا (مَثَلًا خَادِمِ و غلام) ظاہر کریں گے، خرید و فَرَوْحَتِ اور مُعَامَلَاتِ میں اس سے مُرَوَّتِ بَرْتِیں گے، اس کو چیزیں عُمَدِہ کو اُلٹی کی اور وہ بھی سستی یا مُفْتِ دیں گے۔ اس کے کاموں میں اس کی عَزَّتِ کرتے ہوئے جھک جائیں گے۔ لوگوں کے اس طرح کے عقیدت بھرے انداز سے نَفْسِ کو بہت زیادہ لَذَّتِ حاصل ہوتی ہے اور یہ وہ لَذَّتِ ہے جو تمام خواہشات پر غالب ہے، اس طرح کی عقیدت مند یوں کی لَذَّتِوں کے سَبَبِ گناہوں کا چھوڑنا اُسے معمولی بات معلوم ہوتی ہے کیوں کہ حُبِ جاہ کے مریض کو نَفْسِ گناہ کروانے کے بجائے اُلٹا سمجھاتا ہے کہ دیکھ گناہ کرے گا

تو عقیدت مند آنکھیں پھیر لیں گے۔ لہذا نفس کے تعاون سے معتقدین میں اپنا وقار برقرار رکھنے کے جذبے کے سبب عبادت پر اشد تہمت کی شدت میں اُس کو نرمی و آسانی مَحْسُوس ہوتی ہے کیونکہ وہ باطنی طور پر لذتوں کی لذت اور تمام شہوتوں (یعنی خواہشات) سے بڑی شہوت (یعنی عوام کی عقیدت سے حاصل ہونے والی لذت) کا ادراک (یعنی پہچان) کر لیتا ہے، وہ اس خوش فہمی میں پڑ جاتا ہے کہ میری زندگی اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کی مرضی کے مطابق گزر رہی ہے، حالانکہ اُس کی زندگی اُس پوشیدہ (حُبِ جاہ یعنی اپنی واہ واہ چاہنے والی چھپی) خواہش کے تحت گزرتی ہے، جس کے ادراک (یعنی سمجھنے) سے نہایت مضبوط عقلیں بھی عاجز و بے بس ہیں، وہ عبادتِ خُداوندی میں اپنے آپ کو مخلص اور خود کو اللہ تعالیٰ کے محارم (حرام کردہ معاملات) سے اجتناب (یعنی پرہیز) کرنے والا سمجھ بیٹھتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ وہ تو بندوں کے سامنے زب و زینت اور تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) کے ذریعے خوب لذتیں پارہا ہے، اسے جو عزت و شہرت مل رہی ہے، اس پر بڑا خوش ہے۔ اس طرح عبادتوں اور نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا نام منافقوں کی فہرست میں لکھا جاتا ہے اور وہ نادان یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اسے اللہ پاک کا قُرب حاصل ہے۔^①

مراہر عمل بس ترے واسطے ہو

کر اخلاص ایسا عطا یا الہی^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

①..... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع کے مدینے کی زیارتیں، ص ۱۰۴ تا ۱۰۷ بتغیر قلیل

②..... وسائلِ بخشش (مترجم)، ص ۱۰۵

ہر دلعزیز بننے کی خواہش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ شیخ طریقت، اُمیرِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کسی اسلامی بھائی نے عرض کی: مَا شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ آپ بہت ہی زیادہ ہر دلعزیز ہیں، میں بھی ہر دلعزیز بن کر دین کی خدمت کرنا چاہتا ہوں، اس کیلئے کوئی نسخہ ارشاد فرما دیجئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر دلعزیز بننے کی تمنا نہ کی جائے اس میں حُبِ جاہ کے عنصر سے بچنا بہت مشکل ہے، جتنی شہرت زیادہ ہوگی، اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوگی، اس لئے ہر دلعزیز بننے کے لئے جدوجہد نہ کریں، اللہ پاک کی رضا کے لئے دین کا کام کریں اور اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالیشان پیش نظر رکھیں:

ترجمہ کنز الایمان: اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔

وَتُعْزِّمَنَّ نَسَاءً وَتُنِزِّلَنَّ نَسَاءً
بِیَدِکَ الْخَیْرُ (پ ۳، ال عمران: ۲۶)

ہر دلعزیز ہونا (یعنی یہ کہ جس کو بہت سارے لوگ مانتے ہوں) یہ کامیابی کی دلیل نہیں ہے، بعض سیاسی لیڈر (Politician) بھی ان معنوں میں ہر دلعزیز ہوتے ہیں، لاکھوں افراد ان کو مانتے اور ان کے اشاروں پر جانیں قربان کرتے ہیں، لیکن وہ صرف سیاسی لیڈر ہوتے ہیں، ان میں شریعت کی پابندی بھی نہیں ہوتی اور فلمی اداکار (Actor) بھی مشہور ہوتے ہیں، فنکاروں کو بھی مانتے ہیں، گلوکاروں کو بھی مانتے ہیں۔ اس طرح صرف ہر دلعزیز ہونا ٹھیک نہیں، اللہ پاک راضی ہونا چاہئے، اس لئے کہ اللہ پاک اپنے گنہگار بندوں کو دوست

رکھتا ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے: بہت سے پرانگندہ حال، دروازوں سے نکالے ہوئے شخص اگر اللہ پاک پر قسم کھالیں تو اللہ پاک ان کی قسم کو پورا فرمادیتا ہے۔^①

اسی طرح ایک روایت میں ہے: بے شک اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ان کو زیادہ پسند فرماتا ہے جو مُخْلِص، پرہیزگار اور گنہگار ہوتے ہیں، جن کے چہرے گرد آلود، پیٹ کمر سے ملے ہوئے اور بال بکھرے ہوئے ہوں، اگر وہ مال دار لوگوں کے پاس جانا چاہیں تو انہیں اجازت نہ ملے، اگر کسی مَحْفِل میں موجود نہ ہوں تو کوئی ان کے مُتَعَلِّق سوال نہ کرے اور اگر موجود ہوں تو کوئی انہیں اہمیت نہ دے، اگر وہ کسی سے ملاقات کریں تو لوگ ان کی ملاقات سے خوش نہ ہوں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو کوئی ان کی عیادت نہ کرے اور جب مر جائیں تو لوگ ان کے جنازہ میں شریک نہ ہوں۔^②

معلوم ہوا گم نام و عاجز بندے کی بھی اپنی فضیلت ہے، اسے چاہئے کہ اپنے لئے شہرت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ اگر کوئی دین دار شخص لوگوں میں مشہور ہو جائے اور لوگ اس کی واہ واہ اور تعریفیں کرتے رہتے ہوں تو اس کیلئے زیادہ خطرے ہوتے ہیں کہ وہ بسا اوقات شہرت کی وجہ سے نیکیوں کے لئے کوششیں کم کر دیتا ہے، یہ بھی اس کے لئے خطرہ ہے کہ وہ تکبر میں پڑ جائے کہ لوگ میری اتنی واہ واہ کرتے ہیں، مجھے اتنا چاہتے ہیں تو آخر کچھ بات تو ہوگی مجھ میں، اس لئے بس اللہ پاک جس حال میں رکھے اس میں راضی رہنے کا ذہن

①..... مسلم، کتاب البر والصلة و الآداب، باب فضل الضعفاء... الخ، ص ۱۰۱۳، حدیث: ۱۳۸- (۲۶۲۲)

②..... حلیۃ الاولیاء، ۱۶۲- اویس بن عامر القرنی، ۲/۹۷، حدیث: ۱۵۶۷ ملقطاً

ہو، ہر دل عزیز ہونے کا ذہن نہ ہو، اگر کوئی اس نیت سے مشہور و معروف نعت خواں یا مُبْلِغ بننے کی آرزو کرے یا اس کیلئے کوشش کرے تو یہ اچھی بات نہیں، اپنی واہ واہ کروانے کی خواہش اچھی نہیں ہے، لوگ جس کی زیادہ عزت کرتے ہیں اتنا ہی اس کیلئے اِخْلَاصِ زیادہ دُشوار سے دُشوار تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ عاشقانِ رسول کی مدنی تَزْبِيَّتِ فرماتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عَرْض کر رہے ہیں:

یکساں ہوں مدح و ذم مجھ کو کر دو گزم | کچھ خوشی ہو نہ غم، تاجدارِ حَرَمِ ①

شعری وضاحت: یعنی يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کرم فرمادیں، چاہے کوئی میری تعریف کرے یا مذمت، کسی کا تعریف یا مذمت کرنا میرے لئے ایک جیسا ہو جائے، نہ میری تعریف ہونے پر مجھے خوشی ہو اور نہ میری مذمت ہونے پر کچھ غم ہو۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر دوسروں کو حقیر اور اپنے کو اس سے بہتر جانا تو یہ تکبر ہے، تکبر ہلاک کرنے والا مرض، گناہ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، ایک روایت میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے ذرے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ ② اور فرمانِ باری تعالیٰ بھی ہے: اَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ③ (پ ۲۴، الزُّمَرُ: ۶۰) تَرْجُمَةُ كُنْزِ الْاِيْمَانِ: کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں۔ جبکہ ایک روایت میں ہے: اِنَّ اللّٰهَ

① وسائلِ بخشش (مترجم)، ص ۲۴۹

② مسلم، کتاب الایمان، باب تحريم الكبر وبيانہ، ص ۵۴، حدیث: ۱۳۸- (۹۱)

جَمِينٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ۔ اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔^① چنانچہ اخلاص کے ساتھ کام کرتا جائے اللہ پاک نوازے گا تو ہر دلعزیز بھی ہو جائے گا، ہر دلعزیز ہونے کی تمنا بہر حال نہ کرے۔

زیادہ مشہور کے لئے مشکلات بھی زیادہ ہوتی ہیں

شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ مزید فرماتے ہیں کہ بعض اوقات یہ شہرت بھی بہت مہنگی پڑ جاتی ہے اب جیسے میں خود ہوں میں شہرت کی وجہ سے بہت تنگ ہوں اس لئے کہ شہرت کی وجہ سے اب میں کہیں آجانہیں سکتا ورنہ جس کی جان کو خطرہ نہ ہو وہ تو گھوم پھر سکتا ہے، سب اس بات کو نہیں جان سکتے میں تو ہزار پردوں میں چھپ جاؤں پھر بھی پہچانا جاتا ہوں۔^②

شہرت کی ہلاکت خیزی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہرت سے ہمیشہ بچتے رہئے، یہ انتہائی ہلاکت خیز ہے۔ شہرت کی خواہش بد میں دین و ایمان کی تباہی اور دو جہاں کی ذلت و رسوائی کا شدید اندیشہ رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت بشر رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو شہرت چاہتا ہو اور اس کا دین تباہ اور وہ خود ذلیل و رسوا نہ ہو اہو۔^③

①..... مسلم، کتاب الايمان، باب تحريم الكبر وبيانہ، ص ۵۴، حدیث: ۱۴۷- (۹۱)

②..... ملفوظات امیر اہلسنت غیر مطبوعہ

③..... کیمیائے سعادت فارسی، رکن سوم، فصل ہفتم در علاج دوستی جاہ و حشمت و آفات آن، ص ۲۶۰

آج بنتا ہوں مُعَزَّز جو کھلے حشر میں عیب

آہ! رسوائی کی آفت میں پھنسون گا یارب! ①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

تعریفی کلمات باعثِ نجات نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِ جاہ اور شہرت کی خواہش سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے یوں فکرِ مدینہ کیجئے کہ لوگوں کا میری تعریف میں چند جملے بول دینا یا مجھے تعریفی نگاہوں سے دیکھنا یا شہرت مل جانا نفس کے لئے یقیناً باعثِ لذت ہے مگر لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف مجھے بروزِ حشر بارگاہِ الہی میں کامیابی و کامرانی نہیں دلوا سکتی کیونکہ یہ تعریفیں کرنے والے لوگ تو خود اللہ پاک کے خوف سے تھر تھر کانپ رہے ہوں گے۔ ان کے تعریف کرنے سے نہ میرا رزق بڑھے گا نہ عمر میں اضافہ ہو گا اور نہ ہی آخرت میں کوئی مقام و مرتبہ نصیب ہو سکے گا، لہذا ایسے لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی خواہش کا کیا فائدہ! میں کیوں ان لوگوں کو دکھانے کیلئے نیک عمل کروں بلکہ میں صرف اپنے رب کی رضا کے لئے عبادت کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ②

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخْلَاصِ ایسا عطا یا الہی ③

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

① وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۸۵

② نیکی کی دعوت، ص ۸۷ بتعیرِ قلیل

③ وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۱۰۵

”یا خدا! مجھے حُبِ جاہ سے بچا“ کے انیس حروف کی نسبت سے حُبِ جاہ سے متعلق 19 مدنی پھول

حُبِ جاہ سے مُتعلّق یہ تمام مدنی پھول مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ ہیں:

{1} حُبِ جاہ ایسا مرض ہے، جو آج کل شاید اکثر لوگوں کو لگ گیا ہے، اس سے بچنے کی سب

کو کوشش کرنی چاہئے، اللہ پاک بچنے کی سعادت نصیب کرے۔^①

{2} سوشل ویب سائٹس (Social Websites) ودیگر اپنے اکاؤنٹس سے اپنی فوٹو ختم

کر کے اپنے حُبِ جاہ کا خاتمہ کریں۔^② اگر کوئی اپنے مسیل ایڈریس کے ساتھ اپنی

تصویر اس لئے رکھتا ہے کہ پہچان ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، اپنی واہ واہ کی خواہش رکھتا

ہے تو حُبِ جاہ کا مریض ہے لیکن ہمیں اس سے حُسنِ ظن ہی رکھنا چاہئے۔^③

{3} حُبِ جاہ کی موٹی موٹی تہیں ہمارے دلوں پر چڑھی ہیں، انہیں دور کرنے کی کوشش

کیجئے، ہر اُس دروازے کو بند کر دیں، جس سے حُبِ جاہ، ریاکاری وغیرہ داخل ہوں۔

(یعنی ان باطنی بیماریوں کے اسباب کو ختم کیجئے)^④

{4} حُبِ جاہ کا بُرا ہو، یہ بُری بلا ہے۔ اس کی خواہش سے اللہ تعالیٰ بچائے، اس میں دُنیا و

①..... مدنی مذاکرہ، ۱۸ ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 13 ستمبر 2014ء

②..... مدنی مذاکرہ، ۱۶ ذوالحجّة الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 11 اکتوبر 2014ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۶ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 30 اکتوبر 2014ء

④..... مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق 28 دسمبر 2014ء

① آخرت کی تباہی ہے۔

- (5) عملیات کا شعبہ بہت نازک ہے، اس میں حُبِ جاہ سے بچنا بہت مشکل ہے۔^①
- (6) اچھی آواز کی تمنا نہ کی جائے کہ اچھی آواز والوں کو حُبِ جاہ سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔^②
- (7) حُبِ جاہ، ریاکاری کا مین داخلہ دروازہ ہے، کسی اہم مذہبی شخصیت سے دستار بندی کرانے میں حُبِ جاہ کا بھی قوی اندیشہ ہے۔ ایسا خیال آئے تو اسے دُور کرنے کی کوشش کیجئے۔^③
- (8) ہر ایک کو اپنے اپنے دائرہ کار میں تو شہرت و عزت ملتی ہے لیکن یہ خواہش رکھنا کہ میری شہرت و عزت بڑھ جائے اچھا نہیں۔^④
- (9) شہرت کیلئے نہیں، اللہ پاک کی رضا کیلئے مدنی کام کیجئے۔ (نگران شوری)^⑤
- (10) عزت، دولت، شہرت پر پھولنا نہیں چاہئے۔^⑥
- (11) ریاکاری کا تعلق عبادت کے ساتھ ہے جبکہ حُبِ جاہ کا تعلق دیگر اعمال سے بھی ہے۔
 ✽ عموماً غرور تکبر، عُجب، خوشامد، ریاکاری، حُبِ جاہ جیسے باطنی امراض دینی لوگوں کو ہی لاحق ہوتے ہیں۔^⑦

- ۱..... مدنی مذاکرہ، ۹ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 29 جنوری 2015ء
- ۲..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 فروری 2015ء
- ۳..... مدنی مذاکرہ، 9 جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 28 فروری 2015ء
- ۴..... مدنی مذاکرہ، 10 اشوال المکرم ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 جولائی 2015ء
- ۵..... مدنی مذاکرہ، 8 جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 28 مارچ 2015ء
- ۶..... مدنی مذاکرہ، 13 رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمطابق یکم جولائی 2015ء
- ۷..... مدنی مذاکرہ، 3 ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 17 ستمبر 2015ء
- ۸..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، اشوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء

﴿12﴾ نمایاں ہونے کا جذبہ بہت عام ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ٹیلی فونیا کے مَرَض میں مُبْتَلَا ہے، لیکن کچھ افراد اس سے بچے ہوئے ہیں، جبکہ حُبِ جاہ سے بچنے والے اس سے بھی کم ہیں۔^①

﴿13﴾ حُبِ جاہ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔^②

﴿14﴾ جس کی جتنی شہرت و عزت و تعظیم زیادہ ہو، اُسے اتنا ہی زیادہ ڈرنا چاہئے کہ کہیں دُنیا میں ہی تو نیکی کا اجر نہیں دیا جا رہا؟^③

﴿15﴾ جس نے شخصیات سے حُبِ جاہ کیلئے روابط رکھے تو اپنے لئے بہت بڑا فساد کھڑا کر لیا۔ ﴿نادان لوگ، جب بڑے لوگوں (صاحب مال و منصب وغیرہ) سے ملتے ہیں تو فخر آ لوگوں پر اس کا اظہار کرتے ہیں، شخصیات سے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مَحَبَّت کرنے میں حَرَج نہیں، ان کی سیٹوں سے مَحَبَّت نہیں ہونی چاہئے۔﴾ شخصیات کو نیکی کی دعوت دینے میں بھی شیطان کے وار ہوتے ہیں کہ میں نے دعوت دینی تھی مگر کوئی اور بول پڑا یا کسی اور نے اصلاح شروع کر دی، آپ کے دل میں جو رَجْج ہوا، یہ اخلاص کے مُنَافِی ہے۔^④

﴿16﴾ ذمہ داری پھولوں کی بیج نہیں، کانٹوں کی باڑ ہے، اس میں ہمارے لئے امتحان ہے،

①..... مدنی مذاکرہ، ۱۴ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمطابق 10 دسمبر 2011ء

②..... مدنی مذاکرہ، ۱۴ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمطابق 10 دسمبر 2011ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق مارچ 2010ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۲۹ھ بمطابق اکتوبر 2008ء، بتصرف

اگر ہم چاہیں تو تقویٰ و پرہیزگاری اور خوفِ خدا والے ذمہ دار بن جائیں ورنہ حُبِ جاہ، ریاکاری اور تکبر جیسے گناہ گلے پڑ سکتے ہیں۔^①

حُبِ جاہ سے بچنے کے طریقے

❖ حُبِ جاہ کی مذمت پر مبنی روایات و حکایات کو ہمیشہ پیش نظر رکھئے۔ ❖ دُنیاوی آفات و مصائب پر نظر رکھئے اور ان بڑے خطرات کے بارے میں بھی فکر مند رہئے جو دُنیاوی صاحبِ اقتدار لوگوں کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں کیونکہ ہر صاحبِ جاہ و منصب سے حسد کیا جاتا اور اس کو ایذا دینے کا قصد کیا جاتا ہے۔ ❖ دُنیاوی غم (مَثَلًا لوگوں کے دلوں کا خیال رکھنا، مرتبہ کی حفاظت، حاسدین کے حسد کو دور کرنا اور دشمنوں کی اذیت سے بچنے) سے جاہ و منصب کی لذت پھینکی پڑ جاتی ہے۔ ❖ دُنیاوی قدر و منزلت کے بجائے اُخروی نجات کو پیش نظر رکھئے۔ ❖ عاجزی و انکساری اور قناعت اختیار کیجئے۔ ❖ شہرت کے بجائے گم نامی کو پسند کیجئے۔ ❖ بسا اوقات جگہ کی منتقلی بھی حُبِ جاہ سے نجات کا سبب بن جاتی ہے۔ ❖ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ ❖ بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کیجئے۔ ❖ ہمیشہ موت کو یاد رکھئے۔ ❖ باطنی بیماریوں کی معلومات پر مبنی کُتب کا مطالعہ کیجئے۔ ❖ مدنی مذاکروں میں شُرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ❖ مدنی چینل دیکھتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۴ھ بمطابق اگست 2013ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ طِبْسِمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

4- صبر کی برکتیں

درد شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ بَحْتِ نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک بَحْتِ میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔^①

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

شاید اسی میں بھلائی ہو!

ایک نیک شخص کسی جنگل میں رہا کرتا تھا، اُس مردِ صالح کے پاس ایک مرغ، ایک گدھا اور ایک کُتّا تھا، مرغ صُبح سویرے اُسے نماز کے لئے جگاتا، گدھے پر وہ پانی اور دیگر سامان لا کر لاتا اور کُتّا اس کے مال و متاع اور دیگر چیزوں کی رکھوالی کرتا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ اس کے مرغ کو ایک لومڑی کھا گئی، جب اس نیک شخص کو معلوم ہوا تو اس نے صبر کرتے ہوئے کہا: میرے لئے اس میں بہتری ہوگی (یعنی وہ اپنے رب کی رضا پر راضی رہا اور صبر کا دامن نہ چھوڑا) لیکن گھر والے اس سے بہت پریشان ہوئے کہ ہمارا نقصان ہو گیا۔ چند دن کے بعد ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ان کے گدھے کو چیر پھاڑ ڈالا جب گھر والوں کو اس کی

①..... التوغيب والتوهيب، كتاب الذكروالدعاء، التوغيب في اக்கار الصلاة... الخ، ص ۵۶۵، حديث: ۲۲

اطَّلَاع ملی تو وہ بہت غمگین ہوئے کہ ہمارا اور زیادہ نقصان ہو گیا۔ لیکن اس نیک شخص نے کوئی بے صبری والے جملے زبان سے نہ نکالے بلکہ کہا کہ اس گدھے کے مرنے ہی میں ہماری عَافِیَّت ہوگی، پھر کچھ عرصہ کے بعد کتے کو بھی بیماری نے آیا اور وہ بھی مر گیا، لیکن اس صابر و شاکر شخص نے پھر بھی بے صبری اور ناشکری کا مظاہرہ نہ کیا بلکہ وہی الفاظ دہرائے کہ ہمارے لئے اس کے ہلاک ہو جانے میں ہی عَافِیَّت ہوگی۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن وہ صبح کے وقت اٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے آس پاس کسی بھی گھر میں کوئی شخص موجود نہیں، ہوا کچھ یوں کہ رات کے وقت کسی دشمن نے بستی پر حملہ کیا اور انہیں جن گھروں سے کسی قسم کی آوازیں سنائی دیں وہ ان گھروں کے تمام لوگوں کو مع مال و اسباب قیدی بنا کر لے گئے، چونکہ ان کے گھر میں کچھ نہ تھا اس لیے وہ نیک شخص اور اس کا ساز و سامان سب بالکل محفوظ رہا۔ اب اس نیک مرد کا یقین اس بات پر مزید پختہ ہو گیا کہ اللہ پاک کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔^①

صبر کیا ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اس نیک مرد نے مصیبتیں آنے پر ہر بار رَضَائے الہی پر راضی رہتے ہوئے صبر کیا اور اس بات پر یقین رکھا کہ اللہ پاک جب بھی ہمیں کسی مُصِیْبَت میں مُبتَلَا کرتا ہے تو اس میں ہمارا ہی فائدہ اور بھلائی ہوتی ہے اگرچہ بظاہر نظر نہ بھی آئے۔ چنانچہ یاد رکھئے! صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رُکنے کا عقل اور

① عیون الحکایات، الحکایة الماتفق قضاء، اللہ الخیر، ص ۲۱ مفہومًا

شَرِيعَتِ تَقَاضَا كَر رَهِي هُو يَأْفَسُ كُو اَس چيز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شَرِيعَتِ تَقَاضَا كَر رَهِي هُو۔^① اور جنتی زیور میں اسی مفہوم کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے: مصیبتوں اور جسمانی و رُوْحَانِي تَكْلِيفُوں پر اپنے نَفْس كُو اَس طَرَح قَابُو میں رکھنا کہ زبان سے كُوئِي بُرْ اَلْفَطْ نَكْلے نہ گھبرا کر اور پریشان حال ہو کر ادھر ادھر بھٹکتا بھاگتا پھرے، بلکہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عَزْم و اِسْتِقْلَال کے ساتھ جم کر ڈٹ جائے اسی کو صبر کرنا کہتے ہیں۔^②

ہے صبر تو خزانہ فردوس بھائیو! | عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے^③

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

صبر کرنے کا حُكْم اور اس پر ملنے والے آجر و ثواب کا ذکر قرآن و حدیث میں بہت زیادہ مروی ہے، جیسا کہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرُوا ۗ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۶﴾^④ ترجمہ کنز الایمان: اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (الانفال: ۱۰۶)

صبر کے متعلق تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

① علم مومن کا دوست ہے تو عقل اس کی رہنما، عمل اس کی قیمت، حلم اس کا وزیر

اور صبر اسکے لشکر کا امیر ہے۔^⑤ (کابل) ایمان صبر اور سخاوت کا ہی نام ہے۔^⑥ ③ جب

① مفردات الفاظ القرآن، کتاب الصاد، ص ۲۹۱

② جنتی زیور، ص ۱۳۵: تصرف قلیل

③ وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۲۱۲

④ شعب الایمان، ۳۳-باب فی تعدید نعم اللہ... الخ، فصل فی فضل العقل، ۱۶۱/۴، حدیث: ۳۶۵۹

⑤ مسند ابی یعلیٰ، ۱۰۹-مسند جابر، ۱۳۲/۲، حدیث: ۱۸۵۵ املحظاً

بروز قیامت اہل بلا (یعنی جنہوں نے دُنیا میں بیماریاں، بے روزگاریاں اور طرح طرح کی پریشانیاں اٹھائیں ان) کو ثواب عطا کیا جائے گا تو عَافِيَّتِ والے (یعنی دُنیا میں مالدار، صحت مند اور سکھ پانے والے) لوگ تمنا کریں گے کاش دُنیا میں ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں (اور آج قیامت میں ہمیں بھی یہ عظیم الشان ثواب حاصل ہو جاتا۔) ①

تُو کمر بستہ رہا کر خِدْمَتِ اِسْلَامِ پر | راہِ موٹی میں جو آفت آئے اس پر صبر کر ②
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس پر مصیبت آئے (اور صبر کرنا دُشْوَارِ مَعْلُوْمٌ ہو) وہ میرے مَصَابِبِ کو یاد کر لے بے شک وہ بڑے مَصَابِبِ ہیں۔ ③

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ابتداءً اِسْلَامِ میں دَعْوَتِ اِسْلَامِ دینے پر کیسی کیسی اَزِيْمَتُوں اور تَکْلِيفُوں کا سامنا کیا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر پتھر برسائے گئے، راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، مَعَآذُ اللهِ جھوٹا، کاہن اور جادو گر کہا گیا، سماجی قَطْعِ تَعَلُّقِ (Social Boycott) کیا گیا، شُعْبِ اَبِي طَالِبِ (مکہ کے قریب ایک گھاٹی) میں مَحْضُوْر کیا گیا، طرح طرح کے الزامات عائد کئے گئے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، غَرَضُ کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ



①.....ترمذی، کتاب الزهد، ۵۸-باب، ص ۵۷۱، حدیث: ۲۴۰۲
 ②.....وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۶۹۹
 ③.....جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الميم، ۹۸/۷، حدیث: ۲۱۳۲۶

وَالِهٖ وَسَلَّمَ كَوْمَالِي، بَدَنِي، ذِهْنِي هَر طَرَحِ كِي اَوْيَتَتُوں سَے دُو چَار كِيَا گِيَا، لِيكِن جَوَاب مِیں شَفِيق وَ مَهْرَبَان آقَا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَے صَرَف اُور صَرَف صَبْر كِيَا اُور اَبِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَے صَبْر وَ تَحَمُّل كِي اِي سِي بَرَكَتِيں ظَاهِر هُونِيں كَے جَو اَبِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَے خُون كَے پِيَا سَے تَهَّے، وَه اَبِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَے مُحَافِظ وَ جَانِثَار هُو گَئے، جَو كُفْر وَ شَرَك كَے اَندَهِيروں مِیں بَهْئَك رَهَے تَهَّے، وَه نُور اِي سَان سَے اِپنَے سِي سُونُوں كُو مُتَوَر كَر نَے لَگَے، جَو اِپنِي پَهُول جِي سِي بِيٲِيُوں كُو زَنده دَر گُور (يَعْنِي زَنده وَ فَن) كَر دِي تَهَّے، وَه اَنهِيں بَاعِثِ رَحْمَتِ سَمَجْهَے لَگَے۔ نِي ز اَبِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَے صَبْر وَ تَحَمُّل هِي كِي بَرَكَتِيں هِيں كَے اَنجِ آفَتَابِ اِسْلَام اِپنِي نُور اِنِي كَر نِيں پَهِي لَارَا هَے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامِي كَا مَدَنِي كَام كَر تَے هُوَے نِي كِي كِي دَعْوَتِ دِينِے مِیں كَبْهِي مَصَابِ وَ مَشْكَلَات كَا سَامِنَا كَر نَا بَهِي پڑے تُو اِي سَے مَوْقِعِ پَر گْهَبْر اَنے اُور بَے صَبْرِي كَا مُظَاهِرَه كَر نَے كَے بَجَاے صَبْر وَ شُكْر كَا دَامِن تَهَا مَے رَهَے۔

شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ، دَامَتِ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نَے مَخَالِفَتُوں كَے زُور مِیں صَبْر كَر تَے هُوَے مَدَنِي كَامُوں كُو آگَے بڑھانَے كَا بَهْت پِيَارَا طَرِيقَه بِيَان فرمایا هَے، اَبِّ سَے سَوَال كِيَا گِيَا كَے بَعْضِ عِلَاقُوں مِیں مَدَنِي كَام كَر نَے وَا لَے بَهْت تَهُوٲَے هُو تَے هِيں، مُخَالَفَتِ كَا زُور، طَعْنُوں كَا شُور، كَام كِي هَمَّتِ نَهِيں پڑتی، كُوئی مفید مشورَه عَمَايَتِ فرمائيے۔ فرمایا: صَبْر وَ هَمَّتِ كَے سَا تَه لَگَے رَهَے، اِپنَے اَعْمَالِ دُرُست كِي جَے، نِي كَے لُو گُوں كُو تَلَا شِش كَر كَے اُن كِي بَرَكَتِيں حَا صِل كِي جَے،

نیکی کاروں کی قربت نہایت بابرکت ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: سید الصالحین، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان بَرَكَتِ نِشَانِ هِيَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِيكِ صَالِحٍ (يعني نيك) مسلمان کی بَرَكَتِ سے اُس کے پڑوس کے 100 گھر والوں کی بلا دَفْعِ فرماتا ہے۔^① مَعْلُومُ هُوَ اِنِّي كُيُومِ كَا قُرْبِ نَفْعٍ يَبْنِجَانِ هِيَ۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ كِي دُعَاوِي سِي اِي كِي عِلَاقِي كِي كَا يَا پِلْطِ جَانِي كِي۔ بَاقِي يِي يَادِر كُهِي كِي كَا مِيَابِي كَا اِنْخِصَارِ قَلْتِ وَكَثْرَتِ (يعني تعداد کی کمی اور زیادتی) پَر نِهِيں خُلُوصِ وَاللَّهِيَّتِ پَر هِي، مِخَالَفَتِ سِي دِلْبَرِ دَاشْتِي نِه هُوں كِي اِمْتِحَانِ سِي كُهْرَانَا مَرْدُوں كَا كَامِ نِهِيں۔^②

ٹوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صبر کر | اے مُبَلِّغِ نِه تُو دُكَا صبر کر
لب پہ حرفِ شکایتِ نِه لا صبر کر | ہاں يِي سُنْتِ شَاهِ اِبْرَارِ هِي^③
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صبر کے فوائد

- ① صبر کرنے والے کو اسکے عَمَلِ سِي اِجْهَانِ جِرْمِلِي كَا۔^④ ② اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (پ ۱۰، الانفال: ۴۶) ③ صبر کرنے والے اللہ پاک کو مَحْبُوْبِ هِيں۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۴۶) ④ صبر کرنے والوں کو بے حسابِ اِجْرِ مِلِي كَا۔ (پ ۲۳، الزمر: ۱۰) ⑤ صبر

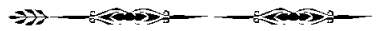
① معجم اوسط، باب العين، من اسمہ علی، ۱۲۹/۳، حدیث: ۴۰۸۰

② نیکی کی دعوت، ص ۵۲۴

③ وسائلِ بخشش (مترجم)، ص ۴۷۳

④ تفسیر خزائن العرفان، پ ۱۴، النحل، تحت الآية: ۹۶ ماخوذاً

کرنے والے اللہ پاک کی طرف سے بَخْشِشْ و ہِدَايَت اور رَحْمَت پاتے ہیں۔ (پ ۲، البقرہ: ۱۵۷) 6 صبر کرنے والے کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔ 7 صبر کرنے والوں کو صِدِّيقِينَ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ 8 صبر کرنے والے کو اللہ پاک عِلْم و حِلْم عطا فرماتا ہے۔ 9 انسان صبر سے وہاں پہنچتا ہے جہاں دیگر عبادات سے نہیں پہنچ سکتا۔ 10 صبر وہ سواری ہے جس سے گرنے کا ڈر نہیں ہوتا۔ 11 صبر گناہوں کے مٹنے اور دَرَجَات کی بَلَنْدِی کا سَبَب ہے۔ 12 صبر کرنے والوں کو تین سو دَرَجَات عطا کیے جائیں گے اور ہر دَرَجے کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہو گا۔ 13 صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ 14 کسی دُنیاوی چیز کے فوت ہونے پر صبر کرنے والے کی جزا جنت ہے۔ 15 دینی چیز (یعنی دوست، اُنتاؤ وغیرہ) کے فوت ہونے پر صبر کرنے والے کو رضائے الہی حاصل ہوگی۔ 16 جو دنیا میں مینائی چھین جانے پر صبر کرے تو بروز قیامت اللہ پاک اسے اپنے



1.....ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ص ۵۷۱، حدیث: ۲۳۹۸ مفہومًا

2.....تفسیر قرطبی، پ ۳۰، البروج، تحت الآیة: ۲۲، المجلد العاشر، ۱۹/۱۷۹

3.....شعب الایمان، ۷۰-باب فی الصبر... الخ، فصل فی ذکر مافی الادجاع... الخ، ۷/۱۹۰، حدیث: ۹۹۵۳

4.....مرآة المناجیح، بیمار پرسی اور بیماری کے ثواب کا باب، پہلی فصل، ۲/۴۱۰

5.....رسالہ قشیر یہ، باب الصبر، ص ۲۲۰

6.....فیضان ریاض الصالحین، صبر کا بیان، ص ۳۹۶ ملقطاً

7.....شرح بخاری لابن بطلال، کتاب الادب، باب الصبر علی الادی... الخ، ۹/۲۸۴

8.....احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان فضیلة الصبر، ۳/۷۵

9.....شرح الطیبی، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، ۳/۴۱۷، تحت الحدیث: ۷۳۱ مفہومًا

دیدار کی عظیم دولت سے نوازے گا۔^①

تفسیر نعیمی میں صبر سے متعلق مذکور مدنی پھول: 17 ہر عبادت پر ثواب مُقَرَّر ہے مگر صبر پر نہیں بلکہ اس کا ثواب بے اندازہ ہے۔ 18 ساری عبادتوں کی جزا جنت ہے اور صبر کا ثواب خود رب تعالیٰ۔ 19 وعدۃ الہی ہے: اگر تم صبر کرو گے تو ہم پانچ ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کریں گے۔ 20 صبر والوں پر رب کی خاص رحمت ہے۔ 21 صبر نصف ایمان ہے کیونکہ برائیوں سے بچنا صبر ہے اور عبادت کرنا شکر بلکہ حضرت علی اور عبد اللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں کہ صبر ہی ایمان ہے کیونکہ شکر بھی بغیر صبر ناممکن۔ 22 صبر سے استیقلال اور ثابِت قدمی حاصل ہوتی ہے جو کہ کامیابی کا پیش خیمہ ہے بغیر استیقلال کوئی دینی و دنیوی کام نہیں بن سکتا۔ 23 صبر سنتِ انبیا اور اولیا ہے۔^①

مُتَفَرِّقِ مَدَنی پھول: 24 صبر کرنے سے تقویٰ اور پرہیز گاری نصیب ہوتی ہے۔ 25 صبر کے ذریعے انسان بے صبری سے پیدا ہونی والی تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ 26 صبر کرنے والا ہمیشہ تروتازہ اور صراطِ مستقیم پر گامزن رہتا ہے۔ 27 صبر کرنے والوں کو قناعت کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ 28 صبر سے معاشرے میں دوستی اور محبت و اُلفت کا ماحول قائم ہوتا ہے۔ 29 صبر مشکلات پر غلبہ پانے میں انسان کی مدد کرتا ہے۔

بنادو صبر و رضا کا پیکر | بنوں خوش اخلاق ایسا سرور

1 معجم اوسط، حرف المیم، من اسمہ مقدا، ۱/۳۰۵، حدیث: ۸۸۵۵ مفہوماً

2 تفسیر نعیمی، پ ۲، البقرة، تحت الآیة: ۱۵۳، ۲/۸۱ لقطاً و بتصرف

رہے سدا نرم ہی طبیعت | نبی رحمت شفیع امت^①
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذمہ داران کے لیے صبر کے مواقع

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی درج ذیل مواقع پر صبر کر کے صبر کے مہنگے گورہ تمام فوائد حاصل کر سکتے ہیں: ① نگران و ماتحت سے بروقت (کال، ایس ایم ایس، ای میل کا) رپلائی نہ ملنا ② ذمہ دار کی طرف سے ناخوشگوار بات ③ نیکی کی دعوت کے دوران ناگوار باتوں کا سامنا ④ ذمہ داران کا عدم تعاون ⑤ ناراض اسلامی بھائیوں کی مخالفت ⑥ مسجد یا مسجد سے باہر مدنی کام کرنے میں رکاوٹ ⑦ ذمہ داران کی کمی ⑧ مختلف اسباب کی وجہ سے کوشش کے باوجود کارکردگی کی کمزوری پر ذمہ دار کے سامنے شرمندگی ⑨ قریبی عزیز کی غمی / خوشی کے موقع پر اسلامی بھائیوں کا شکرگت و تعزیت نہ کرنا ⑩ بیماری کے وقت اسلامی بھائیوں کا عیادت نہ کرنا ⑪ ذمہ دار سے ملاقات کا وقت نہ ملنا ⑫ ذمہ دار سے ملاقات میں متوقع توجہ کا نہ ملنا ⑬ اسلامی بھائیوں کا مدنی مشورے میں تاخیر سے آنا ⑭ ذمہ دار کا مدنی مشورے کا وقت دے کر نہ آنا ⑮ کسی کا بلاوجہ طویل گفتگو یا ملاقات کرنا ⑯ عوام کی طرف سے بے جا سوالات ⑰ بلا اجازت کسی کا مجلس میں مداخلت ہونا ⑱ ذمہ دار کی طرف سے مسئلے کا جلد حل نہ ملنا۔ ⑲ اجازت کے باوجود مدنی قافلے سے ایسی پرساؤات سیٹھ یا افسر سے ناگوار باتیں۔

وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
 فضل سے اُن کو صبر و رضا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے^①
 صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بے صبری کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی راہ میں صبر کرنے سے جہاں کثیر دینی و دنیاوی فوائد برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہیں بے صبری کے نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ،

- ① بے صبری کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ صبر کرنے سے جو اجر و ثواب ہمیں حاصل ہونا تھا بے صبری کی وجہ سے اس سے محروم ہو جاتے ہیں۔^② بعض اوقات بے صبری گناہ بھی کروا دیتی ہے مثلاً کسی کی بات سے ہمیں دکھ پہنچا تو صبر سے کام لے کر ثواب کمانے کے بجائے ہم نے ہاتھوں ہاتھ اس کا بدلہ لے لیا اور بد اخلاقی سے پیش آئے یا پھر دل میں کینہ و بغض کو جگہ دیدی تو بھی نقصان ہمارا ہی ہوگا۔^③ بعض اوقات بے صبری بندے کو کفر تک لے جاتی ہے۔^④ بے صبری کرنے والے کو معاشرے میں کوئی اچھا نہیں سمجھتا۔
- ⑤ بے صبری کرنے والا اچھے دوستوں سے محروم ہو جاتا ہے۔^⑥ بے صبر شخص چونکہ انجام کی طرف توجہ کئے بغیر کسی بھی کام کو سرانجام دینے کیلئے بے تاب ہوتا ہے لہذا احسن تدبیر سے محروم ہو جاتا ہے تو لامحالہ جن کاموں کا انجام باعثِ نقصان ہے وہ کر گزرے گا اور بعد میں پچھتائے گا۔^⑦ صبر سے محروم شخص عموماً عجلت پسند (جلد باز) ہوتا ہے اور اپنی اسی

عُجَلَّتِ پسندی کی وجہ سے اکثر بے جا پریشانی و بے سکونی کا شکار رہتا ہے۔ 8 بے صبری سے مُصِیْبَتِ دور ہونے کے بجائے زیادہ ہوتی ہے۔ 9 مُصِیْبَتِ کے وقت بے صبری مُصِیْبَتِ سے زیادہ بدتر مُصِیْبَتِ ہے۔ 10 بے صبری اللہ پاک کی اِطَاعَتِ کا جذبہ کم کر دیتی ہے۔ 11 بے صبری کرنے والا قَنَاعَتِ کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ 12 بے صبری کرنے والے کے کاموں میں مَدَدِ اِلٰہی شامل نہیں ہوتی۔ 13 بے صبری کرنے والا عِلْمِ و حِلْمِ سے محروم رہتا ہے۔ 14 بے صبری کرنے والا حُكْمِ اِلٰہی سے اعراض کرتا ہے۔ 15 بے صبری کرنے والا تقویٰ و پرہیز گاری سے محروم رہتا ہے۔ 16 بے صبری سے دین پر ثابِتِ قَدَمی مُشکل ہو جاتی ہے۔ 17 بے صبری سے مُعَاشرَتی برائیوں سے بچنا مُشکل ہو جاتا ہے۔ 18 بے صبری انسان کو رَحْمَتِ اِلٰہی سے نا اُمید کر دیتی ہے۔ 19 بے صبری سے لڑائی جھگڑے کا اندیشہ رہتا ہے۔

بے صبری کا علاج

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مُصِیْبَتِ آئے گھبرا کر رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کی نیکیں پناہ میں رُجُوعِ کر کے خوب توبہ و اِسْتِغْفَارِ کیجئے اور اپنے آپ کو سراپا خطا تَصَوُّرِ کرتے ہوئے ہر حال میں خدائے ذُو الْجَلَالِ کا شُکْرِ ادا کیجئے کہ میں تو سَخت ترین مجرم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں مجھ پر آئی ہوئی مُصِیْبَتِ اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہت ہی سستا

[۱]..... فیضانِ ریاض الصالحین، صبر کا بیان، ص ۴۳ تا ۴۴ ماخوذاً

[۲]..... منہاج العابدین، العقبة الرابعة، فصل ناصائح فی التوکل... الخ، ص ۲۹۳

چھوٹ رہا ہوں ورنہ دُنیا کے بجائے آخِرَت میں جہنم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔^①

گر تُو ناراض ہو میری ہلاکت ہوگی | ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گایا رب^②

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُصِیْبَتِ پر صبر کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انبیائے کرام

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور خصوصاً مدینے والے مصطفیٰ، سردارِ انبیاء صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر آنے

والے مَصَابِی و آلام یاد کئے جائیں۔ مزید یہ کہ صبر کر نیوالوں کو جو عَظِيْمُ الشَّانِ اَجْر و ثواب

عطا کیا جائے گا اُس پر نظر کی جائے۔ جیسا کہ تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِيْنَ میں ہے: کسی بزرگ نے خواب

میں سَیِّدُنا حَسَن بن ذُكُوَان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کو اِن کی وفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا

تو پوچھا: کون سی قبریں زیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: دُنیا میں مُصِیْبَتِ اُٹھانے والوں کی۔^③

صبر کا ذہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیْبَتِ زَدہ کے بارے

میں غور کیا جائے اِس طرح اپنی مُصِیْبَتِ بلکی مَحْسُوْس ہوگی اور صبر کرنا آسان ہوگا۔^④

اِمَامُ الصَّابِرِيْنَ، سَیِّدُ الشَّاكِرِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: دُوْ خصلتین

ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی اللهُ تَعَالٰى اُسے اپنے نزدیک صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس

میں نہ ہوں گی اسے صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔ اِن میں سے ایک عادت یہ ہے کہ وہ دین



①..... خود کشی کا علاج، ص ۳۰ ملقطاً

②..... وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۸۵

③..... تنبیہ المغتربین، الباب الثالث من جملة اخرى من الاخلاق، ص ۱۴۱

④..... خود کشی کا علاج، ص ۳۴

کے معاملے (یعنی علم و عمل) میں اپنے سے برتر کی طرف نظر کرے اور اُس کی پیروی کرے۔ دوسری یہ کہ دُنیا کے معاملے میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے اور اس بات پر اللہ پاک کی حمد بیان کرے کہ مجھے دوسرے شخص پر فضیلت ملی ہے تو اللہ اسے شاکر و صابر لکھ دیتا ہے۔ مگر جو اپنے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے برتر کو دیکھے اور اس بات پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا تو اللہ پاک اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔^①

بے صبری کے علاج کے مزید مدنی پھول

❁ اللہ پاک سے حصولِ صبر کی دُعا کرتے رہیے۔ ❁ صبر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھئے۔ ❁ اَسلاف و اکابرین کے مشکل حالات میں صبر کے واقعات کا مطالعہ کیجئے۔ ❁ اپنے بڑے ذمہ دار سے رابطے میں رہئے۔ ❁ مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیے۔ ❁ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے۔ ❁ بے صبری کے نقصانات پر غور کیجئے۔ ❁ بے صبری کی وجہ سے گناہوں میں مُبتلا ہونے کے خدشات کو پیشِ نظر رکھئے۔ ❁ حُسنِ ظن کا ذہن بنائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

فرمانِ اُمیرِ اَہْلِلسُّنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ

بغیر ہمت ہارے خوب خوب مدنی کام کرتے رہئے اِنْ شَاءَ اللهُ ناکامی نہیں ہوگی۔ اس ضمن میں اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو صبر و ٹھیکبائی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑیے کہ آنے والی مُصِیْبَتِ اِنْ شَاءَ اللهُ بہت بڑی بھلائی کا پیشِ خیمہ ثابت ہوگی۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۴ بحرف)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

5- اسلاف میں قربانی کا جذبہ

دروود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے شوق و محبت کی وجہ سے دن اور رات میں مجھ پر تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔^①

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نیکی کی دعوت کے لئے اسلاف کی قربانیاں

حضرت سیدنا عمرؓ بن مسعود ثقفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جب اسلام قبول کیا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوم میں جا کر نیکی کی دعوت پیش کروں۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری قوم تمہیں قتل نہ کر دے۔ تو عرض کرنے لگے: حضور! میری قوم کے لوگ میری اطاعت کرتے ہیں اور میرا اس قدر احترام بجالاتے ہیں کہ میں سویا ہوا ہوں تو میرے آرام میں خلل تک گوارا نہیں کرتے۔ چنانچہ اجازت ملنے کے بعد یہ رات کے وقت اپنی قوم کے پاس آئے اور جب قوم کے سامنے اپنے

①..... معجم کبیر، باب القات، من اسمہ قیس، قیس بن عائد ابو کاهل، ۸/۶۹، حدیث: ۱۵۳۱۶

اسلام قبول کرنے کا اظہار کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کی بات نہ صرف ماننے سے انکار کر دیا بلکہ بدکلامی بھی کی۔ پھر جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر صُبح کی آذان دی تو ایک شخص نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔ جب حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عروہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مثال اپنی قوم میں ایسی ہے، جیسے اس شخص کی اپنی قوم میں تھی کہ جس نے لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلایا تو انہوں نے اسے شہید کر دیا اور اس کا تذکرہ سورہ یسین^① میں بھی ہے۔^①

اسلاف کا جذبہ قربانی اور ہماری حالت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا عروہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے راہِ خدا میں کس طرح اپنی جان قربان کی؟ ہمارے یہ اسلاف کرام کامل الایمان، اللہ پاک اور اس کے رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سچے عاشق اور دینِ اسلام کے مُخلص داعی تھے کہ جب بھی دینِ اسلام کی خاطر قربانی دینے کا وقت آیا تو انہوں نے کبھی بھی اس سے دریغ نہ کیا۔ تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات موجود ہیں، جن سے معلوم ہوتا

..... ۱..... حضرت سیدنا حبیبِ بنِ مَتَّار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے بھیجے ہوئے مبلغین کی نیکی کی دعوت پر اسلام قبول کیا، پھر جوش کے ساتھ اعلانِ حق کرتے ہوئے لوگوں کو نیکی کی دعوت دی تو انہوں نے مل کر نہایت ہی مظلومیت کے ساتھ ان کو شہید کر دیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۳، بس، تحت الآیہ: ۲۷، ص ۸۱۸ ماخوذاً)

ہے کہ ہمارے اسلاف راہِ خدا میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے کا حد درجہ جذبہ رکھتے تھے، وہ اس معاملے میں کسی قسم کی تکلیف کو خاطر میں لاتے نہ کسی مَصِیبت سے گھبراتے، بلکہ ہر وقت خِدْمَتِ دین پر کمر بستہ رہتے۔

اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو دامن میں غَفْلَت و سستی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، جانی قربانی تو بہت دُور کی بات ہے، ہم میں تو نیکی کی دَعْوَت دینے کا جذبہ بھی صحیح معنوں میں مَوْجُود نہیں، حالانکہ ہمارے لئے نیکی کی دعوت کو عام کرنا نسبتاً اسلاف کے زمانے سے بہت آسان ہے، اب وہ مشفقین نہیں جو ہمارے اسلاف کرام ہمارے لئے بَرَدِ اِشْتِ کر گئے، انہیں جلتے کو نلوں پر لٹایا گیا، تپتے صحراؤں میں گھسیٹا گیا، لوہے کے تابوتوں میں شدت کی گرمی میں سارا سارا دن بھوکا پیاسا بند رکھا گیا، جسموں کو نیزوں میں پرویا گیا، پھانسی پر لٹکایا گیا، کوڑے مارے گئے، اَلْعَرَضِ کون سا ظلم و ستم ان پر نہ ڈھایا گیا، مگر قربان جائیں ان کی اِسْتِقَامَتِ پر! انہوں نے بہت ہاری نہ ان کے پائے اِسْتِقْلَالِ میں کوئی اَلْعَرِشِ آئی، انہوں نے دین پر کنبے (خاندان کے خاندان) وار دیئے، لیکن تِن مَن دھن قربان کرنے سے قطعاً دریغ نہ کیا، مگر ہائے افسوس! صد افسوس! آج کے مسلمانوں کی اَکْثَرِیَّتِ دنیا کی مَحَبَّتِ میں مُسْتَعْرِقِ، بلکہ رَضَائِ اِلهی کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلودہ کر کے، اپنے بیٹھے بیٹھے آقا، کئی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنَّتوں کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اغیار کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بگاڑنے میں مہرورف ہے۔

دین قربانی مانگتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دین اسلام اور قربانی کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے، اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا، بغیر قربانی پیش کئے کچھ نہیں ہو سکتا، دیکھا جائے تو اسلامی سال کی ابتدا اور انتہا بھی قربانی سے ہوتی ہے۔ یعنی ماہِ محرم میں شہدائے کربلا نے میدانِ کرب و بلا میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے دینِ متین کی سربلندی کیلئے قربانی دینے کی وہ عظیم مثال رقم کی کہ رہتی دنیا تک اس جیسی کوئی مثال قائم نہ کر سکے گا، ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ کا مہینہ خلفائے راشدین میں سے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شہادت کی یاد دلاتا ہے، دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول اسی ماہِ سُنَّتِ اِبْرَاهِیْمِ کو ادا کرتے ہوئے حضرت سیدنا اسماعیل عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی عظیم قربانی کی یاد میں اپنے مال خرچ کرتے اور قربانی کی سَعَادَتِ حَاصِلِ کرتے ہیں، نیز راہِ خدا میں نیکی کی دَعْوَتِ دیتے ہوئے اسلام کی خاطر سب سے زیادہ قربانیاں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پیش کیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھر برسائے گئے، شیعہ اَبی طَالِبِ کی دُشْوَارِ گزار گھائیوں میں مَحْضُورِ کیا گیا، یہاں تک کہ کَفَّارِ بد اطوار آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کے ذرپے رہے، مگر سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمت نہ ہارے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دَعْوَتِ کو عام کرنے میں

مسلسل کوششیں فرماتے رہے، اسی طرح صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ، اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ
السَّلَام نے بھی راہِ خدا میں نیکی کی دَعْوَت دیتے ہوئے اپنے وقت، مال اور جانوں کی قربانیاں
پیش کیں۔ یہ انہی حضرات کی قربانیوں کا صَدَقَہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام
کی مدنی بہاریں ہیں اور دین پر چلنا ہمارے لئے آسان ہو گیا ہے۔

حق کی راہ میں پتھر کھائے خون میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا
پیارے مُبَلِّغ! معمولی سی مُشکل پر گھبراتا ہے
دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

راہِ خدا میں قربانیوں کیلئے کمر بستہ ہو جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بے عملی کے دور میں نیکیاں کرنا نفس کیلئے دُشوار اور
اِزْتِکَابِ گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، تکمیلِ ضروریات و حُصُولِ سُبُوْلیات کی حد سے زیادہ
جد و جہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فِکْرِ اٰخِرَت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ اس لئے
مسلمانوں میں نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کی جتنی ضرورت آج ہے شاید پہلے نہیں تھی۔
چُنَانِچہ دنیا بھر میں نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کیلئے ہمارے اسلاف نے جو لازوال قربانیاں
دے کر بے مثال تاریخ رقم کی ہے اسے یاد رکھتے ہوئے ہمیں بھی نیکی کی دَعْوَت کو عام

کرنے کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہنا چاہئے، کیونکہ نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کی فضیلت و بَرَکَت کے تو کیا کہنے! جیسا کہ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حَلِيَّةُ الْاَوْلِيَاءِ میں نقل کرتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت سَيِّدِنَا موسیٰ کلیم اللہ عَلَيَّ نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف وحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔^① اس روایت سے معلوم ہوا کہ نیکی کی بات سیکھنے اور سکھانے والوں کو بعد از وفات بھی خوب اجر و ثواب سے نوازا جائے گا، یقیناً جو اسلامی بھائی اللہ پاک کی رضا کے لئے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں کی اشاعت میں وقت گزارتے، مدنی دوروں میں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے اور مسجد یا چوک درس سنتے سنا تے ہیں ان کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مرنے کے بعد ان کی قبریں اندر سے خوب روشن ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مدنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں بَشَرَت کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبْتَغِينَ کی نیکی و دعوت کو سننے والوں کی قبور بھی اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُضُورِ نُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نور کے صَدَقَاتِ نُورِ عَلَيَّ نُورِ ہوں گی۔

قبر میں لہر اٹھیں گے تا حشر چشمے نُور کے
 جَلْوہ فرما ہوگی جب طَلَعَت رُسُولِ اللہ کی ①
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہمارا کام کر کے دکھانا نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج ہم اپنے اسلاف کے مبارک انداز کے برعکس نیکی کی دعوت کو عام کرنے سے کتراتے ہیں، ہمارا حال یہ ہے کہ اگر ہمیں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے چوک درس دینے یا مدنی دورے میں شُرکّت کی ترغیب دلائی جائے تو اس وقت کبھی شرم آڑے آجاتی ہے، کبھی یہ کہہ کر کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہوں گے کہ درس دیتے ہوئے میرا دل گھبراتا ہے، مجھے شرم آتی ہے، ابھی میری اچھی طرح تیاری نہیں ہے، پھر کبھی ضرور سعادت حاصل کروں گا۔ کبھی اس بات پر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہوں گے کہ لوگ میری سنتے نہیں۔

اسی طرح بعض اوقات شیطان مُبَلِّغ کو یوں بھی سُستی دلاتا اور نیکیوں سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ میں اتنی دیر سے کوشش کر رہا ہوں، کئی بار نیکی کی دعوت دے چکا، کئی بار ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی، بارہا مدنی قافلے میں سفر کرنے کی عرض کی لیکن کچھ حاصل نہیں ہو رہا، میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسے شیطانی وسوسہ سمجھ کر جھٹک دیجئے اور یہ ذہن بنائیے کہ ہمارا منصب منوانا نہیں، بلکہ ہمارا کام فقط دوسروں تک اچھے انداز میں نیکی کی

دُعوت پہنچانا ہے، عمل کی توفیق دینے والی ذات اللہ رب العزت کی ہے، شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ بھی فرماتے ہیں: ہمارا کام کر کے دکھانا نہیں فقط کوشش کئے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات رب کائنات کی ہے۔

نیز مدنی کام کرتے ہوئے مثلاً صدائے مدینہ لگانے، مسجد یا چوک میں مدنی درس دینے، مدنی دورہ کرنے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے یا مدنی قافلوں میں سفر کیلئے دوسرے اسلامی بھائیوں کو تیار کرنے میں ہماری کوششوں کا اگر کوئی بظاہر نتیجہ نہ نکلے تو ہر گز مایوس ہو کر مدنی کام چھوڑنا نہیں، ہاں البتہ! مدنی کام کرنے کے انداز اور اپنے اخلاص کے بارے میں ضرور غور کرتے رہنا چاہئے، اگر کہیں طریقہ کار یا انداز میں غلطی ہو تو اس کی اصلاح کی جائے۔ چونکہ جو مبلغ توتکار، اے تے، بازاری لہجے اور دوسروں کی کاٹ کرنے والا ہو گا تو اس کے علاقے میں مدنی کام بڑھنے کے بجائے کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس آفت سے نکلنے کا ایک طریقہ خود کو مدنی انعامات کا عامل بنانا بھی ہے۔ اگر مبلغ اپنی زندگی میں اپنی ذات پر مدنی انعامات کو نافذ کر لے اللہ نے چاہا تو اس کے علاقے میں مدنی کاموں کی مدنی بہار آجائے گی۔

کرم سے نیکی کی دعوت کا خوب جذبہ دے

دوں دھوم سنت محبوب کی مچا یارت ①

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

..... وسائل بخشش (مترجم)، ص ۷۷

نیکی کی دعوت کے لئے کم از کم دو گھنٹے صرف کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا بہترین ذریعہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی کام ہیں، اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ان مدنی کاموں کو خود پر نافذ کرنا ہوگا، اس کے لئے ہمیں اپنی غیر ضروری مصروفیات کو ترک کر کے رضائے الہی و حصولِ ثواب کی نیت سے تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مدنی کاموں کے لئے اپنے وقت کی قربانی دینا ہوگی، کیونکہ مدنی کام قربانی دینے سے ہوتا ہے، بغیر قربانی دینے کچھ نہیں ہوتا۔ ہر اسلامی بھائی کا یہ مدنی ذمہ ہونا چاہئے کہ ہمیں ذمہ داری ملے تب بھی مدنی کام کرنا ہے اور اگر چھوٹی ذمہ داری دی جائے تب بھی مدنی کام کرنا ہے اور اگر ذمہ داری کسی وجہ سے لے لی جائے تب بھی اللہ پاک کی رضا کیلئے مدنی کاموں میں لگے رہنا ہے۔ اگر ہم جذبے و اخلاص کے ساتھ مدنی کاموں میں مصروف ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ عذوجل اس کی برکت سے نہ صرف ثوابِ عظیم کے حقدار ہوں گے بلکہ دعوتِ اسلامی کی ترقی کے ساتھ ساتھ بہت سارے فضول کاموں سے بھی بچ جائیں گے، جیسا کہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ فرماتے ہیں: جو مدنی کام میں مکمل طور پر مصروف ہوتا ہے، اُس کو فضول کاموں کے لئے وقت نہیں ملتا۔^① اور جو اسلامی بھائی اپنے دن رات کے اوقات کو مدنی کاموں کے لئے وقف کر دیتے ہیں اور صرف مدنی کام ہی کرتے ہیں ایسے اسلامی بھائیوں کو شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت

① مدنی مذاکرہ، ۱۸ ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۳ ستمبر ۲۰۱۴ء

بِرَّكَاتِهِمْ الْعَالِيَهُ پسند فرماتے اور ان سے محبت بھی فرماتے ہیں: جیسا کہ ایک مدنی مذاکرے میں آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ نے فرمایا: میں رات دن مدنی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں سے پیار کرتا ہوں۔^① اور جو اسلامی بھائی مدنی کاموں کے ذریعے نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتے ہیں ان کو خصوصی دعاؤں سے بھی نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

جو نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچائے | میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ^①

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ان مدنی کاموں کے لئے شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتِ، دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ کی طرف سے ہر دعوتِ اسلامی والے کے لئے کم از کم دو گھنٹے صرف کرنے کی ترغیب ہے، چنانچہ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مدنی انعام نمبر 23 ہے: کیا آج آپ نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں (مثلاً انفرادی کوشش، درس و بیان، مدرسۃ المدینہ بالغان وغیرہ) پر دو گھنٹے صرف کئے۔ لہذا ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہئے کہ وہ کم از کم دو گھنٹے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے ضرور پیش کرے۔ اگر ذہن میں یہ آئے کہ ہم دو گھنٹے کیسے دیں؟ تو اس حوالے سے مدنی مرکز کی طرف سے یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ آپ اپنے دو گھنٹے اپنے نگران کے سپرد کر دیں۔ شریعت و تنظیم کے دائرے میں رہتے ہوئے آپ کا نگران جو آپ کو کہے، آپ اس کی اطاعت کیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آپ اس کی بھرپور برکتیں پائیں گے۔

①..... مدنی مذاکرہ، ۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ بمطابق 13 دسمبر 2014ء

②..... وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۳۶۹

مدنی کاموں کے لئے وقت دینے کے فوائد

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ✽ راہِ خدا میں وقت دینے کے فوائد و فضائل اور اجر و ثواب حاصل ہو گا۔ ✽ نیکی کی دعوت کی فضیلت کے مُسْتَحْتَجُّنِ ٹھہریں گے۔ ✽ علمِ دین سیکھنے سکھانے کا مَوْقِعُ مُبَيِّنٌ آئے گا۔ ✽ دینی مَعْلُومَات میں ترقی ہوگی۔ ✽ عمل میں پختگی آئے گی۔ ✽ نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ ملے گا۔ ✽ فضولیات سے تَحْفُوظ رہیں گے۔ ✽ رُوحانیت نصیب ہوگی۔ ✽ تَوَكُّل و صَبْر کے مواقع ملیں گے۔ ✽ امیرِ اہلسنّت کا قُرب اور دعائیں ملیں گی۔ ✽ مدنی مرکز کا اِعْتِمَاد بڑھے گا۔ ✽ اپنی مدنی تَرْبِیَّت ہونے کے ساتھ ساتھ ذِمَّہ داران کی بھی اچھی تَرْبِیَّت ہوگی۔ ✽ عاجزی و انکساری کی دولت نصیب ہوگی۔ ✽ جب ہم خود مدنی کاموں میں عملی طور پر شریک ہوں گے تو دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی ترغیب بنیں گے۔ ✽ مدنی کاموں کیلئے ہمارے وقت دینے سے ہو سکتا ہے کئی عاشقانِ رسول، گناہوں بھرے ماحول سے تائب ہو کر اپنے آپ کو مدنی ماحول میں رنگ لیں۔ ✽ مدنی کاموں کے دوران مدنی رسائل تقسیم کر کے عظیم ثواب کمانے کا موقع ملے گا۔

موت آ جائے پر نہ آئے دل کو آرام

دَم نکل جائے پر نہ نکلے اَلْفِت تیری ①

أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

6- نرمی کا پھل

دُرُودِ پَاک کی فضیلت

دو عالم کے مالک و مختار باذن پروردگار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ نور بار ہے: مجھ پر دُرُودِ پڑھنے والے شخص کے پاس پُل صراط پر ایک نور ہو گا اور جس کے پاس پُل صراط پر نور ہو گا۔ وہ جہنمی نہ ہو گا۔^①

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا میٹھا انداز

ایک بار کسی اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ طلب کیا تو اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ مطلوبہ شے اسے عطا فرما کر ارشاد فرمایا: میں نے تم پر احسان کیا؟ اعرابی نے کہا: نہیں اور نہ ہی آپ نے کوئی اچھا کام کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس بات سے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ عَضَب ناک ہو گئے اور مارنے کے لئے اس کی طرف بڑھے تو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اٹھ کر اپنے دولت خانے میں تشریف لے گئے اور اعرابی کو بلا کر مزید کوئی چیز عنایت کرتے ہوئے ارشاد

① مطالع المسرات، فصل فی فضل الصلاة علی النبی، ص ۴۳

فرمایا: میں نے تم پر احسان کیا۔ اب اعرابی نے کہا: جی ہاں! اللہ پاک آپ کے اہل خانہ اور خاندان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم نے جو کچھ پہلے کہا، اس کی وجہ سے میرے صحابہ کے دلوں میں (تمہارے خلاف) کچھ نفرت پیدا ہو گئی ہے، اگر تم چاہو تو ان کے سامنے بھی وہ کہہ دو جو تم نے ابھی میرے سامنے کہا ہے تاکہ ان کے دلوں سے وہ بات دُور ہو جائے۔ اس نے عرض کی: جی اچھا۔

اگلے دن صُبح یا شام کو وہ اعرابی پھر حاضر ہوا تو سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس اعرابی نے جو کہنا تھا کہا، پھر ہم نے اسے مزید عطا فرمایا تو یہ راضی ہو گیا۔ اے اعرابی! کیا معاملہ ایسا ہی ہے؟ اعرابی نے عرض کی: جی ہاں! اللہ پاک آپ کے گھر والوں اور خاندان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تو مدینے والے مصطفیٰ، بارہویں والے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میری اور اس اعرابی کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پاس اونٹنی تھی، وہ بدک گئی تو لوگوں نے اس کا پیچھا کیا، لیکن اونٹنی مزید تیز بھاگنے لگی تو اونٹنی کے مالک نے لوگوں کو آواز دے کر کہا: میرے اور میری اونٹنی کے درمیان سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں اس پر زیادہ مہربان اور جاننے والا ہوں۔ چُٹنا چُچھ اونٹنی کا مالک سامنے سے اس کی طرف بڑھا اور زمین سے کچھ گھاس پھوس اٹھائی اور آہستہ آہستہ اسے اپنے پاس بلایا، حتیٰ کہ وہ اس کے پاس آگئی تو اُس نے اُسے نیچے بٹھایا اور اس پر کجاہہ رکھ کر سوار ہو گیا، لہذا جب اس اعرابی نے کچھ کہا تھا، اگر میں اس وقت تمہیں نہ روکتا اور

تم اسے قتل کر دیتے تو وہ جہنم میں جاتا۔^①

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یا اس کے خلاف | تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا^②

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دو جہاں کے تاجور، سلطان، بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نرمی کی بدولت اس اعرابی کی حالت کیسے بدل گئی، یقیناً نرمی قابلِ تحسین ہے کہ اس سے لوگوں میں محبت کی فضا قائم رہتی ہے۔ خوش مزاجی سے کی ہوئی بات دلوں میں گھر کر جاتی ہے لیکن اس کے برعکس سختی و بد مزاجی لوگوں میں نفرت کا سبب بنتی ہے، لوگ قریب آنے کے بجائے دور بھاگتے ہیں، چُٹا نچہ جو نگرانِ وِزْمہ دارانِ اسلامی بھائی اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو جھاڑنے اور ڈانٹنے کا انداز اختیار کرتے ہیں وہ بہت جلد اپنی وَقْعَت کھو بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہماری وِزْمہ داری اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں سے نرمی کے ساتھ مدنی کام لینا ہے۔ بِالْفَرَضِ اگر کوئی اسلامی بھائی سُستی اور کابلی کا ثبوت دے تب بھی ہمیں نرمی، نرمی اور نرمی ہی اختیار کرنی چاہئے کہ اسی میں بھلائی ہے، جیسا کہ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس شخص کو نرمی سے حصہ ملا۔ اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے حصہ ملا اور جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ دنیا و آخرت کی بھلائی سے محروم رہا۔^③

شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کتنے پیارے اور نرمی سے مالا مال انداز

①..... احیاء علوم الدین، کتاب آداب المعشیه... الخ، بیان اغضائه عما کان یکرهه، ۲/۳۶۷

②..... حدائق بخشش، ص ۱۶

③..... مسند ابی یعلیٰ، تعمة مسند عائشة، ۲/۲۰، حدیث: ۳۵۳۰

سے نرمی کے مدنی پھول عطا فرما رہے ہیں:

کوئی جھاڑ دے تب بھی نرمی برشنا | کئے جانا صبر اجر اس میں بڑا ہے ①

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ایک وسوسہ اور اس کا ازالہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ تو تو بڑا نرم دل ہے، تیرا سختی کرنا تو اوپر اوپر سے ہے، اگر کسی کے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو اُسے چاہئے کہ نرمی کو زیادہ اپنانے کی کوشش کرے، فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: انسان کی اکثر خطائیں اس کی زبان میں ہوتی ہیں۔ ② یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات ایسے لوگ جو اپنے طور پر بھلے نرم دل ہوں مگر بظاہر جارحانہ اور طنزیہ انداز گفتگو اختیار کرتے وقت اس بات کی کچھ پروا نہیں کرتے کہ ان کی زبان کی ”تیز دھار“ سے نہ جانے کتنے مسلمانوں کے دل گھائل ہو جاتے ہوں گے! یاد رکھئے! تیر و تلوار کے گھاؤ (زخم) تو کچھ عرصے میں ٹھیک ہو جاتے ہیں، لیکن زبان سے لگنے والا زخم بعض اوقات مرتے دم تک نہیں بھرتا۔ لہذا زبان میں نرمی کو اپنائیے کہ نرم مزاج ہونا کا اہل الایمان ہونے کی علامت ہے۔ جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جو اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔ ③

①..... وسائلِ بخشش (غرم)، ص ۴۵۵

②..... شعب الایمان، ۳۴-باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل... الخ، ۴/۲، حدیث: ۴۹۳۳

③..... ترمذی، کتاب الایمان، باب فی استكمال الایمان... الخ، ص ۶۱۶، حدیث: ۲۶۱۲

نرمی کیا ہے؟

حضرت علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نَزَمِي کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قول و فعل اور ہر معاملے میں آسان پہلو کو اختیار کرنا۔^① یعنی جو شخص سختی اور تلخی کے بجائے آرام، سکون اور پیار محبت سے کام لیا بات کرے وہ نرم مزاج کہلاتا ہے۔

نرمی مصطفیٰ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دو عالم کے مالک و مختار باذن پروردگار، کئی مدنی سرکار صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے غلاموں سے کس طرح پیش آتے تھے، اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے: حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں 10 سال مدنی آقا صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اقدس میں رہا۔ خدا کی قسم! آپ صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ فلاں کام ٹونے کیوں کیا یا فلاں کام کیوں نہ کیا؟^②

مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس فرمان کی وضاحت کچھ یوں فرماتے ہیں کہ میں کم عمر بھی تھا اور کم سمجھ بھی، مجھ سے قصور بھی ہوتے تھے اور کبھی کبھی نقصان بھی ہو جاتا تھا جیسے کوئی چیز ٹوٹ جانا وغیرہ، مگر اس سرپا رکھ و کرم (صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے مجھے کبھی جھڑکا نہیں اور ملامت کے طریقہ پر یہ نہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کر دیا یہ کیوں چھوڑ دیا۔^③

①..... عمدة القاری، کتاب البر والصلة، باب الرفق فی الامر کله، ۱۵/۱۸۶

②..... مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول الله احسن... الخ، ص ۹۰۷، حدیث: ۵۱- (۲۳۰۹) ملتقطاً

③..... مرآة المناجیح، نبی صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اخلاق و عادات کا بیان، پہلی فصل، ۸/۶۵

ہر خطا پر مری چشم پوشی ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں، مہرباں تاجدارِ مدینہ
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

دُعائے مصطفیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میٹھے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دیوانو! اپنے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے ماتحتوں سے بھی ہمیشہ نرمی سے پیش آئیے اور خواہ کوئی ہمیں کتنا ہی ستائے۔ دل دکھائے! عقوود دہڑ گڈو، نرمی نرمی اور نرمی سے ہی کام لیجئے اور اس کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرنے کی کوشش فرمائیے۔ کیونکہ نرمی سے کی گئی بات سے کام کی اہمیت و آفادیت بڑھ جاتی ہے اور بلاوجہ سختی سے بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں، لہذا مدنی کاموں کو بڑھانے اور بہتر کرنے میں نرم مزاج ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جیسا کہ فرمانِ امیرِ اہلسنت ہے کہ جو ذمہ دار غصیلا، باتونی، ایک یا چند سے گہری دوستی رکھنے والا، رُوٹھے ہوؤں کو منانے کے بجائے ان کی غمبیتیں کرنے والا، ٹوٹکار، آبے تے، بازاری لہجے والا اور نرمی سے محزوم ہوگا تو اس کے علاقے میں شکایات ختم ہونے کے بجائے بڑھتی چلی جائیں گی۔ نیز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نرمی اور شفقت سے پیش آنے والوں کے لئے یہ دُعا فرمائی ہے: اے اللہ! میری امت کا جو شخص بھی کسی مُعَالَے کا نگران ہو اگر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو بھی اس سے نرمی فرما۔^①

①مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلة الامام العادل... الخ، ص ۷۳۲، حدیث: ۱۹- (۱۸۲۸)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

امیر اہلسنت اور تحمل مزاجی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یقیناً بُردباری، خوش مزاجی اور صبر و تحمل ایسے سنہرے اوصاف ہیں جنہیں مکارمِ اخلاق (یعنی اچھے اوصاف) میں نمایاں حیثیت حاصل ہے، بُردبار (برداشت کرنے والے) کی شخصیت ہر دل عزیز اور مقبولِ خاص و عام ہوتی ہے، بسا اوقات اس وجہ سے اُس کا دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک عربی مقولہ ہے: لَیْسَ الْكَلَامُ قَيْدُ الْقُلُوبِ یعنی میٹھے بول دلوں کو لوٹ لیتے ہیں۔^① آئیے اسی ضمن میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی کا ایک واقعہ ملاحظہ کرتے ہیں کہ کیسے انہوں نے تحمل مزاجی اور میٹھے بول کی برکت سے ایک ناراض اور دھمکیاں دینے والے شخص کے دل کو موہ لیا، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 200 صفحات پر مشتمل کتاب انفرادی کوشش کے صفحہ 105 پر یہ واقعہ کچھ یوں مذکور ہے: پہلے پہل شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ موسیٰ لین باب المدینہ (کراچی) میں ایک فلیٹ میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ پڑوس میں رہنے والی خاتون کی آپ کے گھر والوں سے کچھ بد مزگی ہو گئی۔ اس خاتون نے اسی وقت گھر میں موجود اپنے بچوں کے ابو کو سارا قصہ اپنے انداز میں جاسنایا۔ وہ اس کی بات سن کر بھڑک اٹھا اور خطرناک تیور لئے

①..... اتقان الفراسة فی شرح حیوان الحماسة، ص ۲۸

آپ کے گھر پہنچا اور آپ سے ملنے کا تقاضا کیا، لیکن آپ اس وقت راہِ خدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفرِ اِحْتِیَاس کئے ہوئے تھے۔ یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ اس مسجد میں جا پہنچا، جہاں آپ اِمامت فرماتے تھے اور آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے خِلاف واویلا مچانا شروع کر دیا اور مُخْتَلِف قسم کی دھمکیاں دے ڈالیں۔ جب آپ مدنی قافلے سے واپسی پر مسجد میں پہنچے تو آپ کو اس کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ نے تَحْمُلِ مِزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی اِنْتِقَامِی کاروائی نہ کی بلکہ اس کو منانے کی فکر میں لگ گئے۔ چند دن بعد مسجد سے گھر کی طرف جاتے ہوئے وہی شخص اپنے گھر کے باہر کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوا مل گیا۔ آپ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گئے اور سلام کیا۔ آپ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوئے لیکن آپ نے اسکے غصے کی پروا نہ کرتے ہوئے نہایت نرمی اور شَفَقَت سے کہا: بھائی! آپ تو بہت ناراض دکھائی دیتے ہیں؟ آپ کا پیار بھر انداز دیکھ کر اس کا دل پِسیبِیچ گیا اور اس کی ناراضی دور ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ باصرار آپ کو اپنے گھر لے گیا اور ٹھنڈے مشروب سے آپ کی خاطر تواضع کی۔^①

مبلغ کے لئے تربیتی مدنی پھول

✽ جب کسی کو نیکی کی دعوت دیں (یعنی نصیحت کریں) تو اس کے ساتھ مَحَبَّت سے پیش آئیں اور گناہ کرتے دیکھیں تو نہایت ہی نرمی کے ساتھ اسے منع کریں اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ اسے سمجھائیں۔ ✽ بے جا جذباتی نہ بنیں۔ اگر جھڑک کر سمجھانے کی کوشش کریں

①..... انفرادی کوشش مع ۲۵ کاپیات عطاریہ، ص ۱۰۵

گے تو الثاؤد پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لوگ آپ سے نفرت کرنے لگیں گے۔ کسی کو ڈانٹ کر سمجھانے کی مثال یوں سمجھیں کہ گویا جس برتن میں کچھ ڈالنا تھا، اس میں پہلے ہی سے آپ نے چھید کر ڈالا۔ ﴿مُبْلِغٌ صَابِرٌ﴾ اور بڑبار ہو، ہو سکتا ہے جس کو سمجھایا جا رہا ہے وہ پھر جائے یا گالی وغیرہ بک دے۔ مُبْلِغٌ کے لئے یہ موقع امتحان کا ہوتا ہے۔ اگر دامن صبر ہاتھ سے جاتا رہا اور آپ نے بھی خدا نخواستہ غصّہ کا مظاہرہ کیا تو آپ بازی ہار گئے۔ ﴿مُبْلِغٌ﴾ کے مزاج میں بے جا غصّہ ہو ہی نہ، نزمی ہی نزمی ہونی چاہئے۔ ﴿لوگوں کو ان کی نفسیات کے مطابق محبت بھرے لہجے میں سمجھائیں۔﴾ والدین یا بڑے بہن بھائی اگر خطا کے مُرْتَكِب ہوں تو ہرگز ان پر شدت نہ کریں، نہایت ہی عاجزی اور نزمی کے ساتھ اصلاح کی درخواست کریں ان سے الجھانہ کریں۔^①

ہے فلاح و کامرانی نزمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نزمی کے متعلق فرامین امیر اہلسنت

﴿نزمی دوسروں کے دل میں داخل ہونے کا گیٹ پاس ہے۔﴾ نزمی باہم محبتیں بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ ﴿جب بھی کسی کو سمجھائیں تو انداز ہمیشہ فہیمانہ ہونا چاہئے، جارحانہ نہیں۔﴾ غصّہ نیکی کی دعوت میں رکاوٹ ہے، اس کا علاج کیجئے (غصّے کے علاج کیلئے رسالہ ”غصّے کا علاج“ کا مطالعہ بے حد مفید ہے)۔ ﴿نیکی کی دعوت دینے کیلئے مصلحت اور حکمت دونوں ضروری

①..... حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۸۳۶، ملقطاً

ہیں۔ ﴿ جب بھی آپ کسی سے محبت اور نرمی بھرے انداز سے سمجھا کر بات کریں گے تو اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ باہم نرمی کا برتاؤ کیجئے اور اپنی زندگی خوشگوار بنائیے۔ ﴿ مسکرانے والا سب کو اچھا لگتا ہے۔ ﴿ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو جھانڈنے کی اجازت نہیں، اگر کوئی نرمی سے سمجھانے کے باوجود بھی بات نہیں مانتا تو اس کے پاؤں پکڑ کر عرض کیجئے۔ ﴿ سمجھانے والا نرمی کرے اور جس کو سمجھایا جائے، وہ صبر و تحمّل کا مظاہرہ کرے۔ ﴿ جس کو سمجھایا جائے، وہ سمجھانے والے کی بات پورے انہماک و توجّہ کے ساتھ صبر و تحمّل سے کام لیتے ہوئے سنے اور غصے کو قریب نہ پھٹکنے دے۔ ﴿

مدنی مذاکروں سے ماخوذ نرمی کے متعلّق مدنی پھول

﴿ کسی کو جھانڈنا اور لڑنا نہیں، نرمی، نرمی، نرمی کیجئے۔ ﴿ کسی بھی بس میں سفر کے دوران، نماز کیلئے گاڑی رُکوانے کیلئے ڈرائیور و کنڈیکٹر سے نرمی و محبت سے درخواست (Request) کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے پنجاب مدنی قافلے میں سفر کے دوران اسی حکمتِ عملی سے ٹرین کو نماز کے لئے رُکوا یا ہے۔ ﴿ جس نے رُشد و ہدایت کرنی ہے، اُس میں نرمی کی صفت ضروری ہے۔ ﴿ جو کام نرمی سے ہوتا ہے۔ وہ گرمی سے نہیں ہوتا۔ ﴿ آپ جتنے بڑے نگران ہوں مگر اپنے ماتحت سے نرمی و محبت سے کام لیں۔ ﴿ مبلغ کیلئے علم، تحمّل و

۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۴ھ بمطابق اگست 2013ء

۲..... مدنی مذاکرہ، ۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 4 نومبر 2014ء

۳..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۲۸ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ بمطابق 20 دسمبر 2014ء

۴..... مدنی مذاکرہ، یکم ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 21 جنوری 2015ء

۵..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 13 فروری 2015ء

بِزْدَاشْتِ - نَرْمِي اور حَكْمَتِ عَمَلِي ضروری ہے۔^① جو ملنسار، نرمی کرنے والا، دکھ درد میں شریک ہونے والا، خوشی پر مبارک باد دینے والا ہوگا تو لوگ اس سے محبت کرتے اور یاد کرتے ہیں۔^② عاجزی و نرمی کریں، تو آپ سب کی آنکھوں کے تارے بن جائیں گے۔^③ جو عالم اور پیر گھر گھر جا کر مزان پرسی کرتے۔ دکھ درد میں حصہ لیتے، حُسنِ اخلاق اور نرمی سے پیش آتے ہیں۔ وہ لوگوں کے دلوں میں اتر جاتے ہیں۔^④

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ نرمی کے متعلق مدنی پھول

ایسے نگرانِ یا ذمہ دار مقرر نہ کئے جائیں جو اپنے ماتحت سے نرمی اختیار نہیں کرتے، بلاوجہ شرعی سخت رویہ اختیار کرتے ہیں۔^⑤ جب کسی بھی معاملے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بركاتہمُ العالیہ کچھ فرمادیں تو پھر اُن کے ارشاد کے سامنے کسی بھی ذمہ دار کی بات تسلیم نہ کریں بلکہ نرمی اور حُسنِ تدبیر سے اُس کی تفہیم کریں۔^⑥ ہفتہ وار اجتماع میں ننگے سر آنے والوں کو نرمی و محبت کے ساتھ عمامہ سجانے کے فضائل بتائیے اور انہیں سر سبز کیجئے۔ (ماخوذ از فرمودات امیرِ اہلسنت)^⑦ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو

۱..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق 9 مئی 2015ء

۲..... مدنی مذاکرہ، ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمطابق 17 جولائی 2015ء

۳..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 30 جنوری 2016ء

۴..... مدنی مذاکرہ، ۲۷ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 6 فروری 2016ء

۵..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ بمطابق جنوری 2006ء

۶..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق 28 مارچ تا 2 اپریل 2008ء

۷..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق مارچ 2010ء

بالخصوص شفقت اور نرمی کا مظہر ہونا چاہئے۔^① ایسی سختی نہ ہو جو ظلم سمجھی جائے اور ایسی نرمی بھی نہ ہو کہ سستی سے تعبیر کی جائے۔ (خلاصہ فرمانِ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)^②

نرمی اختیار کیجئے، سختی پر پابندی ہے۔^③ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کیلئے، بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنت دامت بركاتہم الغالیہ کے عطا کردہ دو مدنی پھول ① نرمی کیجئے ② وقت دیجئے۔^④ مگر ان میں دو خوبیاں ہونا نہایت ضروری ہیں ① وقت دینا ② نرمی کرنا۔^⑤

مُبلِّغ کا غصے میں آنا، اُس کی نااہلی کو ظاہر کرتا ہے، حاکمِ اسلام سختی سے کام لے گا، ہمیں تو نرمی، نرمی اور بس نرمی ہی برتنی ہے۔^① باہم نرمی و محبت سے معاملات کیجئے، شریعتِ باہم محبت کا درس دیتی ہے۔ جتنا بڑا ذمہ دار ہو اُس میں دہڑ گزس کا اتنا ہی زیادہ جذبہ ہونا چاہئے۔^② دل ایسی چیز ہے جس میں نرم چیز ہی داخل ہوتی ہے، اس لئے نرمی، نرمی اور نرمی بھرا برتاؤ ہی کیجئے۔^③ جذباتی ہونے سے بچیں، نرمی، تحمُّل اور دہڑ گزس کے پیکر بن



- ①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ تا جمادی الآخر ۱۴۳۱ھ بمطابق مئی 2010ء
- ②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق مئی 2008ء بحوالہ تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، فصل فی نبد من اخبارہ وقضایاہ، ص ۹۰
- ③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری 2009ء
- ④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ بمطابق مارچ 2009ء
- ⑤..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۰ھ بمطابق ستمبر 2009ء
- ⑥..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۱ھ بمطابق نومبر 2010ء
- ⑦..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق اپریل 2011ء
- ⑧..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء

جائیں۔^① نرمی اور سختی میں اعتدال ہونا ضروری ہے۔ سنجیدگی میں سختی کا ہونا کوئی ضروری نہیں ہے، سنجیدگی از خود کئی کام آسان کروادیتی ہے، اختیار کر کے دیکھیں۔^② تمام ذمہ داران، اپنے انداز اور معاملات میں انتہائی نرمی اختیار کریں کیونکہ نرمی زینت عطا کرتی ہے۔^③ نرمی سے ہی سختی کا علاج ہو سکتا ہے۔^④ پوچھنے (Follow up) کا مزاج بنایا جائے، یاد رہے وہی نگران کامیاب ہوتا ہے جس کا Follow up مضبوط ہو، البتہ پوچھ گچھ میں نرمی اور عزت نفس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔^⑤ مسکرانا اختیار کریں۔ اپنے ماتحت کے حق میں نرم نرم اور نرم ہو جائیں، ہر ایک کو جلد جواب (Reply) دینے کی عادت بنائیے۔^⑥ بد اخلاق اور نرمی سے محروم ذمہ دار کی مثال سانپنی (سانپ کی مادہ) کی طرح ہے کہ سانپنی بچے بہت جنتی ہے، مگر پھر خود ہی اپنے بچوں کو کھا جاتی ہے۔^⑦ دُرُست تنقید بھی نفس کے لئے سخت ہے۔ اس لئے دُرُست تنقید کرنے والے کو چاہئے کہ انتہائی نرمی اور مُختَصِرَ الْفَظ میں سمجھائے۔^⑧ نرمی سے اصلاح کریں اور بات دلیل سے کریں۔^⑨

نرمی کیسے اپنائی جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نرمی کے اس قدر فضائل و برکات ہیں تو دل میں خیال پیدا

- ①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۲ء
- ②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بمطابق مئی ۲۰۱۳ء
- ③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی ۲۰۱۴ء
- ④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ بمطابق جنوری فروری ۲۰۱۶ء
- ⑤..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۶ء

ہوتا ہے کہ ہم بردبار (برداشت کرنے والے) اور نرم مزاج کیسے بنیں، اپنے اندر سے غصہ کیسے دور کریں اور اختلاف کی صورت میں کیسے جلد از جلد راضی ہو جائیں؟ تو ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کیلئے قربانیاں درکار ہیں، بھائی چارگی اور اُخوت نہایت نازک رشتہ ہوتا ہے اس کو برقرار رکھنے کے لئے چند اصول و ضوابط کی ضرورت پڑتی ہے۔ سب سے پہلے ہمارے دل میں غصے کو پینے کی آہستہ کا احساس ہونا چاہئے، پھر اس کے بعد دوسروں کے بارے میں محسن ظن رکھیں، ہماری نگاہ ان کی خوبیوں پر ہو، دوران گفتگو اگر سامنے والا کوئی غلط بات کہہ دے تو نہایت شفقت کے ساتھ اسکی خیر خواہی کرتے ہوئے نرمی سے سمجھائیے نہ کہ محاسب کے انداز میں پوچھ گچھ اور ڈانٹ ڈپٹ شروع کر دیں، کیونکہ نرم مزاج ہی سب کی نظروں میں اچھا اور محسن اخلاق والا سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے زینت عطا کرتی ہے۔^①

دُشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم | دوستوں کی نظر میں بھی خار ہم^②

وضاحت: اے حبیب کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ کے جمالِ باکمال کا کیا کہنا کہ دشمنوں کی نظر میں بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ محبوب و مرغوب ہیں اور ہماری پستی کی بھی انتہا ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بھی نہیں بھاتے۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ عَلَى مُحَمَّدٍ

①.....مسند احمد، مسند انس بن مالک، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۵/۷۰۱، حدیث: ۱۳۸۷۹

②.....حدائقِ بخشش، ص ۸۲

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

7- محاسبہ

درد و شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُسکی دہشتوں اور حسابِ کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُودِ شَرِيف پڑھے ہوں گے۔^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

آج ”کیا کیا“ کیا؟

حضرت سَیِّدُنَا اَسْبَحْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ نے فرماتے ہیں: ایک بار میں نے حضرت سَیِّدُنَا عَمْرُ فَا رُوقِ الْعَظْمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ایک باغ کی دیوار کے قریب دیکھا کہ وہ اپنے نفس سے فرما رہے تھے: واہ! لوگ تجھے امیر المؤمنین کہتے ہیں (پھر بطور عاجزی فرمانے لگے) اور تُو (تو وہ ہے کہ) اللہ پاک سے نہیں ڈرتا! (یاد رکھ!) اگر تُو نے اللہ پاک کا خوف نہیں رکھا تو اس کے عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔^② بلکہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا عَمْرُ فَا رُوقِ الْعَظْمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روزانہ اپنا احتساب فرمایا کرتے اور جب رات آتی تو اپنے

①.....مسند فردوس، باب الیاء، ۲۷۷/۵، حدیث: ۸۱۷۵

②.....کیمیائے سعادت فارسی، رکن چہارم، باب سوم در صدق، مقام سوم در محاسبیت، ص ۳۶۸

پاؤں پر دُڑہ مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے ”کیا کیا“ کیا ہے؟^۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اس طرح اپنے نفس کو تلامت کرنا اور اللہ پاک کا خوف دلا کر اس کا مُحاسبہ کرنا ہماری تعلیم کے لئے بھی تھا۔ چُناںچے ایک موقع پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اعمال کا اس سے پہلے مُحاسبہ کر لو کہ قیامت آجائے اور ان کا حساب لیا جائے۔^۲ اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تُو بے حساب بخشش کہ ہیں بے شمار جرم | دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا^۳

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

محاسبہ اور ہماری حالت زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے سابقہ اعمال کا حساب کرنا مُحاسبہ کہلاتا ہے۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِم کا اندازِ فکر کس قدر اعلیٰ تھا، وہ کس طرح اپنے نفس کو سدھارنے کے لئے اس کا مُحاسبہ فرماتے، ہر دم نیکیوں میں مضروف رہنے کے باوجود خود کو گنہگار تصور کرتے اور ہمیشہ اللہ پاک سے ڈرتے رہتے یہاں تک کہ خوفِ خدا سے بعضوں کی رُو حیں پرواز کر جاتیں۔ مگر افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ شب و روز گناہوں کے سمندر

۱..... احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، بیان حقیقة المراقبة ودرجاتها، ۳/۲۸۹

۲..... احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، بیان حقیقة المراقبة ودرجاتها، ۳/۲۸۹

۳..... ذوقِ نعت، ص ۱۰

میں غرق رہنے کے باوجود نہ احساسِ ندامت ہے نہ آخرت کا خوف۔ یاد رکھئے! فَقَطْ دُنْيَوِی زِنْدَگِی سُدھارنے کی فکروں میں مشغول ہو کر اسی کے لئے تگ و دو کرنا، اپنی آخرت کی بھلائی کے لئے فکر و عمل سے غفلت برتنا، سابقہ اعمال پر اپنا احتساب کرتے ہوئے آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا عزم نہ کرنا سراسر نقصان ہے، یقیناً سمجھدار وہی ہے جس نے حسابِ آخرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود کو سُدھارنے کے لئے اپنے نفس کا سختی سے مُحاسبہ کیا۔ کیونکہ اپنے اعمال میں غور و فکر کرنے سے نہ صرف فکرِ آخرت پیدا ہوتی بلکہ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف راغب ہونے کا جذبہ بھی نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنْظُرُوا
نَفْسَ مَا قَدَّمْتُمْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾

(پ ۲۸، الحشر: ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے: یعنی اپنا مُحاسبہ کر لو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسبہ کیا جائے اور غور کرو کہ کل قیامت کے دن رب تعالیٰ کے حضور اپنے لئے کیا اعمالِ صالحہ جمع کر رہے ہو۔ یاد رکھو! اللہ پاک تمہارے تمام اعمال و احوال کو جانتا ہے، تمہارا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔^① چنانچہ،

①.....تفسیر ابن کثیر، پ ۲۸، الحشر، تحت الآية: ۱۸، ۲/۳۸۵ ملقطاً

لوگ سو گئے، اللہ تو جاگ رہا ہے

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ میں ہے کہ ایک نوجوان کسی عورت کی مَحَبَّت میں مُہْتَلَا ہو گیا، ایک بار وہ عورت کسی ضروری کام کی وجہ سے سَفَر پر روانہ ہوئی تو وہ نوجوان بھی قافلے کے ساتھ چل پڑا۔ جب قافلہ جنگل میں پہنچا اور رات کے وقت قافلے والوں نے پڑاؤ کیا تو لوگوں کے سونے کے بعد اس نوجوان نے چپکے سے اس عورت کے پاس جا کر سارا حال دل بیان کر دیا۔ عورت بولی: جا کر دیکھو کوئی جاگ تو نہیں رہا ہے؟ جو ان نے خوشی سے سارے قافلے کا چکر لگایا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ سب لوگ غافل پڑے سو رہے ہیں۔ عورت نے پوچھا: اللہ پاک کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ کیا وہ بھی سو رہا ہے؟ تو وہ بولا: اللہ پاک تو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ اسے کبھی اُونگھ آتی ہے۔ تب عورت بولی! لوگ سو گئے تو کیا ہوا، اللہ پاک تو جاگ رہا ہے، ہمیں دیکھ رہا ہے، اس سے ڈرنا ہم پر فرض ہے، یہ سُننا تھا کہ وہ نوجوان خوفِ خدا سے لرز گیا اور بُرے ارادے سے تائب ہو کر گھر واپس چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ جو ان مرا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، سناؤ کیا گزری؟ جو ان نے جواب دیا: میں نے اللہ پاک کے خوف سے ایک گناہ چھوڑا تھا، اللہ پاک نے اسی سَبَب سے میرے تمام گناہ بخش دیئے۔^①

اللہ پاک کی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صَدَقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

①مکاشفۃ القلوب، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص ۱۴

ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج ہماری حالت یہ ہو چکی ہے کہ ہم دنیا والوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپانا چاہتے ہیں، یہی نہیں بلکہ جب ہمیں کسی جگہ یہ معلوم ہو جائے یا شبہ تک بھی ہوتا ہے کہ کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے یا کسی ذریعے سے ہماری حرکات و سکنات وغیرہ کو نوٹ کیا جا رہا ہے تو گناہوں سے باز آنا تو ایک طرف ہم نیکی کے کام کرنے میں بھی بے حد محتاط ہو جاتے ہیں، مگر صد افسوس! اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ ہماری ہر حرکت کو ہمارا پاک پروردگار ہر لمحہ ملاحظہ فرما رہا ہے اور اعمال لکھنے والے اس کے نورانی فرشتے بھی ان حرکات کو نوٹ کر رہے ہیں، ہمارے اعضاء، دن رات اور یہ زمین و آسمان بھی بروز قیامت ہمارے اچھے بُرے اعمال کی گواہی دیں گے۔

ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! میدانِ محشر میں شرمندگی اور جہنم کے دل دہلا دینے والے عذابات سے بچنے کے لئے ہمیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے؟ جی ہاں! آج ہی اپنا محاسبہ کیجئے کہ ہم اپنے نامہ اعمال کو کیسے اعمال سے بھر رہے ہیں؟ یاد رکھئے! زندگی بے حد مختصر ہے، جو طے اسے غنیمت جانئے، کیا معلوم کس لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہو جائیں۔ جیسا کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ عبرتِ بنیاد ہے: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: ① اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ② صحت کو بیماری سے پہلے ③ مال داری کو تنگدستی سے پہلے ④ فرصت کو مشغولیّت سے پہلے اور ⑤ زندگی کو موت سے پہلے۔ ①

①..... مستدرک، کتاب الرقاق، ۳۲۵۸- نعمتان مغبون فیہا... الخ، ۵/۲۳۵، حدیث: ۷۹۱۶

اے کاش! روزانہ رات فکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہمیں اپنے نفس کے ساتھ تمام دن کا حساب کرنے کی سعادت مل جایا کرے اور یوں ہمیں سرمایہ اعمال میں نفع و نقصان کی معلومات ہوتی رہیں۔ جس طرح شریک تجارت سے حساب لینے میں بھرپور کوشش کی جاتی ہے، اسی طرح نفس کے ساتھ بھی حساب کتاب میں بہت زیادہ احتیاط ضروری ہے، کیوں کہ نفس بہت چالاک اور حیلہ ساز ہے، یہ ہمیں اپنی سرکشی بھی اطاعت کے لباس میں پیش کرتا ہے تاکہ بُرائی میں بھی ہمیں نفع نظر آئے حالانکہ اس میں سراسر نقصان ہے۔

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا	بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کام مال و زر نہیں کچھ آئے گا	غافلِ انساں یاد رکھ پچھتائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اپنی ذات کا محاسبہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مدنی مقصد ہے: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

یاد رکھئے! اس مدنی مقصد میں سب سے پہلے اپنی ذات کی اصلاح پر توجُّہ دلائی گئی ہے، جس کے حصول کیلئے ہمیں اپنا محاسبہ کرنا ہو گا کہ کون سے کام کرنا ہم پر لازم ہیں اور کن کاموں سے پچنا ضروری ہے، چونکہ اعمال میں سے بعض کا تعلق فریض و واجبات سے ہے اور بعض کا سنن و مستحبات سے، کچھ کا بالواسطہ اور کچھ کا بلاواسطہ ہماری ذات سے ہے، آئیے! اس اعتبار سے ہم اپنا جائزہ لیتے ہیں:

حقوق اللہ و حقوق العباد میں محاسبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقوق اللہ اور حقوق العباد (یعنی بندوں کے حقوق) کا خیال رکھنا ہر ایک پر لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک سے بھی غفلت برتنادین و دنیا کے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ مگر افسوس! آج کل ان دونوں ہی سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ جس کا بھیانک نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ بد امنی و بے چینی عام ہے۔ حالانکہ ہمارے بُد مذہب گانِ دین ان حقوق کی ادائیگی کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اور ان کی مبارک زندگیوں میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں نظر آتا جو ان سے غفلت میں گزرا ہو۔ چنانچہ ہمیں اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم فرائض و واجبات کی کما حقہ پابندی کرتے ہیں یا نہیں؟ مثلاً پانچ نمازوں کی ادائیگی ہر عاقل بالغ مکلف مسلمان پر فرض اور بلا عذر شرعی باجماعت ادائیگی واجب ہے، 72 مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام یہ بھی ہے کہ کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو ساتھ لے جانے کی کوشش فرمائی؟ شیخ طریقت، اُمیدِ اہل سنت دامت بركاتہمُ العالیہ اپنے رسالے نیک بننے کا نسخہ میں ارشاد فرماتے ہیں: صرف اس ایک مدنی انعام (یعنی مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے والے مدنی انعام) پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بیڑا پار ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جو مسجد میں باجماعت 40 راتیں نمازِ عشا اس طرح پڑھے کہ پہلی رعت فوت نہ ہو، اللہ پاک اس کے

لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔^① سُبْحٰنَ اللّٰہ! جب 40 دن تک عشا کی نماز باجماعت مع تکبیرِ اولیٰ کی یہ فضیلت ہے تو برسہا برس تک پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کی کیا فضیلت ہوگی۔ چنانچہ ہمیں فرائض و واجبات بالخصوص نمازوں کے معاملے میں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ﴿جس طرح ہم دُنیاوی تعلیم کے حصول اور کاروبار میں ترقی کے لئے صُح سُویرے نَزَم بستروں کو چھوڑ کر روشن مستقبل کے حصول کے لئے گھروں سے نکل پڑتے ہیں تو کیا ہم اُخروی کامیابی کے حصول کی خاطر فِجْر کے وقت نَزَم نَزَم بستروں کو چھوڑ کر نمازِ باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد میں حاضری دیتے ہیں؟﴾ کیا صدائے مدینہ سے محرومی تو نہیں ہو رہی؟ ﴿دنیا کے ہر میدان میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ صَفِ اوّل میں نظر آئیں تو کیا بارگاہِ خداوندی میں حاضری (یعنی نمازِ باجماعت) کے وقت بھی مسجد کی پہلی صَف میں نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں؟﴾

حقوق العباد کے معاملے میں محاسبہ

ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن مفلس کون ہوگا؟ عَرَض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس کے پاس دَرہم و دینار نہ ہوں وہ مفلس ہے۔ ارشاد فرمایا: مفلس وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا (تو مدعی بارگاہِ خداوندی میں

[1]..... ابن ماجہ، کتاب المساجد و الجمعاعات، باب صلاة العشاء... الخ، ص ۱۳۶، حدیث: ۷۹۸

حاضر ہو کر اپنا اپنا حق طلب کریں گے) تو اللہ پاک اس کی نیکیاں ان مدعیوں کو عطا فرمادے گا، اگر نیکیاں ختم ہو گئیں اور مدعی باقی ہوئے تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے اور یوں وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔^(۱) یعنی حقیقت میں مفسد وہ شخص ہے جو بروز قیامت نماز روزہ حج زکوٰۃ ہونے کے باوجود وہ خالی کا خالی رہ جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! ذرا اس انداز سے بھی اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں: ﴿کہیں ہم نے کسی کی کوئی حق تلفی تو نہیں کی؟﴾ کیا ماں باپ، بچوں، بیوی، رشتہ داروں، پڑوسیوں، عام مسلمانوں، مرشد، اُستاد، شاگرد اور ماتحتوں کے حقوق کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کی؟ ﴿کیا ہم سعادت مند بیٹا، شفیق باپ، مثالی شوہر، بے ضرر پڑوسی، مرید صادق، کامیاب اُستاد، مثالی طالب علم اور بہترین نگران بننے میں کامیاب ہو سکے؟﴾ کہیں کسی کو بُرا بھلا کہنے، کسی کو گالی دینے کی عادت تو نہیں؟ ﴿کسی پر تہمت تو نہیں لگائی؟﴾ کسی کی غیبت تو نہیں کی؟ ﴿کسی کا مال ناحق تو نہیں کھایا؟﴾ کسی کو (بلا اجازت شرعی) تکلیف تو نہیں دی؟ ﴿کسی کو مارا پینا تو نہیں؟﴾ کسی کا قرض تو نہیں دبا لیا؟ ﴿کسی کی چیز عاریتاً لے کر واپس کرنا بھول تو نہیں گئے؟﴾ کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ ﴿کسی کی چیز بلا اجازت باوجود اسے ناگوار گزرنے کے استعمال تو نہیں کی؟﴾ کسی ماتحت کی حق تلفی تو نہیں کی؟ اور کیا باوجود قدرت اس کی پریشانی کا کوئی حل نکالا؟ وغیرہ۔

[۱]..... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ص ۱۰۰۰، حدیث: ۵۹- (۲۵۸۱)

محاسبہ باعتبارِ حصولِ فرضِ علوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب غیبت کی تباہ کاریاں کے صفحہ 5 پر شیخِ طریقت، اَمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ فرماتے ہیں: سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط و مفسِّدات، پھر رمضان المبارک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو، اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قلبیہ (باطنی فرائض) مَثَلًا عاجزی و اخلاص اور توکل وغیرہ اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مَثَلًا تکبر، ریاکاری، حسد و غیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ مَهْلِكَاتٍ یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان وغیرہ کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنا بھی فرض ہے تاکہ ان گناہوں سے بچا جاسکے۔^①

①..... غیبت کی تباہ کاریاں، ص 5

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ فرضِ علوم کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی ذات کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے: ﴿جن علوم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ کیا ان کو حاصل کر لیا؟﴾ ان کے حصول کیلئے کس قدر کوشش کی؟ ﴿فرضِ علوم کے حصول کے اسباب و ذرائع کو اختیار کیا یا نہیں؟﴾ فرضِ علوم کے حصول کیلئے مدنی مرکز کی طرف سے جو مختلف کورسز یا فرضِ علوم کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان میں شرکت کرتے ہوئے فرضِ علوم حاصل کرنے کی کوشش کی؟ ﴿فرضِ علوم سے مالا مال مکتبۃ الحدیثہ کی مطبوعہ کتب مثلاً بہارِ شریعت، نماز کے احکام، غیبت کی تباہ کاریاں، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، جہنم میں لے جانے والے اعمال وغیرہ کا مطالعہ کر لیا؟﴾ مدنی مرکز کی طرف سے جس شعبے میں ذمہ داری عطا کی گئی، اس شعبے کے متعلقہ ضروری شرعی مسائل کا علم حاصل کر لیا؟ ﴿اسی طرح جو جس شعبے میں ذمہ داری پریا اس میں اجر ہیں انہیں بھی اپنا محاسبہ کر لینا چاہئے کہ اس شعبے کے متعلق ضروری فرضِ علوم حاصل کرنے میں کامیابی ملی یا نہیں؟

تنظیمی کاموں میں محاسبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام آخرت میں کامیابی کا بہترین ذریعہ ہیں، پابندی کے ساتھ مدنی کام کرتے رہنے سے إِنَّ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دل میں گناہوں سے نَفَرَت، نیکیوں کی طرف رَعْبَت اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنتوں سے محبت پیدا ہوگی۔ لیکن مدنی کاموں سے کما حقہ نوا آمد اسی صورت میں

حاصل ہوں گے، جب ہم مدنی مرکز کے عطا کئے گئے طریقہ کار کے مطابق جدول بناتے ہوئے وقت دے کر مدنی کاموں کو مضبوط کریں گے۔ اس سلسلے میں مدنی مرکز کی طرف سے ہمیں جو ذمہ داریاں عطا کی گئیں ہیں ان کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً ان کا جائزہ لیتے رہنا از حد ضروری ہے۔

ہم سب کو چاہئے کہ اپنے مدنی کاموں کی بھی روزانہ فکرِ مدینہ کیا کریں کہ آج مجھے کیا کیا مدنی کام کرنے تھے؟ اور کیا کیا ہوئے؟ اس طرح روزانہ اپنی ذات کا محاسبہ کرتے رہنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی کاموں کو مضبوط کرنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔

ہم سب مسجد بھر و غیر سیاسی تحریک سے وابستہ ہیں، کوئی کسی ذمہ داری پر تو کوئی کسی ذمہ داری پر، ہم سب وقتاً فوقتاً اپنی ذمہ داری کے مطابق اپنے مدنی کاموں کا بھی جائزہ لیتے رہیں کہ کیا واقعی میں اپنی ذمہ داری کا حق ادا کر رہا ہوں کہ نہیں؟ جتنا وقت دیکر میں مدنی کام کو آگے سے آگے بڑھا سکتا ہوں، کیا اسکے مطابق میری ترقی کی رفتار ہے کہ نہیں؟ مجھے مدنی مرکز کی طرف سے جو اہداف دیئے گئے ہیں، کیا ان اہداف کے مطابق میری کوشش و دلچسپی بھی ہے کہ نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اسی خوش فہمی میں دن رات بڑی تیزی کے ساتھ گزرتے جا رہے ہوں کہ ابھی تو ذمہ داری کا اتنا عرصہ باقی ہے، میرے ذیلی حلقے / حلقے / علاقے / ڈویژن میں، شعبے میں بہت کام ہو رہا ہے، میرے علاوہ باقی اسلامی بھائی بھی تو مدنی کام کر رہے ہیں نا، اگر کبھی ایسا خیال آئے تو فوراً جھٹک دینا چاہئے اور

روزانہ مساجد میں ہونے والے اس اعلان پر غور کر کے اپنے جَدْوَل کا، اپنے مدنی کاموں کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، کیا اعلان ہوتا ہے؟ آئیے سنجیدگی کے ساتھ کان لگا کر سُنئے! حضرات ضروری اعلان سُنئے! فلاں کا انتقال ہو گیا ہے، نمازِ جنازہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

جی ہاں! جیسے آج ہم کسی کے انتقال کا اعلان سنتے ہیں، اسی طرح کل ہمارا اعلان کوئی اور سُن رہا ہوگا، نہ جانے کن کن الفاظ سے ہمیں یاد کیا جا رہا ہوگا، اے کاش! نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتے ہوئے ایمان و عاقبت کے ساتھ مدینہ پاک میں موت اور جنتِ البقیع میں مدفن نصیب ہو جائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں | مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مرکزی مجلس شوریٰ اور مدنی مذاکروں سے

ماخوذ تنظیمی کاموں میں محاسبہ کے مدنی پھول

کبھی کبھی اندھیرے میں اکیلے ہو کر اپنا محاسبہ کریں، ذمہ داری میں ہونے والی کوتاہیوں پر غور کیا کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور بطور مجرم پیش کریں اور رو کر معافی مانگیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں اور دُعا کریں: یا اللہ مجھے نَزَم دل کر دے اور ذمہ داری نبھانے والا بنا دے، تیرا اور تیرے بندوں کے حقوق ادا کرنے والا

بنادے۔^① جس پر کوئی ذمہ داری ہو اُس کو اپنے کام کی فکر کرنی چاہئے۔^② اپنی گفتگو پر غور و فکر کیا کریں کہ میں نے کیا اور کیوں بولا؟^③ کس سے کون پوچھ پگچھ اور مُحاسبہ کرے گا؟ اس کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ نظام میں خلل واقع ہونے کا امکان ہے۔^④ جو کام شروع کر لیا ہے اسکا جائزہ لینا اور کمزوری دور کرنا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔^⑤ کہاں خاموش رہنا ہے اور کہاں بولنا ہے؟ دونوں کی آگاہی ضروری ہے، اس آگاہی اور مزید گفتگو کے آداب سیکھنے کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل میٹھے بول، خاموش شہزادہ اور کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کا بغور مطالعہ کرتے رہیں۔ پڑھنے کے دوران اپنا مُحاسبہ بھی کرتے جائیں۔^⑥

اللہ پاک ہمیں بے حساب بخشے جانے والوں میں شامل فرمائے۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لبائے کو لجانا کیا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۴ھ بمطابق اگست 2013ء

②..... مدنی مذاکرہ، ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق یکم مارچ 2015ء

③..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 مارچ 2015ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بمطابق مئی 2013ء

⑤..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام 1437ھ بمطابق اگست 2016ء

⑥..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی 2014ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

8- سیکھنے کا جذبہ

دُرود شریف کی فضیلت

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عاقبتِ نشان ہے:
مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پل صراط پر نور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر 80 بار دُرودِ پاک پڑھے اُس
کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔^①

نور ہے، شمعِ پُرِضیا ہے دُرود	حشر کی تیرگی سیاہی میں
راہِ جنت کا رہنما ہے دُرود ^②	چھوڑیو مت دُرود کو کافی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سیکھنے کا بے مثال جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقولہ ہے: جو بلندیاں چاہتا ہے اسے چاہئے کہ راتوں کا سکھ
چین تڑک کر دے۔ مگر یاد رکھو! بلند پرواز کے لئے بلند ہمتی کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ
جو شخص بغیر محنت و مَشَقَّت کے بلندیوں کو چھونا چاہتا ہے وہ اپنی عمر کو ایک محال (ناممکن) کام
کیلئے ضائع کر رہا ہوتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: ہر بندہ اپنے ارادے کے مطابق ہی بڑے

①.....مسند فردوس، باب الصاد، ۲/۴۰۸، حدیث: ۳۸۱۴

②.....کافی کی نعت، ص ۳۹

بڑے اُمور تک پہنچتا ہے اور جو جس قدر ہمت والا ہوتا ہے وہ اسی قدر بلند مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے اور کم ہمت افراد کو چھوٹے چھوٹے کام بھی بہت بڑے معلوم ہوتے ہیں مگر باہمت افراد کی نظر میں بڑے سے بڑا کام بھی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وہ ہستی ہیں جنکے والد ماجد حضورِ انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں تو والدہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا ميمونہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی بہن ہیں۔ آج ہم آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حَبِيبُ الْأُمَّةِ یعنی مسلمانوں کے بہت بڑے عالم کے لقب سے جانتے ہیں، آپ نہایت حسین عالم و فقیہ اور مجتہد تھے، امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو اپنا مشیر خاص بنا رکھا تھا اور ہر بات میں جلیل القدر صحابہ کے ساتھ آپ سے بھی مشورہ کرتے تھے۔ مگر آپ کو یہ مرتبہ کیسے ملا؟ کیا محض سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نسبت سے یا خاندانی عظمت و شرافت کے باعث؟ آئیے! ان کی کہانی انہی کی زبانی سنتے ہیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا جب وصالِ ظاہری ہوا تو حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے ایک انصاری سے کہا: چلو ہم اَصْحَابِ رَسُولِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے علم حاصل کریں کیونکہ ابھی تو وہ بہت ہیں۔ وہ انصاری کہنے لگے: اے ابن عباس! اتنے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری کیا ضرورت پڑے گی؟ چنانچہ (حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے

ہیں) میں اکیلا ہی علم حاصل کرنے میں لگ گیا۔ جب بھی مجھے پتا چلتا کہ فلاں صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس فلاں حدیث ہے میں اُن کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ قبیلے میں (یعنی آرام کر رہے) ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا، ہوا چلتی تو میرا چہرہ گرد آلود ہو جاتا۔ جب وہ صحابی باہر تشریف لاتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو مُتَأَثِّرٌ ہو کر کہتے: اے رَسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چچا کے بیٹے! آپ کس لئے تشریف لائے ہیں؟ مجھے پیغام بھیجا ہوتا میں آپ کی خِدْمَت میں حاضر ہو جاتا۔ میں کہتا: میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ آپ کے پاس آؤں، میں آپ سے حدیث دریافت کرنے آیا ہوں۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحابِ رسول رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ دُنیا سے رُخَصْت ہو گئے تو وہی انصاری جب مجھے دیکھتے کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے تو حَسْرَت سے کہتے: ابنِ عَبَّاس! تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔^①

کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سَيِّدُنا عبد اللہ بن عَبَّاس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جَبْرُ الْأُمَّة یعنی مسلمانوں کے بہت بڑے عالم ہونے کے مرتبے پر کیسے فائز ہوئے؟ بلاشبہ انہوں نے کچھ پانے کے لئے اپنے حَسَب کی پروا کی نہ نَسَب کی اور جب بھی کچھ سیکھنے کی حاجت ہوتی تو سکھانے والے کے در پر حاضر ہو جاتے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کنواں کبھی پیاسے کے پاس چل کر نہیں آتا بلکہ ہمیشہ پیاسے کو ہی اپنی پیاس بجھانے کے لئے

[۱]..... دارمی، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم... الخ، ص ۱۶۰، حدیث: ۹/۵۷۴ مفہومًا

کنویں کے پاس آنا پڑتا ہے۔ یوں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کچھ پانے کیلئے جو مثال قائم کی وہ قابلِ تقلید ہے۔ تاریخ میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جہاں سکھانے والوں نے بعض سیکھنے والوں کے حَسَب و نَسَب اور مقام و مرتبہ کا لحاظ کئے بغیر انہیں احسن طریقے سے یہ اصول بتایا کہ سیکھنے کے لئے ہمیشہ کنویں کے پاس جایا جاتا ہے نہ کہ کنواں پیاسے کے پاس چل کر آتا ہے، جیسا کہ جب خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت سَيِّدَنَا اِمَامِ مَالِكِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے عَرْض کی: اے ابو عبد اللہ! آپ ہمارے پاس آیا کریں تاکہ ہمارے بچے آپ سے مُوَطَّأً پڑھیں۔ تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک امیر کو عزت دے! یہ علم آپ لوگوں سے نکلا ہے۔ اگر آپ اسے عزت دیں گے تو عزیز ہو گا اور رُسُوَا کریں گے تو ذلیل ہو گا اور (ہاں) علم کسی کے پاس نہیں آتا بلکہ لوگ علم حاصل کرنے جاتے ہیں۔ اس پر خلیفہ نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اپنے بچوں سے کہا کہ مسجد میں جا کر دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر مُوَطَّأً سنا کرو۔^①

ہے عالم کی خِدْمَت یَقِيْنًا سَعَادَت | ہو تَوْسِيْقِ اِس کی عطا یا الہی^②
 صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

اسلاف کا جذبہ اور ہماری حالتِ زار

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اسلاف سیکھنے سکھانے کا کس قدر جذبہ رکھتے تھے، ان کے پیشِ نظر ہمیشہ رضائے خداوندی رہی اور انہوں نے کبھی اپنے

① احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب الثانی، بیان العلم الذی ہو فرض الکفایة، ۱/ ۴۴

② وسائلِ بخشش (مترجم)، ص ۱۰۳

نفس کی طرف نہ دیکھا، یہی وجہ ہے کہ آج تاریخ میں ان کا نام سنہری حُرُوف سے درج ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے سیکھنے کے دوران اپنے مرتبے کو دیکھا نہ حضرت سیدنا امام مالک رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نے سکھانے کے لئے خلیفہِ وَقْتِ کے مرتبے کا خیال کیا۔ یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے اور یہی نہیں بلکہ کچھ سیکھنے کے لئے انہیں دور دراز کا سفر بھی کرنا پڑا تو انہوں نے کبھی اس سے گریز نہ کیا۔ جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابوالیوبِ اَنصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سَیِّدُنا عَقبَةَ بنِ عامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مَحْضِ ایک حدیثِ پاک سننے کے لئے مدینہ مُنَوَّرَہ سے مَضَرَ کا طویل سفر کیا اور پھر وہ حدیث سنتے ہی وہاں ایک لمحہ ٹھہرے بغیر مدینہ مُنَوَّرَہ واپس چلے آئے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ نُفُوسِ قَدَسِیَہ اُس کٹھن دور میں عِلْمِ حَاصِلِ کرنے کے لئے سفر کرتے تھے جب سفر اونٹ، گھوڑے پر یا پیدل کیا جاتا تھا اور منزل تک پہنچنے میں کئی روز اور کبھی کئی ماہ بھی صرف ہو جاتے تھے، کچھ سیکھنے کی خاطر راستے میں آنے والی ہر تکلیف کو وہ خندہ پیشانی سے بَرَدَاشْتِ کر لیتے۔ مگر افسوس! آج جب سفر کرنا نہایت ہی آسان ہو چکا ہے اور مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے، پھر بھی اس آسانی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ ہاں! حُصُولِ دُنْیَا کیلئے اس آسانی کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ دولت کمانے کے لئے لوگ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے نجانے کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ مال کمانے کی عَرَضِ سے ماں باپ، بیوی بچوں

①..... مسند احمد، مسند الشامیین، ۳۸۸- حدیث عقبہ بن عامر، ۴/۲۲۰، حدیث: ۷۹۱۷ اما خودًا

سب سے جدائی گوارا کر لیتے ہیں۔ خوب کماتے ہیں، بینک بیلنس بڑھاتے ہیں، ہر وقت مال و دولت کے ڈھیر کے سہانے سنے دیکھتے رہتے ہیں، دولت بڑھانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں۔ شب و روز مال ہی کے جال میں پھنسے رہتے ہیں۔

مُفلس و نادار ہوں کر دو کرم	آہ! پلے کچھ نہیں حُسنِ عمل!
ناقص و بیکار ہوں کر دو کرم ^①	جذبہ حُسنِ عمل ہے اور نہ علم

آہ! حُبِ مال میں ہر ایک آج سفر کرنے کے لئے بے قرار اور سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ اسلام کی سر بلندی کے لئے نیکی کی دعوت پیش کرنے کے لئے کون اپنے گھر سے نکلے۔ آہ! صد آہ!

وہ مرد مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو | ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستی کردار

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اس پُر فتن دور میں بلاشبہ تَبْلِيغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول ہمارے لئے کسی نعمتِ بے بہا سے کم نہیں، کیونکہ اس مدنی ماحول نے ہمیں یہ مدنی مقصد عطا فرمایا ہے: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس عظیم مدنی مقصد کا حصول اسی طرح ممکن ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر وہ طریقہ سیکھنے سکھانے کی کوشش کریں جس سے ہر

طرف مدنی ماحول کی دھوم مچ جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! دُعوتِ اِسْلَامِی اپنے 100 سے زائد شعبہ جات کی شکل میں ہمارے لئے سیکھنے سکھانے کے جذبے کی تسکین کا سامان ہی فراہم نہیں کر رہی بلکہ اپنے تمام ذمہ داران و دیگر متعلقین کے لئے تقریباً زندگی کے ہر شعبے سے متعلق بنیادی دینی معلومات سیکھنے سکھانے کے مواقع اور آسانیاں بھی مہیا کر رہی ہے۔

سیکھنے کے لئے چند بنیادی باتیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سیکھنے کے لئے چند باتیں بہت ضروری ہیں:

① صلاحیت و اہلیت

سب سے پہلے یہ دیکھنا انتہائی ضروری ہے کہ جو کچھ ہم سیکھنا چاہتے ہیں کیا ہم اسکے اہل ہیں یا نہیں؟ کیونکہ ہم پانی میں تیرنا تو سیکھ سکتے ہیں مگر ہوا میں اڑنا ہمارے بس میں نہیں۔ چنانچہ جو کام ہمارے بس میں ہے اسے بھرپور انداز میں بتدریج (آہستہ آہستہ) سیکھنا چاہئے، یعنی اگر ہم بہترین مبلغ بننا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہم پر لازم ہے کہ خود کو ایک ایسا بچہ تصور کریں جو ابھی بولنا سیکھ رہا ہے اور جس طرح اسے ایک ایک لفظ کئی کئی بار دہرا کر اس کے والدین وغیرہ بولنا سکھاتے ہیں، اسی طرح پہلے ہمیں مسجدِ دَرس، چوکِ دَرس اور دیگر ہفتہ وار اجتماعات وغیرہ میں اپنی شرکت کو لازمی بنانا ہو گا تاکہ ہم مبلغین کے انداز بیان پر غور فرما کر دَرس و بیان کا طریقہ سیکھنے کی کوشش کریں، مدنی قافلوں میں مسلسل شرکت بھی اچھا مبلغ بننے میں بہترین معاون ہے۔

② جذبے کا ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ سیکھنے کے لئے اس کام سے دلچسپی اور جذبہ (Passion) ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جذبہ جو ان ہو تو کبھی سستی کا شکار نہیں ہونے دیتا اور بندے کی نگاہ ہر وقت اپنی منزل پر ہوتی ہے، چنانچہ واقعی اگر ہمیں کچھ سیکھنا ہے تو اس کیلئے دل میں حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کا سا جذبہ پیدا کرنا ہو گا۔

سدا کرتا رہوں سنت کی خدمت | مرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو ①

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

③ صحبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیکھنے کا ایک اہم ذریعہ صحبت بھی ہے۔ یعنی بہت سے ایسے کام ہیں جو کسی کی صحبت کے بغیر نہیں سیکھے جاسکتے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے جملہ مدنی کاموں میں خود شریک ہو کر بغور مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ تنظیمی طریقہ کار کے مطابق کون کیا اور کیسے عمل کر رہا ہے، اس طرح ہمیں اپنی خوبیوں اور خامیوں کا محاسبہ کرنے کا بھی خوب موقع ملے گا اور یوں ہم اچھے طریقے سے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے سکیں گے۔

میں نام پر تیرے واری جاؤں | میں عشق میں تیرے سر کٹاؤں
 دو ایسا جذبہ دو ایسی ہمت | نبی رحمت شفیع اُمّت ②
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

④ تکرار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی کام سیکھنے کے بعد یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کو بار بار دہرایا جائے، ورنہ اس کام میں پختگی پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہیں اور کبھی بھی سستی کا مظاہرہ نہ کریں۔ دن ہو یا رات، صُبح ہو یا شام دَعْوَتِ اِسْلَامِی جب بھی اور جہاں بھی ہماری موجودگی چاہتی ہے ہمیں وہاں ہونا چاہئے۔ دَعْوَتِ اِسْلَامِی کا چونکہ ہر کام شریعت کے تابع اور اشاعتِ دین کے لئے ہوتا ہے اس لئے ہمارا ہر لمحہ سیکھنے سکھانے میں صرف ہونا چاہئے، مثال کے طور پر صُبح سویرے اٹھ کر جب آپ نمازِ فَجْر کے لئے مسجد کی طرف جائیں تو راستے میں صدائے مدینہ کی ترکیب بناتے جائیں اور اگر صدائے مدینہ کا کوئی تجزیہ نہیں تو جو اِسْلَامِی بھائی یہ مدنی کام کر رہے ہیں ان کے ساتھ شریک ہو جائیں، یوں ان کے ساتھ مل کر صدائے مدینہ کی ترکیب بنائیں گے تو جلد ہی صدائے مدینہ سیکھ جائیں گے اور پھر آپ خود بھی اس قابل ہو جائیں گے کہ مزید اسلامی بھائیوں کو صدائے مدینہ کی تربیت دے سکیں۔ پھر نمازِ فَجْر کے بعد مدنی حلقہ لگائیے کہ جس میں درسِ فیضانِ سنت، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کنزالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان، بعدہ شجرہ قادریہ رضویہ پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر تنظیمی کاموں میں شمولیت سے بھی آپ کو بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا، بالخصوص مدنی مذاکروں اور مدنی مشوروں میں شُرکتِ آپ کی زندگی کو مدینے کے 12 چاند لگا دے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

کوشش جاری رکھئے!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کسی کام کو سیکھتے ہوئے پہلی بار ناکامی کا تجربہ ہونے کے بعد اگر اس کام کو دوبارہ کرنے کی کوشش نہ کی جائے تو وہ کام سیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا مدنی کاموں میں درپیش مشکلات سے گھبرانہ جائیں، بلکہ بار بار ہونے والی غلطیوں سے سبق حاصل کریں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد کامیابی آپ کے قدم چوم لے گی۔

کچھ سیکھنے سے محرومی کے اسباب

1 معاشی مجبور یوں کا بہانہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کچھ سیکھ کر آگے بڑھنا ہی نہیں چاہتے، بلاشبہ ہماری ترقی میں رکاوٹ کا باعث کوئی اور نہیں بلکہ ہم خود ہیں، کہیں ہماری معاشی مصروفیات ہمیں کچھ سیکھنے اور آگے بڑھنے سے دُور رکھنے کا معقول بہانہ فراہم کرتی نظر آتی ہیں تو کہیں دیگر مسائل کی الجھنیں۔ مگر یاد رکھئے! ہمارے اسلاف بھی معاشی مصروفیات و دیگر مسائل میں گھرے تھے مگر کچھ سیکھنے کا جو جذبہ ان میں تھا وہ افسوس ہم میں نہیں، یہی وجہ ہے کہ زندگی کی روزمرہ مصروفیات کا کوئی غڈنا انہیں علم کے حصول سے دُور نہ رکھ پاتا، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو علم حاصل کرے گا اللہ پاک اس کی مشکلات کو آسان فرمادے گا اور

اسے وہاں سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔^① یہی وجہ تھی کہ بعض صحابہ کرام نے اپنی زندگیوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیں جیسا کہ اصحابِ صفہ تھے، ان کا کام ہی سیکھنا سکھانا تھا، البتہ! باقی صحابہ نے بھی کبھی اپنی معاشی مجبوریوں کو حصولِ علمِ دین میں رکاوٹ نہ بننے دیا، جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا گھر مدینہ شریف سے کافی دور تھا اس لئے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روزانہ بارگاہِ نبوت میں حاضر نہ ہو سکتے، لہذا ایک دن اہل و عیال کی سفاکت و غیرہ کے اہتمام میں مصروف رہتے اور اس سے اگلے دن بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر حصولِ علمِ دین میں بسر کرتے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی نو امیہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے، ہم باری باری مکی مدنی سرکار صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابرکت میں (علمِ دین سیکھنے کیلئے) حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ انصاری صحابی حاضرِ خدمت ہوتے اور ایک دن میں، جس دن میں حاضر ہوتا اس دن کی وحی و غیرہ کی خبریں انہیں بتا دیتا اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو مجھے اس دن کی وحی کا حال بتا دیتے۔^②

2 عمر کی زیادتی کا بہانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ سیکھنے کے لئے وقت یا عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی بلکہ انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک علمِ دین سیکھنے کا حکم ہے، جیسا کہ بُزُرْگَانِ دِیْنِ رَجَبِہُمُ اللّٰہُ

①.....جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی فضل العلم، ۱/۱۹۹، حدیث: ۲۱۶ مفہومًا

②.....بخاری، کتاب العلم، باب التناوب فی العلم، ص ۹۷، حدیث: ۸۹ مفہومًا

انبیین سے مروی ہے: **أُطْلِبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمُهْدِ إِلَى اللَّحْدِ** علم حاصل کرو پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک۔^① اس لئے ہمیں جب بھی سیکھنے کا موقع ملے تو اس کیلئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور عمر کی زیادتی کو بہانہ نہ بنانا چاہئے۔ چٹمانچہ،

حضرت سیدنا قبیصہ بن مخارق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: اے قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہو گئی اور میری ہڈیاں کمزور پڑ گئیں ہیں، میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو میرے لئے مفید ہو، یہ سن کر سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے (ان کے جذبہ طلبِ علم دین پر بشارت دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم جس بٹھریا درخت کے قریب سے بھی گزرے ہو اس نے تمہارے لئے اِسْتِغْفَار کیا ہے۔^②

اسی طرح ایک مرتبہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایک صحابی سے مَحْوِ كَفْتُو تھے کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر وحی آئی کہ اس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقتِ عصر کا تھا۔ رَحْمَتِ عَالَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب یہ بات اس صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بتائی تو انہوں نے مُضْطَرِبٌ ہو کر التجا کی: **يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ**

①..... تفسیر روح البیان، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیة: ۶۶، ۲۷۵/۵

②..... مسند احمد، مسند البصریوں، ۸۵۹- حدیث قبیصہ بن مخارق عن النبی، ۳۱۲/۸، حدیث: ۲۱۱۳۳

وَالِهَ وَسَلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو اس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِسْتِغْلُ بِالْتَعَلُّمِ یعنی علم دین حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ علم سکھنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے ہی اُن کا اِسْتِغْلَال ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں: اگر علم سے اَفْضَل کوئی اور شے ہوتی تو رَسُولِ مَقْبُول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُس کا حُكْم ارشاد فرماتے۔^①

3 خوش فہمی کا شکار ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ سکھنے سے محرومی کا ایک سبب اس خوش فہمی کا شکار ہونا بھی ہے کہ مجھے تو پہلے ہی سب کچھ معلوم ہے، اس لئے سکھنے کی حاجت نہیں۔ شاید یہی وہ شیطانی وسوسہ ہے جو ہمیں ہفتہ وار اِجْتِمَاع و دیگر اجتماعات میں شُرُكَّت سے روکتا ہے اور اگر شریک ہوتے بھی ہیں تو ادھر ادھر پھرتے ہوئے اور دوستوں سے گپ شپ لگاتے ہوئے وقت ضائع کر کے بیان کی برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ امام غزالی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ اِحْيَاءُ الْعُلُومِ میں فرماتے ہیں کہ کسی دانا و عاقل مند شخص سے پوچھا گیا کہ بُرَاج کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: آدمی کا اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔^② چنانچہ،

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش فہمی و خود پسندی سے بچنے اور یہ مت سمجھو کہ آپ کو سب کچھ معلوم ہے اور سکھنے کی حاجت نہیں، کہیں آپ تکبر کی آفت میں مُبْتَلَانہ ہو جائیں،

①.....تفسیر کبیر، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ۳۱، ۴۱۰/۱

②.....احیاء علوم الدین، کتاب العلم، باب الرابع فی سبب اقبال... الخ، بیان آفات المناظرة... الخ، ۱/۶۶ مفہومنا

حالانکہ ایک مشہور روایت میں ہے کہ آقائے دو جہاں، سرور کون و مکاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جو مُعَلِّمِ کائنات ہیں، ایک بار مسجد شریف میں تشریف لائے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انفرادی عبادت کرنے والوں پر علم دین سیکھنے سکھانے میں مشغول صحابہ کرام کے حلقے میں تشریف فرما ہونے کو ترجیح دی۔^①

لہذا ہفتہ وار سنتوں بھر اِجْتِمَاع ہو یا ہفتہ وار مدنی حلقہ و مدنی مذاکرہ ہو، جب بھی اور جہاں بھی آپ کو موقع ملے، فضولیات میں مشغول ہو کر وقت ضائع مت کیجئے۔ اس لئے کہ بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ پاک نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی حسرت طویل ہو جائے اور جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اس کی بُرائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔^②

<p>نارِ جہنم سے تُو بچانا یارب آز پئے شاہِ مدینہ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!</p>	<p>خُلدِ بریں میں مجھ کو بسانا یا اللہ مری جھولی بھر دے صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ</p>
---	---

①..... دارمی، باب: فی فضل العلم و العالم، ص ۱۱۷، حدیث: ۲۸/۳۵۳

②..... تفسیر روح البیان، پ ۲، البقرة، تحت الآیة: ۲۳۲، ۱/۳۶۷

③..... وسائل بخشش (مترجم)، ص ۱۳۱

4 سستی و کم ہمتی کا طاری ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ سیکھنے سے محرومی کا ایک بہت بڑا سبب ہماری سستی و کم ہمتی بھی ہے، کیونکہ کچھ سیکھنے کے لئے پختہ اور مضبوط ارادوں کی بہت سخت ضرورت ہوتی ہے کہ جس طرح ایک چڑیا اپنے پروں کی مدد سے ہی فضا میں اڑ سکتی ہے بالکل اسی طرح ایک انسان کو بلند پرواز کے لئے بلند ہمتوں کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ جو شخص بغیر محنت و مشقّت کے بلندیوں کو چھونا چاہتا ہے وہ اپنی عمر کو ایک بہت مشکل کام کے لئے ضائع کر رہا ہے۔ لہذا یاد رکھئے! زندگی کے یہ دن عارضی ہیں، انہیں غنیمت جان کر ان سے فائدہ اٹھائیے کہ عارضی چیز ہمیشہ نہیں رہتی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: ہر بندہ اپنے ارادے کے مطابق ہی بڑے بڑے امور تک پہنچتا ہے جس میں جتنی بزرگی ہوگی وہ اسی قدر بلند مرتبہ کو پہنچے گا۔ کم ہمت افراد کو چھوٹے چھوٹے کام بھی بہت بڑے معلوم ہوتے ہیں اور باہمت افراد کی نظر میں بڑے سے بڑا کام کوئی وقعت نہیں رکھتا۔^①

اللہ پاک ہمیں فرض و واجب علوم اور 12 مدنی کام وغیرہ سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

9- تقسیم کاری

دروود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اسکے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا جو اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔^①

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

کام کی مبارک تقسیم

ایک مرتبہ کسی سفر میں سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو تھوڑا تھوڑا کام آپس میں تقسیم کر لیا۔ کسی نے اپنے ذمے ذبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اتارنے کا اور کوئی پکانے کا ذمہ دار ہو گیا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لکڑیاں جمع کرنا میرے ذمہ ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ عَرْض گزار ہوئے، یَا رَسُولَ اللهُ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ بھی ہم ہی کر لیں گے۔ ارشاد فرمایا: یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ آپ حضرات یہ کام بھی کر لیں گے۔ مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ آپ لوگوں میں نمایاں رہوں اور

①.....حلیۃ الاولیاء، ۳۹۴- ابراہیم بن ادھر، ۴۸/۸، الرقم: ۱۱۳۴۱

اللہ پاک بھی اس کو پسند نہیں فرماتا۔^①

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 422 صفحات پر مشتمل کتاب رسائل و دعوتِ اسلامی (حصہ اول) صفحہ 272 پر اس روایت کے بعد کچھ یوں تحریر ہے: پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے کتنے پیارے انداز میں کام تقسیم کر لیا۔ یہ سب مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تربیت کا اثر تھا کہ یہ انداز صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی مُسْتَقِل طبیعت بن گیا۔ ہجرت کا سفر ہو یا حج کا موقع، غزوات ہوں یا دعوتِ اسلام عام کرنے کیلئے راہِ خدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلے، یہ نفوسِ قدسیہ ہمیشہ اپنے اُمورِ صلاحیتوں کے مطابق آپس میں تقسیم فرمایا کرتے اور ہر ایک اسلام کی پُر خُلوَص و بے لوث خِدْمَت کیلئے خود کو پیش کر کے اپنی ذمہ داریاں اَحْسَن طریقے سے سرانجام دینے کی بھرپور سعی کرتا۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی عاجزیِ اِخْتِیَار فرماتے ہوئے اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کیلئے عملی طور پر ان اُمور میں شُرُکَت فرمایا کرتے جیسا کہ ہم نے سنا۔ اس طرح رہتی دنیا تک کے لئے ہمیں بھی کیسا عمدہ لائحہ عمل عطا فرمادیا گیا کہ حَتَّى الْاَهْلُکَانَ ہر کام تقسیم کاری کے ذریعے کیا جائے۔ جو جس کام کی صلاحیت و لیاقت رکھتا ہو، اس میں خدمات سرانجام دے اور یہی طریقہ کار فطری نظام سے زیادہ قریب ہے۔ مثلاً انسان کے جسمانی نظام ہی کو لے لیجئے کہ اللہ پاک کی حِکْمَتِ بالغہ اور قُدْرَتِ کاملہ سے انسانی جسم میں

①..... شرح زرقانی، المقصد الثالث، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ تعالیٰ بہ... الخ، ۶/۲۸ ملخصاً

بیک وقت نظام انہضام (کھانا ہضم کرنے کا نظام)، نظام تنفس (سانس لینے کا نظام)، نظام اعصاب اور نظام اخراج وغیرہ کے تحت بہت سے تخریبی و تعمیری معاملات ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر نظام مخصوص اعضاء کی مخصوص کارکردگیوں پر مشتمل تقسیم کار کا ایک لاجواب نمونہ ہے۔

تقسیم کاری کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں کوئی بھی ادارہ، کارخانہ (Factory) یا تنظیم جہاں بڑی تعداد میں لوگ کام کرتے ہوں وہاں اس ادارے یا تنظیم کے جملہ کاموں کو اچھے طریقے سے سرانجام دینے اور کم وقت میں مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے اس ادارے یا تنظیم کے افراد میں کاموں کی تقسیم کاری ضروری ہے کیونکہ اس ادارے یا تنظیم کے تمام کاموں کو فرد واحد یا دو تین افراد بغیر کسی کی مدد کے بروقت پورا کر دیں ایسا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ لہذا تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی جس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگ وابستہ ہیں اور اس کا مدنی پیغام دنیا کے تقریباً 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے اور اس مدنی پیغام کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تقریباً 103 شعبہ جات کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے، جیسے جیسے مدنی کام بڑھتا جا رہا ہے ویسے ہی تقسیم کاری کی ضرورت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ چونکہ بعض اوقات بڑی ذمہ داری والے اسلامی بھائیوں پر مدنی کاموں کی مہر و فیت کا بوجھ بڑھ جاتا ہے نتیجتاً شعبہ / کابینہ / زون کو بھرپور وقت دینا مشکل ہو جاتا ہے، اس سے مدنی کاموں کے ساتھ

ساتھ ذمہ دار کی شخصیت کو بھی تنظیمی لحاظ سے ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہذا تقسیم کاری کے ذریعے ہم دعوتِ اسلامی کے تمام مدنی کام اچھے، آسان اور منظم انداز میں کر سکتے ہیں، کم وقت میں مطلوبہ نتائج حاصل کر کے اپنا کام تیز تر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ علاقوں میں مدنی پیغام عام کر سکتے ہیں، کثیر تعداد میں نئے اسلامی بھائی تربیت و تجربہ حاصل کر کے ذمہ داران کے نعم البدل بن سکتے ہیں، مدنی مرکز کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والے مدنی پھولوں، مختلف تنظیمی اصولوں کی بروقت ترسیل اور کارکردگی لینے کی مضبوط ترکیب بھی تقسیم کاری کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔

تقسیم کاری کا بہترین وقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ اس بات کو محسوس فرمائیں کہ ذمہ داری کے باعث مضمر و فیئت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ مختلف مدنی کاموں کے اہداف کی تکمیل، کارکردگی کا تنقیدی جائزہ لے کر کمزوریوں کو دور کرنے، مدنی کام کو مزید آگے سے آگے بڑھانے کے نئے نئے اقدامات کرنے کے لئے وقت کم پڑ رہا ہے اور کثیر تعداد میں ایسے اسلامی بھائی بھی موجود ہیں جو قابلِ اعتماد، اہل، سمجھدار اور وقت دینے والے بھی ہیں تو یہ مدنی کاموں اور ذمہ داریوں کی تقسیم کا بہترین وقت ہے۔ اگر آج مدنی کام کسی کو سپرد کئے جاسکتے ہیں (تو کر دیجئے) کل کا انتظار نہ کیجئے، تاکہ تاخیر سے تقسیم کاری کر کے کوئی تنظیمی نقصان ہو جانے کی صورت میں کہیں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔^①

①..... رسائلِ دعوتِ اسلامی (حصہ اول)، مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۲۹۶ ہصرف

تقسیم کاری کا مقصد

تقسیم کاری کا مقصد اسلامی بھائیوں کو ذمہ داریاں دے کر شب و روز مدنی کاموں میں مصروف رکھنا ہی نہیں بلکہ اس سے نظام کی بہتری اور مدنی کاموں کی ترقی کا حصول مطلوب ہے۔ 12 مدنی کام مثلاً مدنی قافلے، ہفتہ وار مدنی دورہ، مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ وغیرہ اور مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریق کار کے مطابق ماہانہ پیشگی جدول بنانا اور اس پر عمل کرنا سرفہرست ہے۔ اگر ہم اس طرح سے مدنی کاموں کی ذمہ داریاں اسلامی بھائیوں کے سپرد کریں گے تو طویل المیعاد مدنی کاموں کی کارکردگی پر تفکّر، کمزوریوں کو دور کرنے کے اقدامات پر سوچ و بچار اور اہداف وغیرہ کی تکمیل کیلئے خوب کوشش کرنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ^①

تقسیم کاری کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مدنی کاموں کی تقسیم کاری میں فوائد ہی فوائد اور برکات ہی برکات ہیں۔ اس سے ماتحت اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت، نِعْمَ الْبَدَل (مُتَبَادِل) کی تیاری، صدقہ جاریہ کی برکت، نئے اور پرانے اسلامی بھائیوں سے رابطوں کی ترقی، دین کے معاملے میں غور و فکر کے لئے فرصت و وقت کے ساتھ ساتھ مدنی کاموں کو انتہائی خوبصورتی سے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت بھی حاصل ہوگی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

①..... رسائل دعوت اسلامی (حصہ اول)، مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۳۰۱، تبصر

نقصان کا سبب بننے والے چند امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی کاموں کی تقسیم کاری میں فوائد تو ہیں مگر ذریعہ ذیل امور ایسے ہیں جن سے نقصان ہو سکتا ہے:

✽ کسی کو اُس کی طاقت و ہمت سے زیادہ کام دینا، مثلاً اگر کسی میں ایک ہی ذمہ داری نبھانے کی اہلیت ہے، وقت بھی کم دے سکتا ہے، مگر اس کے باوجود ایک سے زائد ذمہ داریاں دے دینا۔ ✽ مدنی مشوروں کا نہ ہونا یا عرصہ دراز کے بعد مدنی مشورے ہونے کے نتیجے میں پوچھ گچھ کے نظام کا کمزور ہونا۔ ✽ اپنے اسلامی بھائی پر بیجا تنقید، نکتہ چینی اور دل آزاری کرنے والا رویہ اختیار کرنا۔ ✽ اہداف، اس کی مدت تکمیل اور صلاحیتوں کو مد نظر رکھے بغیر تقسیم کاری کرنا۔ ✽ اپنے مدنی مشوروں میں کسی ذمہ دار کی غلطی کو ہدف بنا کر بار بار اُس کو شرمندہ کرنا۔ ✽ پوچھ گچھ اور مدنی تربیت جیسے اہم مدنی کام کو کسی غیر تربیت یافتہ کے ہاتھ میں دے دینا۔ ✽ اپنے ماتحت ذمہ دار سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات میں بد اخلاقی کا مظاہرہ کرنا۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مدنی کاموں کی تقسیم کاری کے فوائد و نقصانات کو ملاحظہ فرمایا، لیکن یاد رکھئے! اگر تقسیم کاری سے بھرپور فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ذمہ داری دیتے ہوئے تقسیم کاری کے ذریعہ ذیل تقاضوں کا پورا کرنا انتہائی ضروری ہے۔

①..... رسائل و دعوت اسلامی (حصہ اول)، مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۳۲۲ بتیغیر

تقسیم کاری کے تقاضے

① صلاحیتوں کے مطابق ذمہ داریوں کی تقسیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقسیم کاری کے عمل کو بہتر بنانے اور اس سے بہتر مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تقسیم کاری صلاحیتوں کے مطابق کی جائے۔ یعنی اسلامی بھائیوں کی دلچسپی، تجربات اور قابلیت کے مطابق انہیں مدنی کاموں کی ذمہ داریاں دی جائیں۔ تاکہ مدنی کاموں کے مدنی نتائج کی بہتری کے ساتھ ساتھ ذمہ دار کی تنظیمی صلاحیتوں کو بھی مدنی نکھار نصیب ہو۔ اس سلسلے میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا فرمان اور عمل ہمارے لئے بہترین رہنما ہے۔ کیونکہ آپ جب بھی کسی کو ذمہ داری دیتے تو اس کی صلاحیتوں کے مطابق ہی دیتے تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: مجھ سے میری امانت اور عہدے کے بارے میں پوچھا جائے گا، میں اپنی امانت کو کسی ایسے شخص کے سپرد نہ کروں گا جو اس کا اہل ہی نہیں ہے اور نہ ہی میں نااہل کو کوئی منصب دوں گا، میں یہ منصب صرف اسی کو دوں گا جو امانت کی ادائیگی، مسلمانوں کی عزت و توقیر میں رنجبت رکھتا ہے۔^①

ایک مدنی مذاکرے میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار و نگران بنانے کے حوالے سے کچھ مدنی پھول ارشاد فرمائے، ان کا خلاصہ پیش خدمت ہے: اگر کوئی اسلامی بھائی عمامہ کی پابندی کرتا ہو نہ سفید لباس

①..... الفعات لابن حبان، استخلاف عمر بن الخطاب، اول خطبة خطبها عمر... الخ، ۲/۱۹۸، املقطا

کی، مگر اس میں ذمہ دار و نگران بننے کی صلاحیت ہو تو اسے ذمہ دار بنانے میں خرچ نہیں، بشرطیکہ اس کی ڈاڑھی سنت کے مطابق ہو، نمازی، نیک طبیعت اور دیندار ہو، کرپٹ، پیسے کھانے والا، سود خور اور فاسقِ مغلن نہ ہو۔

② مدنی تربیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تربیت سے طبیعت بنتی ہے، اچھی صحبت سے مزاج میں بھی تبدیلی آجاتی ہے، اس لئے جن اسلامی بھائیوں میں مدنی کام تقسیم کریں، ان کی لازماً مدنی تربیت بھی فرمائیں، اس کے لئے ہمیں وقت دینا ہوگا۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ لوگوں کی تربیت پر ایک گھنٹہ خرچ کر کے آپ اپنے کئی گھنٹے بچا سکتے ہیں غیر تربیت یافتہ اسلامی بھائیوں کو مدنی کام سپرد کرنے کے سبب نہ صرف مطلوبہ نتائج سے محرومی ہو سکتی ہے بلکہ مدنی مرکز کی طرف سے دیئے گئے اہداف بھی بروقت پورے ہونے میں تاخیر ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس عمل سے آپ کو اپنے نگران کے سامنے بار بار شرمندہ ہونا پڑے، لہذا اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو احسن طریقے سے سمجھاتے رہیں، ان کی مدنی تربیت فرماتے رہیں۔ اس میں ہرگز سستی نہیں ہونی چاہئے۔ یقیناً مسلمان کو سمجھانا فائدہ دیتا ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ملنے والے مدنی تربیت کے متعلق چند مدنی پھول اپنے دل کے مدنی گلہ سے میں سجالے:

✽ مدنی کام والا شعبہ ہو (جیسے 12 مدنی کام وغیرہ) یا ادارتی (جیسے جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ وغیرہ) ہر شعبے میں مدنی تربیت کا منظم نظام بنایا جائے۔ ✽ جو اسلامی بھائی تربیت

یافتہ ہوں، ان کو بڑی ذمہ داریاں دی جائیں۔ ❀ اُمیْر قَافِلہ بننے والے اسلامی بھائیوں کی بار بار مدنی تربیت ہونی چاہئے، کیونکہ یہ باعقل اور باکردار ہوں گے تو ہمارے مدنی قافلہ مضبوط ہوں گے اور شرکائے مدنی قافلہ باعقل بنیں گے۔^① اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ❀ نظام کو مضبوط کیجئے، اس کے لئے اہل اسلامی بھائی تلاش کر کے ان کی مدنی تربیت کیجئے۔ کسی کو بھی کوئی ذمہ داری دینے سے پہلے غور کیا جائے کہ کیا وہ شریعت کا پابند ہے؟ کیا یہ اس کام کا اہل ہے؟ یا وہ اس منصب کے تقاضے پورے کرنے والا ہے؟ کیا یہ اپنے کاموں میں تنظیمی طریقہ کار کے مطابق افتاکتب سے شرعی راہ نمائی لیتا ہے؟ کیا وہ مدنی عطیات خرچ کرنے میں شرعی تقاضے پورے کرتا ہے؟ کیا وہ محتاط فی الدین ہے؟ وغیرہ ❀ مدنی تربیت کا ایسا نظام بنائیں کہ آپ کے ماتحت امین، شریعت و تنظیم کے پابند ہوں۔ ❀ نعم البدل کو تیار کرنے کیلئے اہل اسلامی بھائی کی تربیت کیجئے۔ یہ کام آسان نہیں اس کیلئے کافی وقت دینا ہوگا۔^②

③ احساسِ ذمہ داری

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جن اسلامی بھائیوں میں آپ مدنی کام تقسیم کرنا چاہتے ہیں سب سے پہلے ان کے اندر احساسِ ذمہ داری کا جذبہ بیدار کرنا ہوگا۔

④ اعتماد

جن اسلامی بھائیوں میں مدنی کام تقسیم کیا جائے۔ اُن پر اس طرح اعتماد کریں کہ

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب الآخر ۱۴۳۳ھ بمطابق جنوری فروری ۲۰۱۶ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۵ء

آپ کے ماتحت کو بھی اس بات کا بخوبی اندازہ ہو، انہیں باہمی مشاورت سے فیصلہ کرنے کے بھی مواقع دیں۔ بار بار کی مداخلت، تقسیم کاری میں نقصان کا باعث بن سکتی ہے اور اس معاملے میں اہم ترین بات یہ بھی ہے کہ ان کی رائے سے قبل اپنی رائے یا فیصلے کا اعلان نہ کیا جائے۔ اس طرح اپنے اسلامی بھائیوں کی طرف سے بہتر رائے ملنے سے محرومی اور ان کے اعتماد کو ٹھیس بھی پہنچ سکتی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ! شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ الْعَالِيَةِ اس معاملے میں انتہائی کاہل و اکل ہیں۔ آپ مدنی مشوروں میں کسی موضوع کو بیان فرما کر سب سے پہلے اسلامی بھائیوں کی رائے معلوم کرنے کی کوشش فرماتے اور پھر ان کے مشوروں کے مثبت و منفی پہلوؤں پر سیر حاصل کلام کرتے، پھر عند الضرورت اپنا عندیہ یعنی خیال بیان فرماتے ہیں۔ اس طرح ہر اسلامی بھائی کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ مدنی کام ہمارے مشورے سے شروع ہوا ہے اور یوں اعتماد کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔^①

5 پوچھ گچھ

مدنی کاموں کی تقسیم کاری کے بعد ذمہ داران سے پوچھ گچھ (Follow up) کا نظام بھی مضبوط ہونا چاہئے، اس سے مدنی کاموں کی مضبوطی ہوگی، اس سلسلے میں تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی میں کارکردگی فارم اور مدنی مشوروں، تربیتی اجتماعات، مختلف کورسز کا ایک بہترین مدنی نظام قائم ہے۔ شَيْخِ طَرِيقَتِ، أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتِ

۱۱..... رسائل دعوت اسلامی (حصہ اول)، مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۳۲۲: تصرف قلیل

دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ اَعَالِيَهُ فرماتے ہیں: پُوچھ گچھ مَدَنی کاموں کی جان ہے۔^① یہ پُوچھ گچھ کا مُعَامَلہ صرف مَدَنی کاموں کے لئے ہی نہیں بلکہ دیگر اہم دینی اُمور یعنی فرائض و واجبات وغیرہ کی پابندی کیلئے بھی شرعی تقاضوں کے مُطابِق ہوتا کہ ذمہ داران کو پابند کر کے دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پابند بنایا جاسکے۔^② چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے حُکام یعنی افسران کو لکھا کہ میرے نزدیک سارے کاموں سے زیادہ اہم نماز ہے، جس نے اسے مَحْفُوظ رکھا اور اس کی پابندی کی، اُس نے اپنا دین مَحْفُوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کر دیا تو وہ دوسری چیزوں کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔^③

ہو تو نسیت ایسی عطا یا الہی

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہوں سارے نوافل ادا یا الہی^④

میں پڑھتا رہوں سُنتیں، وقت ہی پر

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

⑥ حوصلہ افزائی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! تقسیم کاری کا تقاضا یہ بھی ہے کہ جن اسلامی بھائیوں میں آپ مَدَنی کام تقسیم کریں، وقتاً فوقتاً ان کی حوصلہ افزائی کو اپنی عادت بنائیں۔ شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت بَرَكَاتُهُمْ اَعَالِيَهُ بھی بوقتِ ضرورت تمام اسلامی بھائیوں کی بالخصوص

①..... رسائل دعوتِ اسلامی (حصہ اول)، مَدَنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۲۹۸

②..... رسائل دعوتِ اسلامی (حصہ اول)، مَدَنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۲۹۹

③..... موطا امام مالک، کتاب وقوت الصلاة، باب وقوت الصلاة، ص ۳۰، حدیث: ۶

④..... وسائل بخشش (مترجم)، ص ۱۰۲

مدنی کاموں میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے اسلامی بھائیوں کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے ہیں، آپ کے اسی اندازِ دلنشین کی بَرَکت ہے کہ آج ہمیں ہر طرف دعوتِ اسلامی سے وابستہ لاکھوں اسلامی بھائی اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کے مُقدّس جذبے کے تحت مہزوفِ عمل نظر آ رہے ہیں۔

آئیے! شَيْخِ طَرِيقَت، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے مدنی مذاکروں اور مرکزی مَجْلِسِ شُورَى کے مدنی مشوروں سے ملنے والے حوصلہ افزائی کے چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے:

❁ اچھی اچھی نیتوں سے سچی تعریف کر کے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ یہ کارِ ثواب ہے۔ ❁^① میں ثواب کیلئے صُورِی و صُوتِی (ویڈیو یا آواز والے) پیغام کے ذریعے مُخْتَلِفِ اسلامی بھائیوں کی غم خواری، دل جوئی اور حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ ❁^② ہمیشہ ماتحتِ اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہئے۔ ❁ شَيْخِ طَرِيقَت، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: حوصلہ افزائی کی سب کو ضرورت ہے، چاہے ایک دن کا بچہ ہو یا 100 سالہ بوڑھا۔ ❁ اُبھرتے ہوئے باصَلَا حَيْثِیَّتِ اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کریں، کبھی بھی حَسَدِ کَا شِکَا رنہ ہوں۔ ❁^③ اپنے ماتحت کو حوصلہ دیں، حوصلہ افزائی سے بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ ❁^④ ذمہ داران کی دل کھول کر حوصلہ افزائی کریں اور دونوں ہاتھوں سے

①..... مدنی مذاکرہ، ۴ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 24 جنوری 2015ء

②..... مدنی مذاکرہ، ۱۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 3 اکتوبر 2015ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق مارچ اپریل 2008ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء

تھکی دیں۔^① حوصلہ افزائی کر کے کام لیں، خود حوصلہ افزائی کے لئے کام نہ کریں۔^②

فراستِ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے مدنی کام و ذمہ داریاں اپنے پاس رکھنے کے بجائے تقسیم کاری کا انداز اختیار فرمایا۔ ابتداءً ہفتہ وار اجتماع میں خود بیان فرماتے، مگر آج آپ نے ہزاروں مبلغین تیار کر کے دعوتِ اسلامی کو عطا فرمادیئے جو ہزاروں مقامات پر بیان فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے وسیع تر مفاد، روشن مستقبل کے پیش نظر ایسی ہی بصیرت افروز، عاقبت خیز اور دُور اندیش سوچ کے تحت مجالس و زون کے قیام کا یہ پُر حکمت و خوش انجام نظام نافذ کیا، مرکزی مجلس شوریٰ قائم کر کے دعوتِ اسلامی کے تمام اُمور اس کے سپرد کر دیئے۔

اس طرح مرکزی مجلس شوریٰ کو بالخصوص اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو بالعموم یہ مدنی ذہن عطا فرمایا ہے کہ مجالس کے ذریعے مدنی کام تقسیم کر کے نغمِ التبدل تیار کریں اور مشاورت کے نظام کے ذریعے اسلامی بھائیوں کی عمدہ آرا اور قابلِ قدر مشورے حاصل کر کے مدنی کام مزید آگے بڑھائیں۔ اس نظام کی مزید پائیداری اور بہتر سے بہتر کارکردگی کیلئے ہر ذمہ دارِ دعوتِ اسلامی کی مدّتِ خدمت بھی مقرر کر دی گئی ہے تاکہ کوئی نگران و ذمہ دار خود کو اس عہدے کا جُز و لا ینفک؟ سمجھ کر خود غرضی و من مرضی کر تا ہوا اجتماعی مفادات

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق ستمبر 2014ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۰ھ بمطابق ستمبر 2009ء

کو ٹھیس نہ پہنچا بیٹھے اور نہ مُخْلِص و اہلِ اسلامی بھائیوں کو دینی خدمات سے محروم کر سکے۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ملنے والے تقسیم کاری کے مدنی پھول

❁ کسی بھی مدنی کام میں اگر تقسیم کاری کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں تو فوائد کم ہونے یا نقصان کا اندیشہ ہے۔ ❁ کسی بھی ذمہ دار کو فارغ نہ رکھیں ورنہ اُس کا جذبہ مانند پڑتا چلا جائے گا۔^① ❁ ایسی تقسیم جس سے ذمہ داری نااہل کے پاس چلی جائے دُرُست نہیں۔^② ❁ مدنی کاموں کی تقسیم، مدنی کام کے بڑھنے کی علامت ہے۔ ❁ تقسیم رسمی نہ ہو بلکہ اس کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں۔ اہلِ اسلامی بھائیوں کو ذمہ دار بنائیں، مدنی تربیت کیجئے اور آگے بڑھتے جائیے۔^③ ❁ دُعوتِ اسلامی مدنی کام بڑھاؤ تحریک ہے فقط ذمہ دار بناؤ تحریک نہیں۔ ❁ تنظیمی نظام کے مطابق مدنی کام کریں گے تو ہمیشہ تسکھی رہیں گے ورنہ بڑی غلطی ہونے کا اندیشہ ہے۔^④

اسلامی بھائی، ”دُعوتِ اسلامی“ کا سدا | تم مدنی کام کرتے رہو تندرہی کے ساتھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق نومبر 2008ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق دسمبر 2011ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

10- سُسْتِي كے نَقْصَانَات

دُرُودِ پَاك كِي نَفِیْط

جو شخص صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ پڑھتا ہے وہ اپنے اُوپر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔^①

جس کی خوشبو سے طیبہ کی گلیاں برسیں | ایسے جِہَمِ مَعْطَرِ پہ لاکھوں سلام
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّدٍ

وَقْتُ كُوْنَفِیْمَتِ جَانِئِ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بہتے دریا کی گزری ہوئی لہریں واپس نہیں آتیں، اسی طرح گزرا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ کسی کا بچپن دوبارہ لوٹ سکتا ہے نہ جوانی پھر مل سکتی ہے اور نہ کوئی بڑھاپے سے چھٹکارہ پا سکتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کائنات کا یہ سارا نظام وقت کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے، سورج اپنے وقت پر طلوع و غروب ہوتا ہے تو چاند اور ستارے بھی ایک مخصوص وقت پر آسمان کی وسعتوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں، یہ سب چیزیں کبھی اپنے وقت سے مؤخَّر ہوئیں نہ کبھی ہوں گی۔ جس دن یہ نظام گردشِ لیل و نہار دَہَمِ بَرہَمِ ہوا سمجھو قیامت آگئی۔

①..... قول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوة علی رسول اللہ، ص ۱۳۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی یقیناً بے حد مُخْتَصِر ہے، جو وقت مل گیا سول گیا، آئندہ ملنے کی اُمید دھوکا ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم آغوش ہونے والے ہوں۔ کیونکہ موت کا بھی ایک وقت مُتَعَيَّن ہے، اس سے ایک لمحہ پہلے آئے گی نہ بعد میں، یہ ہمارا ایمان ہے۔ رَحْمَتِ عَالَم، نُورِ مُجَبَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: ① جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ② صحت کو بیماری سے پہلے ③ مالداری کو تنگدستی سے پہلے ④ فُرَصَت کو مَشْغُولِيَّت سے پہلے اور ⑤ زِنْدَگِی کو موت سے پہلے۔ ⑥ چُٹانچہ وقت کو غنیمت جانئے کہ انسان کبھی تَنْدُرُشْت ہوتا ہے مگر کسبِ معاش وغیرہ میں مَشْغُولِيَّت کی وجہ سے فارغ نہیں ہوتا اور کبھی فارغ ہوتا ہے لیکن تَنْدُرُشْت نہیں رہتا، لہذا جو انسان تَنْدُرُشْت بھی ہو اور فارغ بھی مگر نیک اعمال بجالانے کے بجائے اس پر سستی غالب آجائے تو وہ خسارے (یعنی نقصان) میں ہے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں تو یہ حُکْم دیا گیا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْحَيَاتِ ط (پ ۶، المائدة: ۴۸) ترجمہ کنز الایمان: تو بھائیوں کی طرف سَبَقْت چاہو۔ لہذا یاد رکھئے! قرآنِ پاک کا حکیمانہ طریقہ یہ ہے کہ جن معاملات سے انسان کی دنیا و آخرت کا کوئی قابلِ قبول فائدہ مُتَعَلِّق نہیں ہے ان میں بحث و مُقَابَلہ کرنے کے بجائے انہیں رضائے الہی اور بھلائی کے کاموں میں مُقَابَلہ کرنے کی دَعْوَت دیتا ہے۔ چُٹانچہ یہاں بھی اسی انداز کی ایک جھلک ہے

①..... مستدرک، کتاب الرقاق، ۳۲۵۸-نعمتان مغیون فیہا... الخ، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۶

②..... الزهد و قصر الامل، ص ۱۱

کہ شریعتوں کے اختلاف کی وجوہات میں فلسفیانہ بحثیں کرنے اور بال کی کھال اُتارنے کے بجائے نیکیوں کی طرف آنے کی دعوت دی۔ اس میں ہماری بہت سی چیزوں کی اصلاح ہے۔ آج کل حالت یہ ہے کہ ہر محاذ اور میدان میں فضولیات پر بحث و مباحثہ اور پانی سے مکھن نکالنے کی کوششیں جاری رہتی ہیں اور کرنے کے کاموں کی طرف توجہ کم ہی ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ کی باریکیاں نکالنے کو مہارت اور قابلیت شمار کیا جاتا ہے اگرچہ عملی طور پر ایسے آدمی کی حالت نہایت گری ہوئی ہو۔ بحث وہاں کی جائے جہاں اس سے کوئی فائدہ نظر آئے، صرف وقت گزاری، لوگوں کو متوجہ رکھنے، طلبِ شہرت اور قابلیت دکھانے کیلئے اپنا اور لوگوں کا وقت ضائع کرنا اور عملی دنیا میں تکا تک نہ توڑنا عقل، دین اور اسلام سب کے منافی ہے۔ اس نصیحت کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر نظر کرنے کی حاجت ہے۔ سمجھنے کیلئے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ایک فرمان ہی کافی ہے: **حَسِّنْ اِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكُّهُ مَا لَا يَغْنِيهِ اَدْمِي** کے اسلام کے حُسن سے ہے کہ وہ فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مدنی پھولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ہم اپنا تنقیدی جائزہ لیں تو ہم میں سے شاید ایک تعداد ایسے کاموں میں پڑ کر اپنا قیمتی وقت برباد کر رہی ہوگی کہ جن کاموں کا ہم سے کوئی تعلق ہی نہ ہوگا، دیگر کئی غیر متعلقہ کاموں میں تو بہت چستی کا مظاہرہ ہوتا ہے مگر جب مدنی کاموں کے لحاظ سے کبھی کبھار اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھتے

①.....ترمذی، کتاب الزہد، ۹-باب، ص ۵۵۵، حدیث: ۲۳۱۷

ہیں تو ندامت و شرمندگی سے سر جھک جاتا ہوگا، اپنے ذمہ داران کو کارکردگی بتاتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہوتی ہوگی کہ فلاں مدنی کام میں میری شمولیت نہ ہونے میں اور کوئی غڈ رہ نہیں، بس سستی ہے!! اخبار کے مطالعے میں بڑا مزہ آتا ہے، بندہ ہر وقت ملکی حالات سے آپ ڈیٹ (Update) رہتا ہے، کون کیا کر رہا ہے؟ جب مطالعے کی بات ہوتی ہے تو جواب ملتا ہے بس سستی ہے! موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے مُخْتَلِف کاموں میں اس قدر مہزروف (Busy) ہو چکا ہوں کہ کسی اور کام کیلئے وقت نکالنا میرے لئے بہت مشکل ہے، ہاں! **مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَةِ بِالْغَان** میں پڑھنے یا پڑھانے میں بس سستی ہے!! میرے شہر / علاقے میں نئے نئے انداز سے تیزی کے ساتھ بڑھنے والے گناہوں کے سیلاب میں کئی مسلمان بہتے جا رہے ہیں، مگر میں کیا کروں اور کاموں سے فُرصَت ملے تو مدنی دورے کی سعادت حاصل کر کے عاشقانِ رسول تک نیکی کی دعوت کا پیغام پہنچاؤں۔ اسی طرح ہم غور کرتے جائیں، اپنے آپ سے خود سوال کرتے جائیں، کئی سوالات کے جواب میں آواز آئے گی!!! بس سستی ہے!!! بس سستی ہے!!!۔ اے کاش! سستی سے ہماری جان چھوٹ جائے۔ اللہ پاک ہمیں موت سے پہلے پہلے حقیقی معنوں میں بیداری نصیب فرمادے۔ **اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ**

شَيْخِ طَرِيْقَتِ، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ اَلْعَالِيَه سستی کا علاج عطا فرماتے ہوئے مدنی مذاکرے میں ارشاد فرماتے ہیں: ❀ کالے بالوں کے بعد سفید بالوں کا آنا موت کا پیغام بر (پیغام دینے والا) ہے۔ ❀ کپڑے کے تھان کو دیکھ کر کفن یاد آجاتا ہے۔ ❀ ماضی میں جھانکنے! کئی

لوگ موت کے ڈر سے گھبراتے تھے، مگر اب ان کی برسی ہو چکی ہے۔ (23 دسمبر 2016ء)

﴿مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْمَدِينَةِ﴾ میں حاضری میں سستی ہو تو قرآن کریم کی اہمیت کو پیش نظر رکھیں اور سستی ہو تو اپنے آپ کو تلامت کریں کہ اتنی عمر گزر گئی، ابھی تک قرآن کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو سارا دن ہی مخارج کو یاد کرنے اور دُرُست ادائیگی کی مشق (Practice) کریں۔ (20 جون 2016ء) ﴿اللہ پاک کی رحمت سے میں نے بہت نماز جنازہ پڑھائے اور اتنی مساجد میں حاضر ہوا کہ اس وقت اجتماع میں موجود شاید کوئی اور اتنی مساجد میں حاضر ہونے والا نہ ہو، اس میں جوان اسلامی بھائیوں کے لئے دُرُس ہے، جو مدنی کاموں میں سستی کرتے ہیں۔ (30 نومبر 2016ء)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل مُسْتَحَبَّاتِ تو مُسْتَحَبَّاتِ فرائض و واجبات کی ادائیگی میں بھی بسا اوقات سستی نظر آتی ہے۔ حالانکہ فرائض و واجبات کی ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ مُتَأَفِّقِينَ کی علامت ہے۔ جیسا کہ بیچ وقت نماز کے مُتَعَلِّقِ قرآن مجید میں ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿۱۰۳﴾ (پ ۵، النساء: ۱۰۳)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

یعنی ہر نماز کا ایک خاص وقت مقرر ہے، جس کا خیال رکھنا لازم و ضروری ہے، چنانچہ جو لوگ اس وقت کا خیال نہیں رکھتے یا ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں، انکے مُتَعَلِّقِ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالٍ ۗ
 ۱۰ ترجمہ کنز الایمان: اور جب نماز کو کھڑے ہوں
 یُرَاعُونَ النَّاسَ (پ ۵، النساء: ۱۳۲) تو ہارے جی سے لوگوں کا دکھاوا کرتے ہیں۔

صراط الجنان جلد دوم صفحہ 335 پر ہے: منافقوں کی علامت یہ ہے کہ جب مؤمنین کے ساتھ نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو مرے دل سے اور سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان تو ہے نہیں جس سے عبادت کا ذوق اور بندگی کا لطف انہیں حاصل ہو سکے، محض لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خُشوع و خُضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لے جانا، دل جمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔

نہ نیکی کی دعوت میں سستی ہو مجھ سے
 بنا شائقِ قافلہ یا الہی
 ہر اک ”مدنی انعام“ اے کاش! پاؤں
 کرم کر پئے مصطفیٰ یا الہی ①
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نیک اعمال میں سستی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سستی دُور کیجئے اور فرائض و واجبات ہی نہیں بلکہ اپنی ہر طرح کی ذمہ داریوں کو بھی بروقت ادا کرنے کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے، یہی نہیں بلکہ نیکیاں

کرنے میں بھی جلدی کیجئے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں ایک ایسی تجارت ہے جس کا نفع آخرت میں ملے گا، مگر افسوس! بعض نادان دُنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے کی وجہ سے نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں سستی کا شکار نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہمیں سستی و کاہلی نہیں کرنی، بلکہ سستی کو دُور کر کے نیک اعمال کے ذریعے اپنے آپ کو نیک طبیعت بنانا ہے کیونکہ صحّت مندی اور نیک طبیعت ہونا بھی اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جیسا کہ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جو شخص اللہ پاک سے ڈرتا ہے اس کے لئے صحّت مند ہونا مالداری سے زیادہ بہتر ہے اور نیک طبیعت ہونا کئی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔^①

حضرت سیدنا محمد بن کعب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس ارشادِ مُبارک کی وَصاحت فرماتے ہیں کہ بدن کا تند رُشت رہنا عبادت کرنے میں مُعاون ہوتا ہے۔ صحّت ایک عظیم نعمت ہے جبکہ بیمار اور سُست شخص عبادت کرنے سے لاپرواہ و عاجز ہوتا ہے اور صحّت و تندرستی کے ساتھ غُربت کا ہونا اس بات سے بہتر ہے کہ لاچارگی کے ساتھ مالداری ہو اور نیک طبیعت ہونا ایک ایسا (روحانی) سُرور ہے جس کے سبب اللہ پاک اپنے بندے کو اپنی اطاعت کی توفیق، (عبادت کے لئے) اُکتاہٹ سے پاک زندگی اور تھکاؤ سے پاک جسم عطا فرماتا ہے اور اسے (دنیا کے) خوفناک خطرات سے مامون کر دیتا ہے اور جب زندگی خدشات و خطرات سے محفوظ ہو جائے اور تنگی نہ رہے تو دل جلا پاتا ہے اور نفس مُطمئن ہو جاتا ہے ایسا

①..... مسند احمد، مسند الانصار، ۱۰۰۲-احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/۴۵۷، حدیث: ۲۳۸۰۲

شخص نعمتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔^①

کام کو سلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے اس بات پر یقین ہو کہ موت بس آنے ہی والی ہے وہ عبادات کو جلد ادا کرنے کے معاملے میں حریص ہوتا ہے، کوتاہی کو ترک کر دیتا ہے، پہلی فرصت میں طاعات و عبادات بجالاتا ہے سستی و کاہلی نہیں کرتا اور مکمل اہتمام کے ساتھ ہر کام بروقت ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یقیناً ایسا ہر ایک اپنی محنت کا پھل آخرت میں پائے گا کہ محنت والے کو اس کی محنت کا صلہ ضرور ملتا ہے جبکہ سست و کاہل کو اس کی سستی کا انجام دیکھنا پڑے گا۔ کاہل و سست کبھی کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتا کہ مثل مشہور ہے کہ بغیر محنت تو لقمہ بھی منہ میں نہیں جاتا۔ لہذا یہ مدنی پھول اپنے دل کے مدنی گلستے میں سجالجئے کہ ذمہ داری چاہے کیسی ہی ہو سارے کام ماتحتوں پر ہی نہ چھوڑ دیئے جائیں۔ اسلامی بھائیوں کو مدنی کاموں کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی عملی طور پر ان کے ساتھ شامل ہوں، کہیں ہماری سستی مدنی کاموں کی ترقی میں رکاوٹ بننے کے ساتھ ذمہ داران کے مدنی ماحول سے دور ہونے کا سبب نہ بن جائے۔ ہماری سستی ان کی مدنی تربیت میں کہیں کمزوری کا باعث نہ بن جائے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ کام کو سلام ہے۔^②

①..... الزهد وقصر الامل، ومن عخطب النبی... الخ، ۵۲: بتغیر قلیل

②..... مدنی مذاکرہ، ۱۱ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۷ اگست ۲۰۱۴ء

سستی کے متعلق بزرگانِ دین کے اقوال

① ایک بار حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے امام ابو یوسف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا کہ تم تو بہت کُندِ ذہن تھے مگر تمہاری کوشش اور مَدَامَت (یعنی بیگنی) نے تمہیں آگے بڑھایا۔ لہذا ہمیشہ سستی سے بچتے رہنا کہ سستی ایک بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے۔ ② امام ابو نصر صفار انصاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرمایا کرتے: اے نفس! فُرَصَات کے وقت عمل کے معاملے میں سستی نہ کر خواہ نیکی و عدل ہو یا احسان، ہر اچھا کام کرنے والے پر رشک کیا جاتا ہے جبکہ سست لوگ بلاؤں اور نحوستوں میں گھرے رہتے ہیں۔ کیونکہ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ کابلوں کو کچھ ملا ہو سوائے ذلت و رُسُوائی اور آرام کی محرومی کے۔ ③ حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر تو اپنے دل میں سختی یا اپنے بدن میں سستی یا اپنے رِزْق میں محرومی دیکھے تو یقین کر لے تو نے کوئی فضول گفتگو کی ہے۔ ④ حضرت سیدنا وُھب بن مُنْبِہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: کابل کی تین علامتیں ہیں: ① سستی کرتا ہے یہاں تک کہ انتہائی سست ہو جاتا ہے ② اتنی سستی کرتا ہے کہ عمل ضائع کر دیتا ہے اور ③ اس حد تک ضائع کر دیتا ہے کہ گنہگار ہو جاتا ہے۔ ⑤

①.....تعلیم التعلیم، فصل فی الجود و المواظبة و الهممة، ص ۴۰

②.....تعلیم التعلیم، فصل فی الجود و المواظبة و الهممة، ص ۴۰

③.....بحر الدموع، الفصل الثامن والعشرون، فضل الصمت، ص ۱۷۵

④.....حلیۃ الاولیاء، ۲۵۰- وھب بن منبہ، ۵۰/۴، الرقم: ۴۷۰۹

⑤.....مدنی مذاکرہ، ۵ رمضان ۱۴۳۶ھ بمطابق 22 جون 2015ء

5 شیخ طریقت، اُمیدِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ محض سستی کی بنا پر بے جماعت نماز پڑھنا میری ڈکشنری میں نہیں۔^⑥ پُرانے اسلامی بھائی غور کریں کہ نانا دادا بن گئے، آہ! موت قریب آرہی ہے اور سستی بڑھی جا رہی ہے، منزل قریب آنے پر سواری کی رفتار تیز کی جاتی ہے اور ہماری غفلت بڑھی جا رہی ہے۔^①

سستی کے چند نقصانات

سستی کے چند نقصانات یہ ہیں: 1 اردو کا محاورہ ہے: پاؤں ہاتھ کی کاہلی منہ میں موٹھی نہیں جائیں یعنی سستی و کاہلی سے سب کام خراب ہو جاتے ہیں۔^② اپنے کام میں خوب محنت کرنی چاہئے ورنہ سستی آدمی تنزلی کا شکار ہو جاتا ہے۔^③ سستی ایسی بُری چیز ہے جو آدمی کی تمام بہترین صلاحیتوں کو کھا جاتی ہے۔^④ بستر پر ایک ہفتہ سستی کی وجہ سے آرام کرنے سے ہڈیوں کے حجم میں ایک فیصد کمی واقع ہو جاتی ہے، اس لئے تو بڑے آپریشن اور انفلوئنزا (ایک قسم وبائی نزلہ) وغیرہ میں مُبْتَلَا ہونے کے بعد مریض کو کمپلیمنٹ کی اضافی خوراک استعمال کرائی جاتی ہے۔ بستر میں لیٹے رہنے سے ہڈیاں بے عملی کی وجہ سے گھلنے لگتی ہیں۔^⑤ سستی مفلسی کی ماں ہے۔^⑥ شرمندگی و ندامت جیسی بہت سی آزمائشیں سستی کی بدولت ہی پیدا ہوتی ہیں۔^⑦ سستی سے عمل کا ثواب اور قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔^⑧ سستی اور

1..... مدنی مذاکرہ، 5 ذوالحجہ الحرام 1436ھ بمطابق 19 ستمبر 2015ء

2..... محاوراتِ ہند، امثال، ص 200

3..... فیروز اللغات، ص 822

آرام پسندی سے دل میں دوسو سے پیدا ہوتے ہیں۔ 9 سستی سے بے چینی و پریشانی اور امراض میں اضافہ ہوتا ہے، زندگی میں ایک گھٹن سی محسوس ہوتی ہے۔ 10 سستی خاموش زہر قاتل ہے۔ 11 سستی رب کے قرب سے دُوری پیدا کرتی ہے۔ 12 سستی سے فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی پیدا ہوتی ہے۔ 13 سستی نیکیوں میں اضافے سے محروم کر دیتی ہے۔ 14 سستی کی وجہ سے ذمہ داری سے محرومی ہو سکتی ہے۔ 15 سستی اہداف کی تکمیل میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ 16 سستی سے تساہل پسندی (عَفَلَتْ) کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ 17 بعض اوقات بندہ کسی کام پر اتنا پریشان اور دل برداشتہ ہوتا ہے کہ وہ مستقبل میں کسی اہم اور بڑے کام کی ہمت نہیں کر پاتا اور یوں اس کی زندگی بیکار گزرنے لگتی ہے۔

سستی پیدا کرنے والے چند اسباب

1 فضول گوئی کا شکار ہونا 2 احساسِ کمتری کا شکار ہونا اور خود اعتمادی کا نہ ہونا 3 اس چیز سے محروم ہو جانا کہ یہ فیصلہ نہ کر پائے کہ کون سا کام کس وقت کرنا ہے؟ 4 ناکامی کا خوف لاحق ہونا کہ دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا 5 کسی کام کو اس لئے ملتوی کرنا کہ وہ آپ کے مخصوص معیار کے مطابق نہیں 6 مطلوبہ صلاحیتوں کی کمی ہونا 7 اپنے آپ کو فرشتہ صفت اور غلطیوں سے پاک انسان محسوس کرنا اور بغیر غلطیوں کے کام کرنے کا عزم رکھنا، اس صورت میں بھی اکثر کام نہیں ہو پاتے 8 بعض کاموں پر ساری جسمانی توانائی خرچ کر کے تھک جانا 9 خوب پیٹ بھر کر کھانا 10 سونے جاگنے میں توازن کا نہ ہونا 11 بسا اوقات روزانہ کے کام میں یکسانیت بھی سستی کا سبب بنتی ہے۔

سستی دور کرنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مدنی کام کرنا چاہتے ہیں مگر سستی ہو جاتی ہے تو ہمیں ایسے طریقے اپنانے چاہئیں جن کے ذریعے سستی سے بچ سکیں اور چُست ہو کر اچھے انداز سے مدنی کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ چنانچہ،

سستی دور کرنے کے چند طریقے ملاحظہ فرمائیے: ① سستی چونکہ نفس و شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ لہذا غور کیجئے کہ ایسا مدنی کام جو ہمارے لئے عظیم ثوابِ جاریہ کا سبب بن سکتا ہو اور اس میں تنظیمی ترقی کا وسیع تر مفاد پوشیدہ ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جسکے ذریعے اللہ پاک اور اسکے پیارے حبیب، بیمار دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل ہو سکتی ہو تو اس کام کے کرنے میں سستی کا مظاہرہ نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا دنیا کی دولت کمانے کیلئے سستی کو بالائے طاق نہیں رکھا جاتا تو پھر اخروی دولت کے حصول کے وقت یہ سستی پہاڑ کی شکل کیوں اختیار کر لیتی ہے؟ ② دورانِ کام سستی چھا جائے تو قہوہ، کافی، چائے وغیرہ پی لیجئے کہ ان کا پینا جائز ہے، ان میں نہ نشہ ہے نہ عقل کی خرابی، البتہ یہ چیزیں خشکی لاتی ہیں اور نیند کو بھگاتی ہیں، اسی لئے ان کو پیا جاتا ہے تاکہ نیند کا غلبہ جاتا رہے اور شب بیداری میں مدد ملے اور کسّسل (سستی) اور کابلی کو بھی یہ چیزیں دُفع کرتی ہیں۔ ③ سستی کی صُحْبَت سے بچا جائے، کیونکہ مَنقُول ہے: سستی کی صُحْبَت مت

①..... انفرادی کوشش مع ۲۵ حکایات عطاریہ، ص ۱۲۷ بتغیر قلیل

②..... بہار شریعت، اثر بہ کا بیان، ۳/۶۷۳ بتغیر قلیل

- اِخْتِيارِ کر کہ بہت سے نیک لوگ خراب لوگوں کی صُحْبَت کی وجہ سے خراب ہو گئے۔^①
- 4 بے کار سوچ میں نہ پڑیں، یعنی یہ سوچتے رہنا کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں وقت کو ضائع کرتا ہے۔
- 5 وقت کا صحیح استعمال بھی سستی سے بچنے کی علامت ہے۔
- 6 مدنی کاموں پر آجرو و ثواب کے حصول کی حُرُص رکھنا کہ گھر بیٹھے بیٹھے یہ آجرو حاصل نہ ہو گا بلکہ اس کیلئے کام کرنا پڑے گا۔
- 7 خود کو عاجز و کمزور سمجھ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع نہ کر دیں بلکہ ہر حال میں جتنی صلاحیت اور قوت اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے اسے بروئے کار لائیں۔
- 8 ناکامیوں کے اسباب یعنی سستی و لاپرواہی، غفلت، بیزاری و بے رغبتی وغیرہ پر ہر وقت نگاہ رکھیں۔
- 9 مدنی مقصد کے حصول کیلئے درپیش مشکلات برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔
- 10 اپنی ساری جسمانی توانائیاں چند کاموں پر ہی خرچ کر کے خود کو نہ تھکائیں بلکہ ہر کام اپنی طاقت کے مطابق ہی سرانجام دیں۔
- 11 خوب پیٹ بھر کر کھانا مت کھائیے، بالخصوص تلی ہوئی اشیاء زیادہ مقدار میں کھانے سے پرہیز کیجئے اور ہمیشہ سنت کے مطابق کھانا کھائیے۔
- 12 نیند پوری لیں۔ نیند زیادہ آتی ہو یا بے وقت ستائے تو امیر اہل سنت دامت بركاتہم الغایہ کی کتاب گھریلو علاج کے صفحہ 27 پر موجود نیند سے چھٹکارا پانے کا یہ نسخہ آزمائیے:

اِنَّ رَبَّكُمْ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَغْشَى الْاَيْلَ النَّهَارِ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ۗ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِ رَبِّ ۗ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللهُ رَبُّ

الْعَلْبَيْنِ ﴿۵۶﴾ اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۵۷﴾
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۗ
إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾

(پ ۸، الاعراف: ۵۴ تا ۵۶)

پڑھ کر یہ دُعا مانگئے، یا اللہ! میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ میری غیر ضروری نیند دور فرمادے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ فائدہ حاصل ہو گا۔ (اول آخر ایک بار دُرد شریف)۔ روزانہ صبح نہار منہ نیم گرم پانی کے گلاس میں ایک چمچ شہد گھول کر اس میں آدھا لیموں نچوڑ کر پی لیجئے۔ یہ لذیذ شربت پینے کی مُستقل عادت بنائیں تب بھی حَرَج نہیں بلکہ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔ جب دُورانِ مُطالَعہ وغیرہ نیند چڑھے تو ہو سکے تو وضو کر لیجئے ورنہ منہ دھو لیجئے، کوئی چیز چبائیے، کچھ دیر چہل قدمی کر لیجئے یا کچھ دیر کھڑے ہو جائیے اس طرح کی تراکیب سے اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ وقتی طور پر کام چل جائے گا۔ 14 آخری طریقہ جس کو اپنانے سے ہمارے لئے دنیا اور آخرت کے بے شمار فائدے ہو سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ فِکْرِ مَدینہ (یعنی محاسبے) کو اپنی زندگی کا ایک لازمی حصہ بنالیں یعنی شَیخِ طَرِیْقَت، اَیْمِنِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی اِنعامات پر عمل کریں۔ اگر ہم صرف روزانہ فِکْرِ مَدینہ ہی کی عادت اپنالیں اور اپنا محاسبہ کرنے لگیں کہ آج میں نے کیا کیا اور کیا نہ کر پایا تو اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی سوچ کی بَرَکَت سے بہت جلد سستی سے نجات مل جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں سستی و کاہلی سے تحفظ فرمائے۔

اِمِّیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِّیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

11- ہدف بنا کے کام کرنا

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

حضرت سیدنا ابو دردواذ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 10 مرتبہ صُبح اور 10 مرتبہ شام دُرُودِ پَاك پڑھا قیامت والے دن اس کو میری شَفَاعَت ملے گی۔^①
 فرمائیں گے جس وقت غلاموں کی شَفَاعَت | میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بھلانا^②
 صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ہدف کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں اگر کامیاب ترین لوگوں کو دیکھا جائے تو ایک چیز سب میں مُشْتَرِك نظر آئے گی اور وہ ہے اپنی مَنْرِل اور ہَدَف (Target) طے کر کے کوشش کرنا۔ کیونکہ جب تک ہَدَف مُتَعَيَّن نہ ہو، یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسی کو اس کی مَنْرِل پر پہنچنے کے لئے کتنی اور کیسے کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ اَسْلَافِ کَرَام کی عظیم کامیابیوں پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان کامیابیوں سے قَبْل ان کے حُصُول کو ایک ہَدَف کے طور پر لیا، پھر اس کے لئے دل و جان سے کوشش بھی کی اور

①.....التزغیب و التزهيب، كتاب التوافل، التزغيب في آيات و اذکار... الخ، ص ۲۲۳، حدیث: ۲۹

②.....وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۳۵۲

بِالْآخِرِ كَامِيَايُوهٖنَ نَهٗ اَنَ كَهٗ قَدَمٌ يُّوْمِهٖ - كِيُونَكِهٖ جِس كَامَقْصُودِ رِضَايَ اِلٰهِي كَا حُصُولُ هُو تُو
وَهٗ اِخْلَاصُ وَثُوبٌ كُو پِيشِ نَظَرِ رَكْهْتِهٖ هُوئَهٗ جِس بَهِي كَامِ كِي كُوشِشِ كَر تَا هٗ اَللّٰهُ پَاكِ اَسَهٗ
اِس مِيں ضَرُور كَامِيَايُوهٖنَ عَطَا فَر مَاتَا هٗ، جِيَسَا كِهٖ فَر مَانِ بَارِي تَعَالٰي هٗ:

وَمَنْ اَسْرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعِيَهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَانِ لِيْلِكَ كَانِ سَعِيَهُمْ
مَشْكُورًا ﴿١٩﴾ (پ ١٥، بنی اسر آئیل: ١٩)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو آخرت چاہے اور اس
کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی
کوشش ٹھکانے لگی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِهٖ
جملہ اُمور مِيں غُور كَرْنَهٗ سَهٗ مَعْلُومُ هُو كَا كِهٖ اَپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا نَهٗ صَرَفِ
هَر كَامِ هَدَفِ پَر مَبْنِي هُو تَا، بَلَكِهٖ اَپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٗ صَحَابِهٖ كَرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ كِي
تَرَبِيَّتِ مِيں بَهِي اِس بَاتِ كَا حُصُوصِي خِيَالِ رَكْهَا، چنڊ مِثَالِيں مَلَا حَظَّ كِيجَهٗ:

1 تعليم قرآن كو عام كرنه كا هدف

دُو جِهَالِ كِهٖ تَا جُور، سُلْطَانِ بَحْرٍ وَبَرِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٗ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ
بِنِ عَمْرِو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو يَهٗ هَدَفِ عَطَا فَر مَا يَا كِهٖ وَهٗ مَدِينَهٗ جَا كَر اَهْلِ مَدِينَهٗ كُو قَرآنِ كَرِيمِ
پڑھائیں اور اسلام کی بنیادی باتیں سکھائیں لہذا وہ مدینہ منورہ پہنچے اور صرف 12 ماہ کے قلیل
عرصہ میں اس بہترین انداز میں عطا کردہ ہدف کو پایہ تکمیل تک پہنچایا کہ مدینہ منورہ کا
کوچہ کوچہ اور گلی گلی ذکرِ خدا و ذکرِ مصطفیٰ کے انوار سے جگمگانے لگا، ہر طرف دینِ اسلام
کے چرچے پھیل گئے۔ بچہ ہو یا جوان ہر ایک کے دل میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع فروزاں ہو

گئی۔ پھر اگلے سال حج کے موسم میں آپ 70 انصار کا ایک مدنی قافلہ لے کر مکہ شریف پہنچے تو سب سے پہلے شفعِ روزِ شام صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دیدار کی دولت سے فیض یاب ہوئے اور پھر آپ نے نہ صرف انصارِ مدینہ کے تیزی سے اسلام قبول کرنے کے متعلق تمام تفصیلات سے بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگاہ کیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ وہ کس قدر بے تابی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ اپنے جانثار کی اس بہترین کارکردگی پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدِ دَرَجہ خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا اور حوصلہ افزائی و دلداری بھی فرمائی۔^①

﴿۲﴾ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ہدف

ایک دن اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف کی، پھر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو سمجھاتے ہیں نہ سکھاتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں نہ نیکی کی دعوت دیتے اور بُرائی سے منع کرتے ہیں! اور ان لوگوں کا بھی کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں سے کچھ سیکھتے ہیں نہ سمجھتے ہیں اور نہ نصیحت طلب کرتے ہیں۔ اللہ پاک کی قسم! چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے، نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے، ورنہ جلد ہی انہیں اس کا انجام بھگتنا پڑے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُتَّبِعِ شَرِيفِ سَے نِچے تَشْرِيفِ لَے آئے، تُو صَحَابَہٗ کَرَامِ عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اِیکِ دُوسرے سَے پُوچھنے لگے کَہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ کِی مُرَاد کُون لُوگ ہِیں؟ تُو مَعْلُومُ ہُوا کَہ یَہ اَشعْرَی قَبیلَہ وَا لَے ہِیں کِیونکَہ وہ فِقہا کِی قُوم ہِیں اور ان کَے پڑوسی جفاکار اَعْرَابِی ہِیں۔ جَب یَہ بات اَشعْرَیوں تَک پہنچی تُو وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ کِی بارگاہِ مِیل حَاضِر ہُوئے اور عَرَضِ کِی: **يَا رَسُولَ اللّٰهِ** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ! آپ نَے اِیکِ قُوم کِی بھلائی اور اِیکِ کِی بُرائی کَا ذِکْر فرمایا ہِے، ہَم ان مِیل سَے کَس مِیل ہِیں؟ اِرشَاد فرمایا: چاہئے کَہ اِیکِ قُوم اِپنَے پڑوسیوں کُو ضَرور دِین سَکھائے، سَجھائے، نِصِحت کَرے، نِیکِ کِی دَعْوَت دے اور بُرائی سَے مَنع کَرے، اِسی طَرَح دُوسرِی قُوم کُو چاہئے کَہ اِپنَے پڑوسیوں سَے دِین سَکھے، سَجھے اور نِصِحت طَلَب کَرے، ورنہ جلد دُنیا مِیل ہی اِس کَا اَنْجَام بھگتے گی۔ انہوں نَے دُوبارَہ عَرَضِ کِی: **يَا رَسُولَ اللّٰهِ** صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ! کِیا ہَم دُوسرے لُوگوں کُو نِصِحت کَرِیں؟ تُو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ نَے یہی بات دُہرائی، انہوں نَے پھر عَرَضِ کِی: کِیا ہَم دُوسروں کُو نِصِحت کَرِیں تُو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ نَے اِرشَاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہِے۔ اِس پَر انہوں نَے عَرَضِ کِی: ہَمیں اِیکِ سَال کِی مہلت عَطَا فرمائیے۔ چُنا نچہ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ نَے انہیں اِیکِ سَال کَا ہَدَف عَطَا فرمادیا تاکہ وہ اِپنَے پڑوسیوں کُو دِین سَجھائیں، سَکھائیں اور نِصِحت کَرِیں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ نَے یہ آیتِ مُبارکَہ تِلَاوَت فرمائی:

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے
کفر کیا بنی اسرائیل میں داود اور عیسیٰ بن مریم کی

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَاكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿۷۸﴾

زبان پر یہ بدلا ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔^①

(پ ۶، المائدہ: ۷۸)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ترغیب دلانے پر حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوم نے اپنے پڑوسیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کو اپنا ہدف بنایا اور پھر اس ہدف کی تکمیل کے لئے ایک مخصوص مدت تک مہلت طلب کی کہ وہ اپنے اس ہدف کو سال بھر میں ضرور پورا کر لیں گے۔

③ اعلیٰ ترین تدبیر کی مثال

اسی طرح جب قبائلِ عرب کے تمام کافروں کے خوفناک حملہ کی خبرِ مدینہ شریف پہنچی تو حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر شہر کے گرد خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا تاکہ کفار کی پوری فوج بیک وقت حملہ آور نہ ہو سکے، مدینے کے تین طرف چونکہ مکانات کی تنگ گلیاں اور کھجوروں کے جھنڈ تھے اس لئے ان تینوں جانب سے حملے کا امکان نہ تھا، صرف ایک رخ کھلا ہوا تھا اس لئے یہ طے کیا گیا کہ اسی طرف 5 گز (4.572 میٹر) گہری خندق کھودی جائے، چنانچہ 8 ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ 5ھ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 3 ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر خندق کھودنے میں مصروف ہو گئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے وسمتِ مبارک سے خندق کی حد بندی فرمائی اور 10، 10 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو 10، 10 گز زمین کھودنے کا ہدف عطا

..... تاریخ مدینہ دمشق، ۳۶۱-۳۶۲- ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری، ۵۸/۳۲

فرمایا اور تقریباً 20 دن میں تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے اپنا اپنا ہدف پورا کر کے خندق کھود کر تیار لی۔^①

اس روایت سے نمایاں طور پر 2 باتیں معلوم ہوتی ہیں، مقصد کے حصول کیلئے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کام کو تقسیم فرمایا اور ہر کسی کے لئے ایک ہدف مقرر فرمایا۔ بلاشبہ ایک مشکل ہدف کے حصول کیلئے یہ ایک اعلیٰ ترین تدبیر کی مثال ہے۔

شایین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا | پردم ہے اگر تو تو نہیں خطرہ افتاد
مختصر وضاحت: عام پرندے زیادہ دیر تک نہیں اڑ سکتے اور جلد ہی تھک کر دم لینے کو بیٹھ جاتے ہیں، مگر ان کے برعکس شاہین گھنٹوں اڑتا رہتا ہے اور تھک کر کہیں نہیں بیٹھتا۔ لہذا اگر آپ بھی شاہین کی طرح بختہ دم ہو جائیں تو پھر زندگی کی پرواز میں گرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اسلاف کا طرزِ عمل

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے بھی یہی راہ اپنائی اور ہر کام کا ایک ہدف طے کر کے اسکے حصول کے لئے بھرپور کوشش بھی فرمائی۔ مثلاً آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد جب بے شمار فتنوں نے سر اٹھایا تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان سب فتنوں کو ختم کرنے کی ٹھانی اور آخر کار

① سیرت مصطفیٰ، ص ۳۲۳ بتیغیر

اس ہدف کی تکمیل کے بعد ہی دیگر امور کی طرف توجہ فرمائی۔ اسی طرح امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیاتِ طیبہ کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بھی اپنے دورِ مخلومت میں اللہ پاک کے کلمے کو بلند کرنے کیلئے جو جو اہداف مقرر کئے انہیں پورا کر کے ہی رہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تمام امت کو قرآن کریم کے ایک ہی نسخے پر جمع کرنے کی ٹھانی تو بلاشبہ اس میں کامیابی نے آپ کے قدم چومے، امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے تو کیا ہی کہنے! جو کہا کر کے دکھایا۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بھی پیچھے نہ رہے اور سابقہ اڈوار میں پیدا ہونے والی خرابیوں وغیرہ کو ختم کرنے کو اپنا اولین ہدف بنایا تو اسے پورا بھی فرمایا۔ انغرض تاریخ کا ہر ہر ورق ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے کہ ہمارے اسلاف نے جو بھی اہداف طے کئے انہیں پورا بھی کیا، لیکن سب سے پہلے اُس کام کی اہمیت کے پیش نظر اُس کا ہدف مقرر کیا۔

﴿۱﴾ امیرِ اہلسنت کا انداز

موجودہ دور میں بھی اگر معاشرے پر نظر دوڑائی جائے تو اب بھی ایسوں کی کمی نہیں ہے جو اپنے کام کو ہدف بنا کر کرنے کی مدنی سوچ رکھتے ہیں، جی ہاں! انہی میں اس پرفتن دور کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے، آج دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کا چمکتا و مکتا سورج جو اپنی کرنیں بکھیر رہا ہے، یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اتنا بڑا کام یقیناً کسی ہدف کے بعد ہی اپنی منزل پر

پہنچا ہوگا، لیکن قربان جائیے! **اُمِّیْرُ اَہْلِ مَسْجِدَاتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہِہِ** کی مدنی و پُر حِکْمَتِ سُوچ پر کہ کم و بیش 200 سے زائد ممالک میں دَعْوَتِ اِسْلَامِی کا پیغام پہنچنے، کم و بیش 103 شعبہ جات کے قیام، ہزاروں جامعات المدینہ و مدارس المدینہ، سینکڑوں مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور ہزاروں مساجد بن جانے کے باوجود بھی یہ مدنی سوچ رکھتے ہیں کہ ابھی بہت کچھ کرنا ہے، گویا کہ ابھی کچھ کیا ہی نہیں۔ اس وقت لاکھوں مُبَلِّغِیْنَ جن میں اَرَاکِیْنِ شوریٰ، مُفْتِحِیْنَ کِرام اور بڑی بڑی تنظیمی ذمہ داریوں پر موجود نگرانوں میں کئی ایسے ہوں گے جو **اُمِّیْرُ اَہْلِ مَسْجِدَاتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہِہِ** کی انفرادی کوشش سے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے ہونگے، اس عظیم کام میں یقیناً آپ کے ذہن میں ایک ہدف ہوگا کہ فلاں کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کرنا ہے، فلاں کو بھی نیکی کی دعوت دینی ہے۔

اے کاش! **اُمِّیْرُ اَہْلِ مَسْجِدَاتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہِہِ** کی اس مدنی سوچ کے صدقے ہمیں بھی اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی و نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ مل جائے۔

اے کاش! ہم بھی ہر مدنی کام کی اہمیت کے پیش نظر اس کا ہدف بنا کر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دل و جان سے کوشش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہدف کس طرح پورا کریں؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اہداف کے حصول کیلئے یہ ضروری ہے کہ جس کو بھی کسی کام کا ہدف دیا جائے تو اس کی اس کام سے مُتَعَلِّقِ مدنی تربیت اور ممکنہ صورت میں

مُعَاوَنَت بھی کی جائے۔ نیز اس سے قبل یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ کیا وہ اس ہدف کو پورا کرنے کی صَلَاحِیَّت و اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ صَلَاحِیَّت و مدنی تَرْبِیَّت کے بغیر کسی پر کام کو مُسَلِّط کر دینا بسا اوقات نَفْع کے بجائے نَقْصَان کا باعث بنتا ہے۔ لہذا ہمیشہ صَلَاحِیَّت و مدنی تَرْبِیَّت، اہداف کے تَعْيِین کے بعد ان کی پوچھ گچھ (Follow-up) کامیابی کے حُصُول کیلئے ضَروری اُمور ہیں۔ مثلاً ذیلی حلقہ مُشَاوَرَت کے نگران کا ہدف ہے کہ اس نے اپنے ذیلی حلقے میں 12 مدنی کام کرنے ہیں، تو اب جس کو ذیلی حلقہ مُشَاوَرَت کا نگران بنایا جائے گا، سب سے پہلے اس کی صَلَاحِیَّت دیکھ کر مدنی تَرْبِیَّت کی جائے گی، پھر مدنی تَرْبِیَّت کے ساتھ اس کی مُعَاوَنَت بھی کی جائے گی، وہ اس طرح کہ اس کے ذیلی حلقے میں جَدْوَل بنا کر عملی طور پر مدنی کاموں میں شَرِکَت کر کے اہداف کا فالو آپ رکھیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد ہی ذیلی حلقے میں 12 مدنی کاموں کی مدنی بہار آجائے گی۔ جَامِعَةُ الْمَدِیْنَةِ کے ناظمین و مُدَرِّسین کو ہدف سے مُتَعَلِّق ایک مدنی مذاکرے میں مدنی پھول دیتے ہوئے اَمِیرِ اَہْلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ اِرشاد فرماتے ہیں: ناظمین و اساتذہ اپنا یہ ہدف بنالیں کہ جس طالب علم نے بھی جَامِعَةُ الْمَدِیْنَةِ میں داخلہ لیا ہے، وہ جَامِعَةُ الْمَدِیْنَةِ نہ چھوڑے، اگر کوئی چھوڑنے کی کوشش کرے تو اس پر انفرادی کوشش کریں۔^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

ہدف میں کامیاب ذمہ دار

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے ہدف کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو وہ ضرور پورا ہوگا۔ مگر اس کے لئے ہمیں دَرَج ذیل مدنی پھولوں پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر ہم ان مدنی پھولوں پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیاب ہو جائیں گے:

- ① مشکلاتِ انسان کو تباہ کرنے کیلئے نہیں بلکہ بنانے کے لئے آتی ہیں ② مسائل میں الجھنے اور خوفزدہ ہونے کے بجائے اُن کے حل کیلئے وسائل کو بہتر طور پر استعمال کیجئے ③ وقت ایک نعمت ہے جو ہر انسان کو برابر، برابر دی گئی ہے ④ بڑا آدمی وہ ہے جو اپنا سارا وقت ضروری کاموں میں صرف کرے ⑤ کوشش ہماری متاع (سرمایہ) ہے ⑥ ہمت ہارنا اپنی ڈکشنری (Dictionary) سے نکال دیجئے ⑦ مشکل کاموں سے جی چُرانے کے بجائے چیلنجز (Challenges) کو قبول کیجئے ⑧ یکسوئی کے تصور کو سمجھئے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجئے ⑨ ناکامی سے مایوس نہ ہوں کہ ایک مشہور فاتح چیونٹی کی بار بار ناکامی کی بدولت کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا ⑩ کمرۂ امتحان میں جو کام ہم 3 گھنٹے میں کر لیتے ہیں وہ عام طور پر 3 دن میں بھی مشکل ہے اس کی وجہ وقت کی تعین یعنی مخصوص کرنا ہے ⑪ ہر کام کیلئے وقت کی حدودِ معین یعنی مُقرر کیجئے ⑫ کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مت ہو جائیے ورنہ کچھو اپنے عملِ مسلسل سے آگے نکل جائے گا ⑬ جو کام بھی کریں اس میں توازن، تواثر اور تسلسل ضرور برقرار رکھئے ⑭ تساہل (غفلت و سستی) ایک بیماری اور انتہائی نقصان دہ نشہ ہے ⑮ تساہل، سستی روی، اور تاخیر اور پھر کبھی ہمارے دشمن ہیں، مشہور

مقولہ ہے: (Tomorrow never come, do your work today) یعنی کل کبھی نہیں آئے گا آج ہی اپنا کام کر لو ﴿۱۶﴾ ذمہ دار کی شخصیت کا غیر منظم ہونا بھی معاملات میں الجھاؤ اور فیصلوں میں تاخیر کا باعث ہوتا ہے ﴿۱۷﴾ اپنے خصوصی اوقات میں اپنے خصوصی کاموں کا تعین کیجئے ﴿۱۸﴾ ”کل کریں گے“ یہ ایک دھوکا ہے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! وہی ذمہ دار کامیاب کہلائے گا جو دورانِ مدنی کام اپنے مقصد کو ہر لحظہ پیش نظر رکھنے والا، وقت کو ضائع کرنے سے پرہیز کرنے والا، حُسنِ اخلاق کا پیکر، زبان، نگاہ اور دل کی حفاظت کرنے والا، سوال سے بچنے والا، عاجزی کا خوگر، حُرصِ مال سے کوسوں دور، حریصِ علم ہو، مُرشد، اساتذہ اور والدین کا آداب کرنے والا ہو، نظامِ الاوقات کی پابندی کرنے والا، حقِ صحبت کا خیال رکھنے والا ہو، تکالیف و آلام پر صابر ہو، ذوقِ عبادت رکھنے والا ہو، نیکی کی دعوت دینے والا ہو، نیز اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور راہِ خدا میں سرفر کرنے والا ہو۔ ان تمام اوصاف کے حصول کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنا بے حد مفید ہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، اس کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ہمارا دل گواہی دے گا کہ یہ خود احتسابی کا ایک جامع اور خود کار نظام ہے جس کو اپنالینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ پاک کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے پر استقامت پانے،

①..... رسائل دعوتِ اسلامی (حصہ اول)، مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، ص ۳۳۸ تا ۳۳۹ بتغیر

پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ان مدنی انعامات پر عمل کرنے کے لئے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی شائع کردہ کتاب ”جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ“ کا مطالعہ نفع بخش ہے۔^①

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوری کے

مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

❖ مَحَرَّمُ الْحَرَامِ کے مدنی قافلے کے اہداف کی طرح اگر ہر ماہ کا ہدف ہو جائے تو شیطان کو کہیں جگہ نہ ملے۔ ❖ ہدف لیتے وقت اچھی نیت نہ ہو تو ثواب نہیں ملے گا۔^②

❖ ذمہ داری سے پیچھے ہٹنا اپنے آپ کو نیکیوں سے محروم کرنا ہے۔ ہماری یہ مدنی ضد ہونی چاہئے کہ میں دعوتِ اسلامی اور مدنی مرکز کی دی ہوئی ذمہ داری از خود نہیں چھوڑوں گا۔^③

❖ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق کرنا، کروانا ہر ذمہ دار کی ذمہ داری ہے۔ ❖ مدنی کام کے لئے مضبوط اور کوشش کرنے والے اسلامی بھائی لئے جائیں۔ طے شدہ مدنی پھولوں پر عمل در آمد نہ ہونا بہت سے مسائل کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔^④

❖ ہمیں باقاعدہ وقت اور پیشگی مدنی پھول طے کر کے مدنی مشورہ

۱..... کامیاب طالب علم کون؟، ص ۲۰، تبخیر

۲..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 31 اکتوبر 2014ء

۳..... مدنی مذاکرہ، ۶ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق 25 اپریل 2015ء

۴..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق مئی 2008ء

۵..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری 2009ء

کرنا چاہئے، بے قاعدہ مشورے کا نتیجہ مضبوط نہیں ہوتا۔^①

ذمہ داران کے لئے اہداف کی چند مثالیں

❖ اپنے بارے میں دارالافتاء اہل سنت سے شرعی راہ نمائی لے کر فرضِ علوم سیکھنا۔
 ❖ اپنے گھر کے ہر فرد کو سنتوں کا پیکر بنانا (اس کیلئے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر عمل کیا جائے)۔ ❖ 12 مدنی کاموں کیلئے ہر مسجد میں 12 ذمہ دار مقرر کرنے ہیں اور اپنے شعبے میں تنظیمی ترکیب کے مطابق تقریر مکمل کر کے ان کی تربیت کرنا۔ ❖ صدائے مدینہ کے لئے فی ذیلی حلقہ کم از کم چار اسلامی بھائیوں کی ترکیب بنانا۔ ❖ بعدِ فجر مدنی حلقے میں فی ذیلی حلقہ کم از کم 12 اسلامی بھائیوں کی شرکت کو یقینی بنانا۔ ❖ ہر ذیلی حلقے میں مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بالغان کی ترکیب بنانا۔ ❖ 12 شخصیات کے ہاں اور ہر جامعۃ الْمَدِينَةِ و مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ میں مدنی مذاکرے کی ترکیب کرنی ہے۔ ❖ ہر ڈویژن میں ایک مسجد بنانا۔ ❖ 72 مدنی انعامات کے رسالے میں مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ کے مطابق سالانہ مطالعہ کرنا۔ ❖ 72 مدنی انعامات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا۔ ❖ فی ذیلی حلقہ 12 اسلامی بھائیوں کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروانا۔ ❖ ہر حلقے سے 12 اسلامی بھائیوں کو 3 دن کے لئے مدنی قافلے میں سفر کروانا۔ ❖ مدنی مرکز کی اجازت سے ہر تنظیمی ڈویژن میں جامعۃ الْمَدِينَةِ قائم کرنا ہے اور ہر تنظیمی علاقے میں مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ کی ترکیب کرنی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

أَلْحَبْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

12- عبادت کا موسم بہار

دروود پاک کی فضیلت

صحابی رسول حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ بے مثال، محبوبِ ربِّ ذُو الْجَلَالِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت ہر جگہ میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود پڑھا ہو گا، جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ اور شبِ جُمُعہ 100 مَرَّتَبہ دُرُودِ پَاک پڑھا اللہ ربُّ الْعَزَّةِ اس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اس دُرُودِ پَاک پر ایک فرشتے کو مقرر فرمادے گا وہ اس کو میری قبر میں ایسے لائے گا جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں وہ اس دُرُودِ پَاک پڑھنے والے کا نام اور اس کا سبب اس کے قبیلے تک بیان کرے گا تو میں اسے اپنے پاس ایک سفید صحیفہ میں دَرَج کر لوں گا۔^① اور ایک روایت میں اس بات کا اضافہ ہے کہ میرا علم میری موت کے بعد بھی ایسے ہی ہے جیسے دُنیا میں تھا۔^②

ورد جس نے کیا دُرُود شریف | اور دل سے پڑھا دُرُود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی | ہے عجب کیمیا دُرُود شریف

①..... شعب الایمان: ۲۱-باب فی الصلوات، فضل الصلوة علی النبی... الخ، ۱۱۱/۳، حدیث: ۳۰۳۵

②..... الصلوات و البشرف فی الصلوة علی خیر البشر، باب الفانی... الخ، ص ۷۷، حدیث: ۳۳ ملتقطاً

آپ کا سایہ حشر میں ہو گا | جس نے اکثر پڑھا دُرُود شریف^①
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کے دروازے والا محل

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ نِشَان ہے: جب ماہِ رَمَضَانَ کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک بند نہیں ہوتے۔ جو کوئی بندہ مومن اس ماہِ مُبَارَك کی کسی بھی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اُسکے ہر سجدے کے بدلے 1500 نیکیاں لکھتا ہے اور اُس کیلئے جَنَّت میں سُرخ یا قُوت کا گھر بناتا ہے جس میں 60 ہزار دروازے ہوں گے، ہر دروازے کے پُت سونے کے بنے ہوں گے جن میں یا قُوت سُرخ جڑے ہوں گے۔ پس جو کوئی ماہِ رَمَضَانَ کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اللہ پاک اُسکے گزشتہ گناہ معاف فرمادیتا ہے اور مہینے کے آخری دن تک کے گناہ بھی معاف فرمادیتا ہے اور اُس کیلئے صُحْح سے شام تک 70 ہزار فرشتے دُعَاءِ مَغْفِرَات کرتے رہتے ہیں۔ رات اور دن میں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اُسکے ہر سجدہ کے بدلے اُسے (جَنَّت میں) ایک ایسا دَرَخْت عَطَا کیا جاتا ہے کہ اُسکے سائے میں ایک گھڑ سوار 500 برس تک چلتا رہے۔^①

آگیا رمضان عبادت پر کمر اب باندھ لو | فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

① کافی کی نعت، ص ۴۰

② شعب الایمان، ۲۳-باب فی الصیام، فضائل شہر رمضان، ۳/۳۱۲، حدیث: ۳۶۳۵

③ وسائل بخشش (مرغم)، ص ۷۰۵

نیکیاں کمانے کا مہینا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خدائے حَنَّان و مَنَّان کا کس قدر عظیم احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے حبیبِ ذیشان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے طفیل ایسا ماہِ رَمَضَانَ عطا فرمایا کہ جس میں نیکیوں کا اجر خوب خوب بڑھ جاتا ہے، بلاشبہ یہ ماہِ مُبَارَكِ نیکیاں کمانے کا مہینا ہے۔ اس ماہِ مُبَارَكِ میں چونکہ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گنا کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اس ماہِ مُبَارَكِ سے پہلے نیکی کے جو کام کیا کرتے تھے نہ صرف انہیں جاری رکھئے بلکہ عبادت کے اس موسمِ بہار سے خوب فائدہ اٹھائیے اور نیکی کے کاموں کو مزید بڑھا دیجئے کہ ہمارے پیارے اور بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی اس مُبَارَكِ مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عبادتِ الہی میں بہت زیادہ مہرُوف ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضَانَ آتا تو میرے سر تاج، صاحبِ مہراج صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پاک کی عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے اور سارا مہینا اپنے بسترِ مُنَوَّرِ پر تشریف نہ لاتے۔^①

ہر گھڑی رَحْمَتِ بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں ماہِ رَمَضَانَ رَحْمَتوں اور برکتوں کی کان ہے^②

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صحابہ کرام اور ماہِ رَمَضَانَ

اسی طرح سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سچے غلام

①..... شعب الامان، ۲۳-باب فی الصيام، فضائل شهر رمضان، ۳/۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۴

②..... وسائلِ بخشش (فرم)، ص ۷۵

صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ بھی ماہِ رَمَضَانَ میں خوب عِبَادَاتِ کا اہتمام فرماتے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ماہِ شَعْبَانَ کا چاند نَظَرِ آتے ہی صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ تلاوتِ قرآنِ پاک کی طرف خُوب مُتَوَجِّہ ہو جاتے، اپنے اَمَوالِ کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُرَبَا و مَسَاكِينِ مُسْلِمَانِ ماہِ رَمَضَانَ کے روزوں کے لئے تیار کر سکیں، حُکامِ قیدیوں کو طَلَبِ کر کے جس پر ”حد“ (سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حد قائم کرتے، بقیہ میں سے جن کو مُنَاسِبِ ہوتا انہیں آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُضُولِ کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضَانَ سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رَمَضَانَ شَرِيفِ کا چاند نَظَرِ آتے ہی غُسلِ کر کے (بعض حضرات) اِغْتِسَاكَاتِ میں بیٹھ جاتے۔^①

موجودہ مُسْلِمَانوں کی حالت

سُبْحَانَ اللهِ! پہلے کے مُسْلِمَانوں کو عِبَادَاتِ کا کس قَدْرُ ذَوَقِ ہوتا تھا! مگر اَفْسُوس! آج کل کے مُسْلِمَانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مدنی سوچ رکھنے والے مُسْلِمَانِ مُتَبَرِّکِ اَیَامِ میں اللهُ پاک کی زیادہ سے زیادہ عِبَادَاتِ کر کے اُس کا قُربِ حَاصِلِ کرنے کی کوششیں کرتے تھے اور آج کل کے مُسْلِمَانِ مُبَارِکِ دِنوں، خُصُوصاً ماہِ رَمَضَانَ میں دُنیا کی ذلیل دولت کمانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے ہیں۔ اللهُ پاک اپنے بندوں پر مہربان ہو کر نیکیوں کا اجر و ثواب خوب بڑھا دیتا ہے، لیکن دُنیا کی دولت سے مَحَبَّتِ کرنے والے لوگ رَمَضَانَ الْمُبَارِکِ میں اپنی چیزوں کا بھاؤ بڑھا کر اپنے ہی مُسْلِمَانِ بھائیوں میں لُٹ مار مچا دیتے

ہیں۔ صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ دم توڑتا نظر آرہا ہے!

بھائیو بھنو! گناہوں سے سبھی توبہ کرو | غلڈ کے در کھل گئے ہیں داخلہ آسان ہے^①

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كِي قَدْر كِيچھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں غفلت چھوڑ کر اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كِي قَدْر كرنی چاہئے اور اس میں خوب خوب نیکیاں کرنے کی کوشش بڑھا دینی چاہئے، اس مہینے کو قرآن پاک سے خاص نسبت حاصل ہے، یہی وہ مُبَارَك مہینا ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا اور اس مہینے کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا نام قرآن پاک میں آیا ہے، لہذا ماہِ مُبَارَكِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ میں تلاوتِ قرآن کی جائے۔ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازوں کا بھی اہتمام ہو، خصوصاً تہجد کی نماز ادا کی جائے کہ فیضانِ سحری کے سبب اس کی ادائیگی آسان ہے اور دُعا کرتے رہیں کہ اللہ پاک اس کی عادت پختہ فرمادے، غریب روزہ داروں کے ساتھ ہمدردی کریں، اللہ پاک توفیق دے تو اپنے گھر سے ان کی مدد کریں۔ اَلْفَرَضِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کے مُقَدَّس مہینے میں ہر طرف رحمتوں اور برکتوں کی برسات ہے، اس کو جتنا لوٹ سکتے ہیں لوٹ لیجئے، کاش! رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ ہم سے راضی ہو کر جائے اور ہماری حتمی بےخوشش کا سامان بن جائے۔

ابرِ رحمت چھا گیا ہے اور سماں ہے نور نور | فضلِ رب سے معفرت کا ہو گیا سامان ہے^②

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

رمضان شریف کی خصوصی عبادات

فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جو ایمان و اخلاص سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو رمضان میں ایمان و اخلاص سے راتوں میں عبادت کرے (یعنی تراویح پڑھے یا تہجد) تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شبِ قدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ عبادت کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں تین طرح کی عبادات کا ذکر کیا گیا ہے، جبکہ اِعْتِنَاکَ بھی خاص رمضان شریف ہی کی عبادت ہے۔ آئیے! ان کا ایک مُختَصِر جائزہ لیتے ہیں:

1 روزہ

روزہ فرض ہے اور اللہ پاک کو اس قدر مَحْبُوب ہے کہ ایک روایت میں ہے: انسان کے ہر نیک عمل کا اجر 10 گنا سے 700 گنا تک ہو گا سوائے روزہ کے، کہ اس کا اجر خاص اللہ پاک کے ذمہ کرم پر ہے اور وہی اس کا ثواب عطا فرمائے گا۔^①

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو | جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

①.....مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الاول، 1/3، حدیث: 1958

②.....مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، ص 216 حدیث: 1624- (1151) مفہومًا

③.....وسائل بخشش (مترجم)، ص 60

2 تراویح

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تراویح بھی رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی ایک خاص عبادت ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود بھی تراویح ادا فرمائی اور اس کو خوب پسند بھی فرمایا۔ چنانچہ صاحبِ قرآن، مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو ایمان و طلبِ ثواب کے سبب سے رَمَضَانَ میں قیام کرے اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔¹ پھر اس اندیشے کی وجہ سے تَرَك فرمائی کہ کہیں اُمت پر (تراویح) فرض نہ کر دی جائے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ جدا جدا انداز پر (تراویح) ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ حضرات کسی کی اِئْتِنَا میں پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لہذا آپ نے حضرت سیدنا ابی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سب کا امام بنا دیا۔ پھر جب دوسری رات تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ باجماعت (تراویح) ادا کر رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور) فرمایا: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ۔ یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔²

یا خدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے | زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے³

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

1..... بخاری، کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ص ۵۲۵، حدیث: ۲۰۰۹

2..... بخاری، کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ص ۵۲۵، حدیث: ۲۰۱۰

3..... وسائل بخشش (مرتم)، ص ۷۰۵

3 شب قدر

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اس اُمت کو ایک ایسی عظیم رات عطا فرمائی جس میں کی گئی عبادت کا ثواب کئی گنا زیادہ بلکہ اس شب کے عبادت گزار کو سالہا سال کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک بار جب ماہِ رَمَضَانَ شریف تشریف لایا تو سلطانِ دو جہاں، سرورِ دیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفْضَل ہے۔¹ اس بابرکت رات کا تذکرہ کرتے ہوئے شَیْخِ طَرِیْقَتِ، اَمِیْرِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اپنی مایہ ناز کتاب **فیضانِ سُنَّتِ** میں فرماتے ہیں: اس مقدس رات کو ہرگز ہرگز غَفَلَت میں نہیں گزارنا چاہئے۔ اس رات عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی 83 سال 4 ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس زیادہ کا علم اللہ پاک جانے یا اس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانیں کہ کتنا ہے۔ اس رات میں حضرت سَیِّدُنَا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مُصَافَحہ کرتے ہیں۔ اس مُبارک شب کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صُحُوحِ صَادِقِ تِک بَرَقَرَار رہتی ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْوَحْشِ الْاِسْلَامِیِّ کے مدنی ماحول میں اس رات کی

1 ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان، ص ۲۱۵، حدیث: ۱۶۴۲

اہمیت کے پیش نظر بڑی رات کے اجتماعات کا سلسلہ ہوتا ہے، جس میں تلاوت و نعت، سنتوں بھرا بیان، صلوٰۃ التسخیر اور ذکر و دعا کا سلسلہ سحری تک رہتا ہے۔ آپ بھی نہ صرف تنہا بلکہ اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر بڑی رات کے اجتماعات میں شرکت کروائیں، اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو اس رات کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ میں روزانہ (بعدِ عصر و بعدِ تَرَاوِیْحِ) 2 مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، شبِ قدر کے بابِ رُکُوتِ مَوْقِعِ پر بھی مدنی مذاکرے کی ترکیب ہوتی ہے، اس رات بھی دنیا بھر کے کثیر عاشقانِ رسولِ اجتماعی طور پر جمع ہو کر یا مدنی چینل کے ذریعے فیضانِ مدنی مذاکرہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، شبِ قدر مدنی چینل کے ساتھ گزارنے کی دعوت کو بھی عام کیا جائے، کیونکہ کئی شہروں میں ساری رات عبادت میں گزارنے کے لئے جاگنے کا ذہن اور اجتماعی طور پر انتظام نہیں ہوتا، جو عاشقانِ رمضانِ اجتماعی طور پر بڑی رات کے اجتماع میں شرکت نہ کر سکیں، وہ مدنی چینل کے ذریعے اس بڑی رات کو عبادت میں گزارنے کی کوشش کریں۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي مَطْلَعِ الْفَجْرِ حَق | مَا نَكَّ كِي إِسْتِقَامَتٍ بِهٖ لَآكُوهٖ سَلَامٌ ①
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

4 اَعْتِنَاكَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کی برکتوں کے کیا کہنے! یوں تو اس کی ہر

ہر گھڑی رحمت بھری اور ہر ساعت اپنے اندر بے پایاں برکتیں لئے ہوئے ہے۔ مگر اس ماہِ محترم میں شبِ قدر سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اسے پانے کیلئے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رَمَضَانَ کا پورا مہینہ بھی اِغْتِکَاف فرمایا ہے اور آخری 10 دن کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذْر کے تحت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضَانَ الْمُبَارَک میں اِغْتِکَاف نہ کر سکے تو سَوَّالِ الْمُکْتَرَم کے آخری عشرہ میں اِغْتِکَاف فرمایا۔^① ایک مرتبہ سَفَر کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِغْتِکَاف رہ گیا تو اگلے رَمَضَانَ شریف میں 20 دن کا اِغْتِکَاف فرمایا۔^②

ایک بار تو اعتکاف کر ہی لیں!

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے دیوانو! اگر ہم رَمَضَانَ الْمُبَارَک کی برکتیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ناخول میں ہونے والے پورے مہینے کے اِغْتِکَاف کے جتنے دن باقی ہیں، انکو غنیمت جانتے ہوئے عاشقانِ رمضان کے قُرب میں اِغْتِکَاف کیلئے حاضر ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ انفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ علمِ دین اور بے شمار سنتیں سیکھنے کا موقع ملے گا اور اگر کسی عُذْر کی وجہ سے پورے مہینے کا مکمل اِغْتِکَاف نہ کر سکیں تو زیادہ سے زیادہ وقت اِغْتِکَاف والوں کے ساتھ گزاریں اور سنتیں سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شریکت کریں۔ اجتماعی

①.....بخاری، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف النساء، ص ۵۳۱، حدیث: ۲۰۳۳

②.....ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منه، ص ۲۲۰، حدیث: ۸۰۳

طور پر ہونے والے مدنی مذاکروں میں شُرکت کر کے اس کی مدنی بہاریں لوٹیں۔ ورنہ پھر آخری عشرے کا اِعتِکاف تو کر ہی لینا چاہئے کہ بہت ساری روایات کا مفہوم ہے کہ شبِ قدرِ رَمَضانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آخری عشرے کا اِعتِکاف کرنے کی بَرَکَت سے شبِ قدر میں عِبَادَت کا مَوْقِع ملنے کی قَوٰی اُمید ہے۔ ویسے بھی آخری عشرے میں اِعتِکاف کی بہت فضیلت ہے۔ جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیُّ المُرْتَضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ محمد مصطفیٰ، حبیبِ کبریٰ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوش نما ہے: مَنْ اَعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ۔ یعنی جس نے رَمَضانُ الْمُبَارَک میں (10 دن کا) اِعتِکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے 2 حج اور 2 عمرے کئے۔^①

سُنَّتیں سیکھ لو	رحمتیں لوٹ لو	مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف
دین کے علم کی برکتیں لوٹ لو	مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف	
تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو	مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف	
تم پہ فضلِ خدا، لطفِ سرکار ہو	مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف	
ہوگا راضی خدا خوش شہِ اَنْبِیَا	مدنی ماحول میں کر لو تم اِعتِکاف ^①	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

①..... شعب الایمان، ۲۴- باب فی الاعتکاف، ۳/ ۲۲۵، حدیث: ۳۹۶۶

②..... وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۶۴۲ تا ۶۴۵ ملقطاً

5 مبلغین کے لئے موسم بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضانِ الْمُبَارَك جہاں اپنے ساتھ بے شمار نعمتیں لئے ہوئے ہے، وہاں قرآن و سنت کی خدمت کے لئے بھی موسمِ بہار ہے کہ ہر طرف مسلمانوں میں عبادت کا ذوق بڑھ چکا ہے، مسجدیں آباد ہو چکی ہیں اور ایسے ماحول میں یقیناً نیکی کی دعوت دینا بھی آسان ہے اور مسلمانوں کو نیکی کی طرف راغب کرنا بھی آسان۔ مبلغین کو چاہئے کہ نیکیوں کے اس موسمِ بہار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مدنی کاموں کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔ اگر کہیں مسجد میں مدنی درس نہیں ہوتا تو مدنی درس شروع ہو جائے، مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَان میں سستی ہے تو اس کی پابندی کیجئے، مدنی انعامات پر خود بھی عمل کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیے، اے کاش! آمدِ رمضان کی بَرَکَت سے ہر ذیلی حلقے میں 12 مدنی کاموں کی دھوم مچ جائے۔ چونکہ اجتماعی اِعْتِمَکَات کے اختتام پر کئی مُعْتَكِفِین چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَرْبِیَّت کے مدنی قافلوں کے مسافر بن جاتے ہیں، اس لئے آپ بھی اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا پانے کے لئے مدنی قافلوں کا مسافر بننے کی نیت فرمالیجئے۔

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

کم ہوا زورِ گنہ اور مسجدیں آباد ہیں ماہِ رمضان المبارک کا یہ سب فیضان ہے ①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مدنی عطیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمُبَارَک میں دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کا راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا ذہن ہوتا ہے۔ چنانچہ ذمہ داران کو چاہئے کہ جن اسلامی بھائیوں کا راہِ خُدا میں کچھ خرچ کرنے کا ذہن بنے تو ان خوش نصیبوں کی خدمت میں گزارش کریں کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات، فطرہ اور دیگر مدنی عطیات قریبی رشتہ داروں کو دیں جو مستحق ہوں یا پھر ایسے مقام پر دینے کی کوشش فرمائیں جہاں نہ صرف ان کا دینا جائز ہو بلکہ یہ دینا ان کے لئے عظیم الشان ثوابِ جاریہ بن سکے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ اگر ہم کوئی کاروبار کرنا چاہیں اور 2 قسم کے کاروبار ہمارے پیش نظر ہوں: (۱) جس میں ایک مرتبہ نفع حاصل ہو اور پھر ختم ہو جائے۔ (۲) جس میں نفع کا سلسلہ تا قیامت ہو۔ تو یقیناً ہمارا دل و دماغ دوسری قسم کے کاروبار کے حق میں فیصلہ دے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامِی کا مدنی پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے اور 104 شعبہ جات میں خدمتِ دین کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ جن کے سالانہ اخراجات اربوں میں ہیں، براہِ کرم! اپنی زکوٰۃ و عشر اور صدقات و خیرات دَعْوَتِ اِسْلَامِی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی انفرادی کوشش فرما کر ان کے زکوٰۃ و عشر اور دیگر عطیات دَعْوَتِ اِسْلَامِی کے مدنی مرکز میں پہنچا کر یا کسی ذمہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مدنی مرکز پر فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرما کر اپنے لئے صدقہ جاریہ کی ترکیب بنائیے۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

13- تَرْبِيَةِ كِي اَهْمِيَّة

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيَّة

اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پَآک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔^①

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُودِ و سلام
 اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَيْرِ الْاَنَامِ
 اِس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام
 مجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرْدَار ہے^②

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

مدنی تربیت کا انداز

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ ثَمَرِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں تین سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت سیدنا محمد بن سَوَّار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو نماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تُو اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا: میں اسے کیسے یاد کروں؟ فرمایا: جب رات کو سونے لگو تو زبان

①.....مسند ابی یعلیٰ، قتادہ عن انس، ۳/۳، حدیث: ۲۹۶۰

②.....وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۲۸۱

کو حرکت دیئے بغیر محض دل میں تین مرتبہ یہ کلمات کہو: اللہ معی اللہ ناظر الی اللہ شاہدی یعنی اللہ میرے ساتھ ہے اللہ مجھے دیکھتا ہے اللہ میرا گواہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا: اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو! میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان کو مطلع کیا۔ فرمایا: ہر رات 11 مرتبہ یہی کلمات پڑھو! (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح پڑھا تو میرے دل میں اس کی لذت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان نے فرمایا: میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے قبر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا ان شاء اللہ عزوجل یہ تمہیں دنیا اور آخرت میں نفع دے گا۔ فرماتے ہیں: میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں اس کا ذکر کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان نے فرمایا: اے سہل! اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچانا۔^①

بتدرج ترتیب کا فائدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سیدنا محمد بن سوار رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اپنے بھانجے کی کس طرح مدنی تربیت فرمائی کہ پہلے 3 مرتبہ پھر 7 مرتبہ اور پھر 11 مرتبہ کلمات پڑھنے کا فرمایا اور یوں بالآخر حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ تَشْتَرِي رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی یہ کلمات پڑھنا عادت بن گیا۔

..... فیضان سنت، باب فیضان بسم اللہ، ص ۵۶، بحوالہ احياء علوم الدين، کتاب ریاضة النفس، بیان الطریق فی ریاضة الصبیان... الخ، ۳/۹۳ ملخصًا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی تربیت سے مالا مال اس بہت ہی پیاری حکایت سے ہم تنظیمی طور پر بہت سارے مدنی پھول حاصل کر سکتے ہیں، مثلاً کسی کی مدنی تربیت کرتے وقت انداز نہایت نرمی والا ہونا چاہئے، کسی چیز کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے کسی مثال کے ذریعے اُس کے فوائد و ثمرات بتا کر سمجھانا شاید قدرے آسان ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ ثنثری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ (بچپن میں ہی ذُکْر خُداوندی کا خوب عادی ہو جانے کے بعد) جب میرے ماموں جان نے مجھے مکتب بھیجا تو میں نے سوچا کہیں میرے ذُکْر میں خَلَل نہ آجائے لہذا اُسٹاذ صَاحِب سے یہ شَرْط کر لی کہ میں ان کے پاس جا کر صرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے مکتب میں چھ یا سات برس کی عمر میں قرآنِ پاک حِفْظ کر لیا۔ میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ 12 سال کی عمر تک میں جو کی روٹی کھاتا رہا۔ 13 سال کی عمر میں مجھے ایک مسئلہ پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اجازت لے کر میں بصرہ آیا اور وہاں کے علما سے وہ مسئلہ پوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں عبّادان کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مشہور عالم دین حضرت سیدنا ابو حسیب حمزہ بن ابی عبد اللہ عبّادانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے میں نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے تسلی بخش جواب دیا۔ میں ایک عَرَصَہ تک انکی صُحْبَت میں رہا، ان کے کلام سے فیض حاصل کرتا اور آداب سیکھتا پھر میں ثنثری کی طرف آ گیا۔ میں نے گزارہ کا انتظام یوں کیا کہ میرے لئے ایک دِرْہَم کے جو شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیس کر روٹی پکالی جاتی۔ میں ہر رات سَحْری کے وقت ایک اُوْقِیَہ (یعنی تقریباً 70 گرام) جو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک دِرْہَم مجھے سال بھر کیلئے کافی

ہوتا۔ پھر میں نے آزادہ کیا کہ تین دن مسلسل فاقہ کروں گا اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر 25 دنوں تک مسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا) 20 سال تک یہی طریقہ رہا، پھر میں نے کئی سال تک سیر و سیاحت کی، واپس ٹنٹر آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اختیار کی۔ حضرت سیدنا امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مرتے دم تک سیدنا سہیل بن عبد اللہ ثنثری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کبھی نمک استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔^①

کامیاب نگران

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں غور کرنے سے مزید 2 طرح کے مدنی پھول ملتے ہیں: ایک تو یہ کہ مدنی تربیت کب اور کیسے کرنی چاہئے اور دوسرا یہ کہ مدنی تربیت مستقل ہوتی رہنی چاہئے، عارضی نہیں کہ جو وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو جائے۔ چٹانچہ یاد رکھئے! اگر کوئی اسلامی بھائی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول کو دیکھ کر اسے اختیار کرتا ہے تو اس کی حالت بالکل ایک بچے جیسی ہوتی ہے، یعنی ابھی اسے کچھ معلوم نہیں، وہ دوڑنا تو دور، چلنا بھی نہیں جانتا، لہذا اس وقت اگر اسے ایک ایسا تربیت یافتہ ذمہ دار مل جائے جو اسے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے نہ صرف متعارف کرائے بلکہ آہستہ آہستہ اس پر 12 مدنی کاموں کا ایسا مدنی رنگ بھی چڑھا دے جو ساری زندگی اترنے کا نام نہ لے تو ایسا اسلامی بھائی نہ صرف مدنی ماحول میں

①..... احیاء علوم الدین، کتاب ریاضة النفس، بیان الطریق فی ریاضة الصبیان... الخ، ۳/۹۴ ملخصاً

چلے گا بلکہ دوڑے گا، جی نہیں صرف دوڑے گا ہی نہیں بلکہ اس کو تو مدینے کے پر لگ جائیں گے اور یہ مدنی کام کرتے کرتے جانبِ مدینہ اڑنا شروع کر دے گا۔

یاد رکھئے! ایک اچھا تربیت یافتہ نگران ایک کسان کی طرح ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کسان کھیتی باڑی کے دوران فصل سے غیر ضروری گھاس پھوس اور جڑی بوٹیاں نکال دیتا ہے، زہریلے کیرٹے مکوڑوں سے اپنی قیمتی فصل کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے طرح طرح کے اسپرے کرتا ہے، گرمی سردی کے اثرات سے بچاؤ کی تدبیریں کرتا ہے تاکہ فصل کی ہریالی اور نشوونما میں کمی نہ آئے۔ اسی طرح ایک اچھا نگران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی خامیوں کو چھپاتے ہوئے اس طرح ڈور کرتا ہے کہ انکی خوبیاں ابھر کر خوب سامنے آجائیں۔ لیکن ایسا اچھا نگران وہی ہو سکتا ہے جو اوٹ کی سی اطاعت و سادگی، زمین جیسی وسعت و عاجزی، پہاڑ کی طرح استقامت و ثابت قدمی اور آسمان کی رفعت کی مثل بلند نظری رکھتے ہوئے اپنے لئے ہر ممکن طریقے سے کثیر سرمایہ آخرت جمع کرنے کی فکر میں رہتا ہو۔ اسکی مدنی سوچ بس یہی ہو کہ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ڈرج کرنے میں اس کی ذات اکیلی نہ رہے بلکہ کثیر اسلامی بھائی اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کے اندراج کا باعث بنیں۔ لہذا اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی ایسی بہترین مدنی تربیت کرے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھوم مچادیں۔ اس طرح وہ نہ صرف دعوتِ اسلامی کے مدنی کام میں ترقی کا باعث بن کر اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کریں گے بلکہ آپ کے نامہ اعمال میں بھی نیکیوں کے اضافے کا باعث بنیں گے، کیونکہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَالْهِ وَسَلَّمَ ہے: نیکی کی طرف راہ نمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔^①

مدنی تربیت کا نسخہ

ترہیت کی اہمیت یعنی قدر و منزلت اور ضرورت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ پاک اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے آدابِ ارشاد فرما رہا ہے۔ چنانچہ پارہ 14 سورہ نحل کی آیت نمبر 125 میں ارشاد ہوتا ہے:

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالنَّوْعِظَةَ الْحَسَنَةَ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط

ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ گئی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بسا اوقات غیر تربیت یافتہ ذمہ دار اپنی نادانی، طبیعت کی تلخی کے سبب نیکی کی دعوت کے عظیم مدنی کام کو زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے یا جس تیز رفتاری کے ساتھ اپنے طے شدہ اہداف کو تکمیل کرنے کیلئے جانبِ منزل کو شش کرنی ہوتی ہے، وہ نہیں کر پاتا، لہذا اپنے ماتحتوں کو اپنی صحبت سے نوازیں ان کی مدنی تربیت کے لئے وقت دیتے رہیں اور اپنے تجربات ان میں منتقل کریں۔ جس مدنی کام کی کارکردگی ہم بہتر سے بہتر کرنا چاہتے ہیں، پہلے اُس مدنی کام سے متعلق اپنے ذمہ داران کی مدنی تربیت کرنی ہوگی کہ یہ مدنی کام کرنا کیسے ہے؟ اس مدنی تربیت کی برکت سے اللہ پاک نے چاہا تو کم وقت میں زیادہ مدنی نتائج حاصل ہوں گے۔

[۱].....ترمذی، ابواب العلم، باب ما جاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ص ۲۴۸، حدیث: ۲۶۷۰

یاد رہے! اس سلسلے میں اپنے ذاتی فضائل و قربانیوں کا بیان ریاکاری، عُجْب و خود پسندی و خود بینی کے مہلک (مہ۔ لک) یعنی ہلاک کرنے والے مرض میں مُبْتَلَا کر سکتا ہے۔ اس لئے اُنسب (اُن۔ سب) یعنی زیادہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اپنا کوئی واقعہ بیان کرنا پڑ ہی جائے تو ”ایک مُبَلِّغ“ کہہ کر بتانا زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ ماتحتِ اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت کے لئے پیکرِ علم و حِکْمَت، شَيْخِ طَرِيقَت، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے دلنشین و حِکْمَت بھرے مدنی تربیت سے مالا مال واقعات سنائیں تاکہ اسلامی بھائی سیکھیں کہ کسی بھی مدنی کام کو کس طرح پایہ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے لئے مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَةِ کی مَطْبُوْعَةُ كِتَاب ”تَعَارُفِ اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ“ سے بھی استفادہ کریں۔

تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلامی خُطُوَط پر تربیت کا خواب اسی وقت شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب ذمہ دار اسلامی بھائی بقدرِ كِفَايَتِ عِلْمِ دِيْن کے حامل بلکہ عامل بھی ہوں کیونکہ جس کی اپنی نماز دُرُست نہیں وہ کسی کو دُرُست نماز پڑھنا کیسے سکھائے گا، جو خود کھانے پینے، لباس پہننے اور دیگر کاموں کو سُنَّت کے مُطَابِق کرنے کا عادی نہیں وہ اپنے ماتحتِ اسلامی بھائیوں کو سُنَّتوں کا عامل کس طرح بنائے گا۔

اسی طرح تربیت کرنے والوں کے قول و فعل میں پایا جانے والا تضاد بھی ماتحتِ اسلامی بھائیوں کے ذہن کیلئے بے حد باعثِ تشویش ہو سکتا ہے کہ فلاں کام یہ خود تو کرتے نہیں، بس ہمیں ہی کرنے کا کہتے رہتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑوں کی کوئی نصیحت ایسے اسلامی

بھائیوں کے دل میں گھرنہ کر سکے گی۔ اس لئے ماتحتِ اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت کیلئے ذمہ دار اسلامی بھائی کا اپنا کردار بھی مثالی ہونا چاہئے کہ اس کا ماتحتِ اسلامی بھائیوں پر بہت گہرا اثر پڑے گا۔ اگر ذمہ دارانِ نیک سیرت، شریف اور خوش اخلاق ہوں گے تو ان کے ماتحتِ اسلامی بھائی بھی حُسنِ اخلاق کے پیکر اور کردار کے غازی ہوں گے۔ اَلْعَرَضُ ماتحتِ اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت صرف سمجھانے پر موقوف نہیں ہوتی بلکہ مُخْتَلِفِ رُویوں، باتوں اور باہمی تعلقات سے بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَرّوی ہے: حضرت سَیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَوَ اِيك رُوْزِ اِطْلَاعِ مَلِي كَه اِن كَه سِپَه سَالَار كَه بَاوَر چِي خَانَه كَا يَوْمِيَه خَرَج اِيك هَزَار دَرَهَم هِيَه۔ اِس خَبَر سَه اُپ كُو سَحْتِ اَفْسُوس هُوَا۔ چُنْمَانِچَه اُس كِي اِصْلَاح كَا ذِهِن بِنَا يَا اُوْر اَسَه اِپَنَه يِهَاں مَدْعُوْ فَرَمَا يَا۔ اُپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نَه بَاوَر چِيُوں كُو حُكْم دِيَا كَه پُر تَكْلُف كَهَانَه كَه سَا تَه هِي جُو شَرِيْف كَا دَلِيَا بَهِي تِيَار كِيَا جَا ئَه۔ سِپَه سَالَار جَب دَعْوَتِ پَر حَا ضِر هُوَا تُو خَلِيْفَه نَه قَصْد اَكْهَانَا مَنگُوَانَه مِيں اِس قَدْر تَا خِيْر فَرَمَادِي كَه سِپَه سَالَار بَهُو ك سَه بَه تَاب هُو كِيَا۔ بَا اَخِر اَمِيْر اَلْمُوْمِنِيْن نَه پَهْلَه جُو شَرِيْف كَا دَلِيَا مَنگُوَا يَا۔ سِپَه سَالَار چُو نَكَه بَهْت بَهُو كَا تَهَا اِس لَه اُس نَه جُو شَرِيْف كَا دَلِيَا كَهَانَا شَرُوع كَر دِيَا اُوْر جَب پُر تَكْلُف كَهَانَه آئَه اِس وَقْتِ اِس كَا پِيْث بَهْر چَكَ تَهَا۔ دَا نَا خَلِيْفَه نَه پُر تَكْلُف كَهَانُوں كِي طَرَف اِشْرَاه كَر كَه فَرَمَا يَا: اُپ كَا كَهَانَا تَوَاب آيَا هِي كَهَا يَه! سِپَه سَالَار نَه اِنكَا ر كَر تَه هُوئَه عَرَض كِي: حَضْرُو! مِيْر اِپِيْث تُو دَلِيَا هِي سَه بَهْر چَكَ هِيَه۔ اَمِيْر اَلْمُوْمِنِيْن نَه فَرَمَا يَا: سُبْحَانَ اللهِ! دَلِيَا بَهِي كَتَا عَمَدَه كَهَانَا هِي كَه پِيْث بَهِي بَهْر دِي تَا هِيَه اُوْر هِيَه بَهِي اِتْنَا سَتَا كَه اِيك دَرَهَم مِيں 10 آدَمِيُوں كُو سِيْر كَر دَه!

یہ کہہ کر نصیحت کے مدنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا: جب آپ دلیا سے بھی گزارہ کر سکتے ہیں تو آخر روزانہ ایک ہزار درہم اپنے کھانے پر کیوں خرچ کرتے ہیں؟ سپہ سالار صاحب! خدا سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خرچ کرنے والوں میں داخل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صرف کرتے ہیں، وہ رضائے الہی کیلئے بھوکوں، حاجت مندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ مفتی خلیفہ کی انفرادی کوشش نے سپہ سالار لشکر کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئندہ کھانے میں سادگی اپنائوں گا اور کم خرچ سے کام چلاؤں گا۔^①

مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ ذمہ دار کا خود عامل ہونا ماتحت پر کس قدر اثر انداز ہوتا ہے وہیں یہ مدنی پھول بھی ملتا ہے کہ اگر کسی کی اصلاح کرنا مقصود ہو تو اچھے انداز میں تفہیم کی جائے، ٹوکنے اور جھاڑنے والا انداز ہونا چاہئے نہ ایسا محسوس ہو کہ اغتراض کیا جا رہا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں تربیت کے ذرائع

❖ مدنی مذاکروں میں اول تا آخر شدت ❖ مرکز می مجلس شورى کے مدنی پھولوں کا مطالعہ ❖ مدنی مشوروں میں اول تا آخر شدت ❖ دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں دیکھنا ❖ تنظیمی تربیت کے رسائل کا مطالعہ ❖ اپنے نگران سے مضبوط رابطے میں رہنا (نیاکام نگران سے پوچھ کر کرنا اور طے شدہ مدنی کاموں کی کارکردگی دیتے رہنا وغیرہ)

①..... فیضانِ سنت، ص ۴۶۴ بحوالہ مغنی الواعظین، ص ۱۹۴ بتصرف قلیل

تربیت کے حوالے سے مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

① جو اسلامی بھائی جس شعبے میں دلچسپی رکھتا ہو اسے وقت دیجئے، مدنی تربیت کیجئے، اہل پائیں تو اس شعبے کی ذمہ داری دیجئے۔ یہ یاد رہے تربیت کرنے میں وقت لگتا ہے۔^①

② اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کے قلبِ اطہر پر نازل فرمایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سنایا اور ان کی تربیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کا یہ وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گراہی میں تھے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِئَّةٌ صَّالِحِينَ ﴿۱۳۰﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۶۴)

حضرت سیدنا عبد القادر عیسیٰ شاذلی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی محض قرآن پڑھنے سے اپنے نفوس کا علاج نہیں کر سکتے تھے۔ وہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کے شفا خانے سے وابستہ تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم ان کا ”تزکیہ و تربیت“ (یعنی نفس و قلب کو

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق اکتوبر 2012ء

پاک و صاف) فرماتے تھے۔^①

③ ذمہ داران کی مدنی تربیت کو اپنے جَدْوَل میں شامل کیجئے اور تربیت کے ذریعے اُن کی صلاحیتوں کو نکھاریئے۔^④ ④ مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریق کار کے مطابق مدنی مشوروں کا نظام قائم رہے تو اس کی بَرَکَت سے اسلامی بھائیوں کی ذہن سازی و مدنی تربیت کا سامان ہوتا رہے گا۔^⑤ ⑤ مدنی تربیت فقط گفتگو سے ہی نہیں، صُحْبَت سے ہوتی ہے۔^⑥ ⑥ اپنے جن ماتحتوں کی آپ مدنی تربیت کرنا چاہتے ہیں، انہیں مدنی قافلے میں اپنے ساتھ سفر کروائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

بعد فجر ذکر کی فضیلت

حضرت سیدنا کعب الأخبیار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ فرماتے ہیں: ایک شخص مَسْجِد کے دروازے پر چت کبرے گھوڑے پر سامان لا کر اسے راہِ حُد میں دیدے اور خوش دلی کے ساتھ مال تقسیم کر دے اور دوسرا شخص نمازِ فَجْر کے بعد مَسْجِد میں سُورج نکلنے تک ذِکْرِ الہی میں مَشْغُول رہے تو ذِکْرُ اللهِ میں مَشْغُول رہنے والے نے زیادہ اَجْر پایا۔
(حلیۃ الاولیاء، ذکر طبقۃ من تابعی اہل الشام، ۳۲۵ - کعب الاحبار، ۵/۴۲۰، الرقم: ۵۹۹۲)

①..... آداب مرشد کامل، ص ۸۰ بتغیر قلیل بحوالہ حقائق عن التصوف، الباب الثانی الصحبہ، ص ۴۷

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بمطابق مئی ۲۰۱۳ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بمطابق مئی ۲۰۱۳ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب شعبان ۱۴۳۱ھ بمطابق جولائی ۲۰۱۰ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

14- مَدَاهِنْتَ كَيْسَ كَهْتِي هِيْنَ؟

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پَاک پڑھا اللهُ پَاک اس پر 100 مرتبہ رَحْمَتِ نَازِلِ فرمائے گا اور جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پَاک پڑھا اللهُ پَاک اس پر 1000 مرتبہ رَحْمَتِ نَازِلِ فرمائے گا اور جس نے شوق اور مَحَبَّتِ کی وجہ سے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پَاک پڑھا، قِيَامَتِ کے دن میں اس کا شَفِيعِ اور گواہ ہوں گا۔^①

قربان جان و دل سے ہو ایسے شفیع پر | بھیجو درود لے کے محمد کا نام خاص^②

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

عذابِ الہی کا نزول

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوشع بن نون عَلَيْهِ السَّلَامُ پر وحی نازل فرمائی کہ میں آپ کی قوم کے 40 ہزار نیکوکار اور 60 ہزار بدکار لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ آپ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے عَزْرُ کی: اے مالک و مولا! بُرے لوگ تو ہلاکت و تباہی کے حقدار ہیں لیکن اچھوں کو ہلاک کرنے کی کیا حِکْمَتِ ہے؟ اللهُ پَاک نے ارشاد فرمایا: یہ میری ناراضی کی وجہ

[۱]..... قول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوة علی رسول اللہ، ص ۱۱۰

[۲]..... نور ایمان، ص ۳۳

سے بدکاروں سے ناراض نہ ہونے، بلکہ انہی کے ساتھ کھاتے پیتے رہے۔^①

نزولِ عذاب کا سبب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا برے لوگوں کی بُرائیوں کے باوجود ان سے میل جول رکھنا اور انہیں منع نہ کرنا، نزولِ عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔ کیونکہ ناجائز اور گناہ والا کام دیکھنے کے بعد (یعنی اسے روکنے پر قادر ہونے کے باوجود) اسے نہ روکنا اور وینی مُعَاظِلے کی مدد و نصرت میں کمزوری و کم ہمتی کا مظاہرہ کرنا، مُدَاہَنَت کہلاتا ہے^① یا کسی بھی دُنیوی مفاد کی خاطر وینی مُعَاظِلے میں نرَمی (یا خاموشی) اِخْتِیَار کرنا مُدَاہَنَت ہے۔^② اور مُدَاہَنَت (یعنی بُرائی کو دیکھ کر قدرت کے باوجود نہ روکنا یا کسی دُنیوی فائدے کی خاطر دین میں نرَمی یا خاموشی اِخْتِیَار کرنا) حَرَام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔^③

گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزایار^④
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کریم میں مہانت کا ذکر

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

①.....تفسیر روح البیان، پ ۵، النساء، تحت الآیة: ۱۴۰، ۲/۳۱۱

②.....حدیقہ ندیہ، الخلق التاسع والاربعون، المداہنة، ۳/۴۴۴ مفہومًا

③.....حاشیة الصاوی علی الجلالین، پ ۱۲، ہود، تحت الآیة: ۱۱۲، ۲/۱۵۷

④.....حدیقہ ندیہ، الخلق التاسع والاربعون، من الاخلاق الستین المذمومة المداہنة، الخ، ۳/۴۶۶

⑤.....وسائلِ بخشش (مرثم)، ص ۷۸

وَدُّوا لَوْ تَدَّهْنُ فَيَدُّهُنَّ ۙ ﴿٩﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ

کسی طرح تم نرمی کرو (دین کے معاملے میں ان کی

رعایت کر کے) ① تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

كَانُوا إِلَّا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۗ

ترجمہ کنز الایمان: جو بُری بات کرتے آپس میں

ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے

لَيْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٤٩﴾

کام کرتے تھے۔ (المائدہ: ۴۹)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ بُرائی سے لوگوں کو روکنا

واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ

جب بنی اسرائیل گناہوں میں مُتَعَلِّقًا ہوئے تو ان کے علمائے اول تو انہیں منع کیا جب وہ

باز نہ آئے تو پھر وہ علمائے ان سے مل گئے اور کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ

شامل ہو گئے، ان کے اس عصیان و تعدی (گناہ و زیادتی) کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے

حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی زبان سے اُن پر لعنت اُتاری۔ ①

مجھے بخش دے بے سبب یا الہی | نہ کرنا کبھی بھی غضب یا الہی ②

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

① تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۹، القلم، تحت الآیة: ۹، ص ۱۰۴۵

② تفسیر خزائن العرفان، پ ۶، المائدہ، تحت الآیة: ۴۹، ص ۳۳۲

③ وسائلِ بخشش (نثر نم)، ص ۱۰۷

ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ (پ ۹، انفال: ۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر نعیمی میں ہے: خیال رہے کہ چند موقعوں پر عام مُصِيبَت آجاتی ہے جس میں قصور وار اور بے قصور سب گرفتار ہو جاتے ہیں: ① جب کہ کچھ لوگ گناہ کریں، باقی لوگ ان کے گناہ سے راضی ہوں۔ ② جبکہ عام لوگ گناہ کریں اور دوسرے لوگ قادر ہوتے ہوئے، انہیں منع نہ کریں۔ ③ جبکہ بہت بھاری اکثریت گناہوں میں گرفتار ہو جائے، بہت کم لوگ بچے رہیں۔^①

﴿۱۴﴾ مَدَاهِنْتَ كَيْسَ كَتَبْتُمْ هِيَ ﴿۶﴾ فَرَامِينَ مِصْطَفَىٰ ﴿۱﴾

① اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میری اُمت میں سے بعض لوگ اپنی قبروں سے بندر اور سُور کی شکلوں میں نکلیں گے، ان کی یہ حالت گناہوں میں مُدَاهِنْتَ کرنے اور باوجودِ اِسْتِطَاعَتِ بُرَائِي سے نہ روکنے کے سبب ہوگی۔^①

② جب کسی جگہ کسی گناہ کا ارتکاب کیا جائے اور وہاں موجود لوگ اس گناہ سے ناراض ہوں تو اللہ پاک کے نزدیک گویا وہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو وہاں موجود ہی نہیں (یعنی ان سے

① تفسیر نعیمی، پ ۹، انفال، تحت الآیة: ۲۵، ۹/۵۶۴

② معرفة الصحابة لابن نعیم، ۱۸۰۸- عبد الرحمن بن عوف، ۳/۲۶۱، حدیث: ۴۵۹۴

کوئی باز پرس نہ ہوگی)۔ البتہ! جو لوگ وہاں موجود تو نہ ہوں مگر اس گناہ سے راضی ہوں تو گویا وہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو وہاں موجود تھے (اور شریکِ گناہ تھے)۔^①

3 حُدُودِ اللّٰهِ میں مُدَاهَنَتٌ کرنے والے اور اس میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم نے پانی کے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا، بعض اوپر کے حصہ میں رہے، بعض نیچے کے حصہ میں، نیچے والے پانی لینے اوپر جاتے اور پانی لے کر ان کے پاس سے گزرتے، ان کو تکلیف ہوتی (انہوں نے اسکی شکایت کی) نیچے والے نے کلباڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا۔ اوپر والوں نے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟ اس نے کہا میں پانی لینے جاتا ہوں تو تم کو تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا مجھے ضروری ہے۔ (لہذا میں تختہ توڑ کر یہیں سے پانی لے لوں گا اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دوں گا) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کھودنے سے روک دیا تو اسے بھی نجات دیں گے اور اپنے کو بھی اور اگر چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کیا اور اپنے کو بھی۔^②

4 جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علمائے انہیں روکا مگر وہ باز نہ آئے تو علماء بھی ان کی مجالس میں شامل ہوتے رہے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، پس اللہ پاک نے بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملادیا پس ان پر حضرت داود اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت فرمائی، یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی

①..... ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی، ص ۶۸۲، حدیث: ۴۳۴۵

②..... بخاری، کتاب الشهادات، باب القرعة فی المشکلات... الخ، ۶۹۲، حدیث: ۲۶۸۶

کی اور حد سے گزرتے تھے۔

5 جس قوم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہو اور لوگ اسے بدلنے پر قادر ہوں پھر بھی نہ

بدلیں تو اللہ پاک موت سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا۔^①

مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک

کے تحت فرماتے ہیں کہ بُرائی کو بدلنے میں کوتاہی کرنا، دوسرے جرائم کے مقابلے

میں اس لحاظ سے مُنقَرِد ہے کہ دوسرے گناہوں کی سزا آخرت میں ملے گی جب کہ

اس کوتاہی کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا۔^②

6 اللہ پاک عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عُکَل کے باعث عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ

اپنے سامنے بُرے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں لیکن

نہ روکیں اگر انہوں نے ایسا کیا تو اللہ پاک عام اور خاص سب کو عذاب دے گا۔^③

مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک

کے تحت فرماتے ہیں کہ جب کسی قوم میں سے کچھ افراد بُرائی کا ارتکاب کریں تو اس کا

عذاب صرف انہی کو ہوگا، قوم کے دوسرے افراد کو نہیں کیونکہ اِزْشَادِ خُدَاوندی ہے:

الْاٰتِزِمْوَاذِمَا۟ وَوَزَّرَ اٰخِرٰمِیۡ ﴿۳۸﴾ (پ ۲، النجم: ۳۸) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے

کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ البتہ جب ان کے سامنے بُرائی ہو رہی ہو اور وہ

۱..... ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنہی، ص ۶۸۱، حدیث: ۴۳۳۹

۲..... مرآة المناجیح، باب نیک باتوں کا حکم دینا، دوسری فصل، ۶/۵۱۲ ط مکتبہ اسلامیہ

۳..... شرح السنۃ للبعغوی، کتاب الرقاق، باب الامر بالمعروف... الخ، ۸/۲۵۰، حدیث: ۴۱۵۴

روکنے پر قادر ہونے کے باوجود ان کو نہ روکیں تو اب سب کو عذاب ہو گا اور یہ ارشادِ خداوندی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ گناہ کرنے والوں کو ان کے عمل کی سزا ملے گی اور دوسرے اس لیے سزا کے مستحق ہوئے کہ انہوں نے بُرائی کو روکنے سے مُتَعَلِّق اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کر کے جُرْم کا ارتکاب کیا ہے۔^①

حکایت

حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک عالم صاحبِ گھر میں اِجْتِمَاع کر کے اُس میں بیان فرمایا کرتے تھے، ایک دن ان کے جو ان لڑکے نے ایک خُوْبُصُوْرَت لڑکی کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا، جو کہ ان عالم صاحب نے دیکھ لیا اور کہا: اے بیٹے صَبْر کر۔ یہ کہتے ہی عالم صاحب اپنے مَنَچ سے مُنہ کے بل گر پڑے، یہاں تک کہ اُن کی ہڈیوں کے بعض جوڑ ٹوٹ گئے، ان کی بیوی کا حَمَل ساقط ہو گیا اور اُن کے لڑکے جنگ میں مارے گئے۔ اللہ پاک نے اُس وقت کے نبی عَلَيْهِ السَّلَام کو وحی فرمائی کہ فُلان عالم کو خَبْر کر دو کہ میں اُس کی نسل سے کبھی صِدِّیق پیدا نہیں کروں گا، کیا میرے لیے صرف اتنا ہی ناراض ہونا تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے: اے بیٹے صَبْر کر۔^①

مداہنت اور مدارات میں فرق

میٹھے میٹھے اِحْتِمَامی بھائیو! ایک ہے مُدَاهَنْت اور ایک ہے مُدَاْرَات، ان میں فرق یہ

۱..... مرآة المناجیح، باب نیک باتوں کا حکم دینا، دوسری فصل ۶/۵۱۲ مکتبہ اسلامیہ

۲..... حلبیة الاولیاء، طبقة اهل المدينة، ۲۰۰-مالک بن دینار، ۲/۴۲۲، الرقم: ۲۸۲۳

ہے کہ مُدَاہَنَتٌ مَمْنُوعٌ ہے اور مُدَاہِرَاتٌ مَمْلُوبٌ ہے، مُدَاہَنَتٌ کا شرعی معنی یہ ہے کہ کوئی شخص بُرائی کو دیکھے اور وہ اس کو روکنے پر قادر بھی ہو لیکن بُرائی کرنے والے کو کسی اور جانب داری کی وجہ سے، خوف کے سبب، لالچ، اس سے حیا کرتے ہوئے یا دین میں باہمی فخر کی کمی کی وجہ سے اس بُرائی کو نہ روکے، اور مُدَاہِرَاتٌ یہ ہے کہ اپنی جان، مال، عزت کے تحفظ کی خاطر اور مُتَوَقَّعِ شَرِّ اور نُقْصَانِ سے بچنے کے لیے خاموش رہے۔^①

مداہنت کے اسباب اور ان کا علاج

پہلا سبب

جب کوئی نیکی کی دَعْوَتِ دینے اور بُرائی سے مُشَحِّع کرنے کی مُتَعَدِّلِفِ صورتوں کے بارے میں علم حاصل نہیں کرتا تو مُدَاہَنَتِ جیسے مَرَضِ میں مُبْتَلَا ہو جاتا ہے۔
 علاج: اُن تمام صورتوں کا علم حاصل کیا جائے، جن میں بُرائی دیکھ کر اس کو روکنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں شیخِ طَرِيقَتِ، اَمِيْرُ اَهْلِ سُنَّتِ، بانی دَعْوَتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی مایہ ناز تصنیف ”نیکی کی دَعْوَتِ“ حصہ اوّل کا مُطَالَعَةُ نہایت مُفید ہے۔

دوسرا سبب

جس شخص میں بُرائی ہو، وہ قریبی رشتہ دار (یا بے تکلف دوست یا) ہو تو روکنے پر قادر

ہونے کے باوجود اُسے مَشَع نہ کرنا، مَدَاهَنَّت جیسے موذی مَرَض میں مُبْتَلَا ہونے کا ایک سَبَب ہے۔

علاج ①: ہر ایک اپنا یہ مَدَنی ذِمَّہ بنائے کہ شَرِيعَت نے مجھے اس بات کا پابند بنایا ہے کہ میں اپنی ذات سمیت تمام قریبی رشتہ داروں کو بھی اللہ پاک کی نافرمانی سے بچاؤں، کیونکہ ان رشتہ داروں کے جو حقوق مجھ پر ہیں، ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ میں جب انہیں کسی بُرائی میں مُبْتَلَا دیکھوں اور مجھے معلوم ہو کہ میرے روکنے سے یہ رک جائیں گے تو انکو ضرور منع کروں، ورنہ ہو سکتا ہے کہ انکے اس گناہ میں مجھے شریک سمجھا جائے اور کل بروز قیامت میری بھی پکڑ ہو جائے۔

علاج ②: یہ مَدَنی ذِمَّہ بھی بنائے کہ اگر میں نے ان کو اس بُرائی سے نہ روکا اور کل بروز قیامت انہی رشتہ داروں نے میرا گریبان پکڑ کر بارگاہِ رَبِّ الْعَزَّزَاتِ جَلَّ جَلَالُہ میں میری شِکَايَت کی تو میرا کیا بنے گا؟ میرا رب مجھ سے ناراض ہو گیا تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

علاج ③: رشتہ داروں کو کوئی عُہْدَہ و مَنَصَّب نہ دے تاکہ کسی مَوْقِع پر رشتہ داری کا لِحَاطِظ کرتے ہوئے ان کی بعض بُری باتوں کو نظر انداز نہ کرنا پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ امیرِ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنَا فَارُوقِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رشتہ داروں کو کوئی عُہْدَہ و مَنَصَّب دینا خِیَانَتِ تَقْوُرُ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے رِوَايَت ہے کہ امیرِ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنَا عَمْرُ فَارُوقِ

اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو محبت اور رشتہ داری کی وجہ سے کوئی عہدہ دیا اور کوئی وجہ عہدہ دینے کی نہ تھی تو اس نے اللہ پاک، اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور تمام مومنوں سے خیانت کی۔^① یہی نہیں بلکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اپنے بیٹے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جلیل القدر صحابی رسول تھے، جن کی ذات میں وہ تمام صفات موجود تھیں جو ایک حاکم (نگران) کے لیے ضروری ہیں، اسی طرح حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قطعاً جنتی صحابی اور سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بہنوئی تھے، آپ میں بھی وہ صلاحیتیں موجود تھیں جو ایک حاکم (نگران) کے لیے ضروری ہیں لیکن سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی ان دونوں کو نگران نہ بنایا، بلکہ ایک بار کسی نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حاکم (نگران) بنانے کا مشورہ دیا تو اسے سختی سے ڈانٹ دیا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک مرتبہ اس ارادے کا اظہار فرمایا: اہل کوفہ پر میں اگر کسی نرم اور رحم دل شخص کو مقرر کرتا ہوں تو وہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اگر کسی سخت آدمی کو مقرر

①..... فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/۷۰۴ بحوالہ کفای العمال، کتاب الخلافۃ مع الامارۃ، قسم الافعال، الباب

الثانی فی الامارۃ... الخ، المجلد الثالث، ۵/۳۰۳، حدیث: ۱۴۳۰۱

کرتا ہوں تو وہ شکایت کرتے ہیں، لہذا میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسا شخص ملے جو طاقت ور بھی ہو اور امانت دار بھی۔ تو ایک شخص نے عرض کی: حضور! میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو ان تمام صفات کا حامل ہے۔ فوراً دریافت فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کی: (آپ کے شہزادے) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ سننا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ پاک تجھے ہلاک فرمائے! اللہ پاک کی قسم! تو نے اس بات سے رضائے خداوندی کا ارادہ نہیں کیا۔^①

تیسرا سبب

کسی کو خاص عرض کی وجہ سے بُرائی سے منع نہ کرنا بھی مَدَاہَنَت جیسے موذی عرض میں مُبْتَلَا ہونے کا سبب ہے۔

علاج ①: دُنیوی اغراض و مقاصد کو اُخروی اغراض و مقاصد پر ترجیح دینے کے وبال پر غور کیا جائے کہ جو لوگ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں، وہ اللہ پاک اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کو دَعْوَت دیتے ہیں کہ جن کی ناراضی جہنم میں داخلے کا سبب ہے۔ آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا، بُرے خاتمے کا بھی ایک سبب ہے، دنیا فانی اور آخرت ابدی ہے، یقیناً فانی کو ابدی پر ترجیح

①..... فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/۰۵ بحوالہ مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب، الباب الحادی والاربعون:

فی ذکر ملاحظتہ لعمالہ و وصیتہ لہم... الخ، ص ۱۱۴

دینا، کسی بھی طرح عقل مندی کا کام نہیں ہے، لہذا سمجھداری اسی میں ہے کہ دنیا میں فقط اتنی مشغولیّت رکھی جائے جتنا اس دنیا میں رہنا ہے، آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا شیطان کا ایک خطرناک وار اور بہت بڑا دھوکا ہے۔ چنانچہ اس مؤذی مرض سے اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمیشہ پناہ مانگتے رہیے۔

علاج ②: یہ مدنی ذہن ہونا چاہئے کہ بُرائی سے منع کرنے پر جو صلہ (یعنی اجر و ثواب) ملے گا وہ دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ دے گا، لہذا ایک ایسا کام جو دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ دے، اس پر کسی کو ڈیوٹی مفاد کی خاطر بُرائی سے منع نہ کرنے کو ترجیح دینا کسی طرح بھی دانش مندی کا کام نہیں ہے۔

علاج ③: بسا اوقات بُرائی سے روکنے میں ڈیوٹی عرض کے بجائے دینی غرض بھی آڑے آجاتی ہے، مثلاً ایک نگران کو اپنے کسی ذمّہ دار کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ فلاں کام شریعت کے مطابق سرانجام نہیں دے رہا یا فلاں بُرائی میں مُبتلا ہے مگر وہ اس کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی وجہ سے اس سے چشم پوشی کرتا ہے، مثال کے طور پر مسجد پر یا کہیں اور کچھ خرچ کرنا ہے اور جس کو اس بات کا ذمّہ دار بنایا گیا ہے وہ خرچ تو کر رہا ہے لیکن مدّت کا لحاظ نہیں کر رہا کہ کونسا پیسہ کہاں خرچ کرنا ہے؟ یہ بھی عین ممکن ہے کہ شیطان نگران کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کر دے کہ کونسا تو یہ غلط کام کر رہا ہے بلکہ اس کا مُرتکب تو وہ ذمّہ دار ہے جس کے تحت یہ کام ہو رہا ہے۔ لہذا اس کا بہترین

علاج یہی ہے کہ کوئی بھی خلاف شریعت کام ہوتا دیکھیں تو اس سے چشم پوشی کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ مناسب حکمتِ عملی اپناتے ہوئے اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی تربیت کا اہتمام کریں۔

چوتھا سبب

ذاتی دوستیاں پالنا اور کسی ایک سے یا بعض سے خصوصی تعلقات قائم کرنا بھی مُدَاہَنَت جیسے مَرَض میں مُبْتَلَا ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔

علاج: ذاتی دوستیاں پالنے سے بچنا ہی اس موذی مَرَض سے چھٹکارے کا علاج ہے، کیونکہ کسی سے ذاتی دوستی یا تعلقات بھی بسا اوقات اسے بُرائی کے کاموں سے روکنے میں رُکاوٹ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ شیخِ طَرِيقَت، اَہِیْبِرِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کے عطا کردہ 72 مَدَنِ اِنْعَامَات میں سے مدنی انعام نمبر 43 پر پختہ عمل کی عادت بنالی جائے اور وہ مدنی انعام یہ ہے: آپ نے (بِلَا مَضَلَّتِ شرعی) کسی ایک یا چند سے ذاتی دوستی گانٹھ رکھی ہے یا سب کے ساتھ یکساں تعلقات رکھے ہیں؟ (ذاتی دوستیاں اور گروپ تنظیمی کاموں کی ترقی میں عام طور پر رُکاوٹ بنتے ہیں)

پانچواں سبب

مگر ان کا کسی ذِمَّہ دار کی اچھائیوں کو دیکھتے ہوئے، اس کی بعض بُری باتوں کو ہلکا جاننے ہوئے یا مَرُوْءًا یا چشَمِ پُوشی کا مظاہرہ کرنا، بسا اوقات مُدَاہَنَت جیسے مَرَض میں مُبْتَلَا ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔

علاج: مَرُوْت میں کسی کے مَثَب اور مرتبے کا لحاظ نہ کیا جائے کہ اس ذمہ دار کی بروقت اصلاح کا سامان نہ کرنا، بسا اوقات اس کے مدنی ماحول سے بھی دوری کا باعث بن جاتا ہے، کیونکہ اس کی جن برائیوں کو ہلکا جان کر نگران چشم پوشی کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے، بعد میں وہی باتیں پختہ عادت بن کر مزید گناہوں کا سبب بن سکتی ہیں۔

حرفِ آخر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امد اھنت ایک ایسا مرض ہے، جس کی پہچان کیلئے اس بات کا بخوبی جاننا و پہچاننا ضروری ہے کہ کن مواقع پر نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا واجب ہے اور کن مواقع پر ان دونوں باتوں کی رخصت ہے۔ چنانچہ اس کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب نیکی کی دعوت حصہ اول اور 1393 صفحات پر مشتمل کتاب احیاء العلوم جلد دوم کے باب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (صفحہ نمبر 1094 تا 1258) کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں۔ اللہ پاک ہمیں اس موذی مرض سے بچائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰى مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اللہ پاک اس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث سنے، اسے یاد رکھے اور دُوسروں تک پہنچائے۔

(ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی الحدیث... الخ، ص ۶۲۶، حدیث: ۲۶۵۶)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

15 خبر گیری

دُرُودِ پَاک کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو مجھ پر دُرُودِ پَاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اُس کے لئے دُعائے رَحْمَت کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔^①

اُن پر دُرُود جن کو گس بے کساں کہیں | اُن پر سلام جن کو خَبْر بے خَبْر کی ہے^②
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کا اندازِ خبر گیری

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خِلَافَت میں جلیلُ القدر اور طویلُ العُمُر صحابی حضرت سیدنا سعید بن یربوع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بینائی چلی گئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کے پاس تشریف لائے، تعزیت فرمائی اور ارشاد فرمایا: آپ (بینائی چلے جانے کی وجہ سے) مَجْہِدِ نبوی میں نمازِ جُمُعہ و پنج وقتہ نمازیں باجماعت ادا کرنا تَرک نہ فرمائیے گا۔ اس پر جب انہوں نے یہ عرض کی کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص

① معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۴۲۶/۱، حدیث: ۱۶۴۲

② حدیثِ بخشش، ص ۲۰۹

نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے جائے۔ تو سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں مسجد میں لانے اور لے جانے کے لئے ایک شخص کو مقرر فرمادیا۔^①

خبر گیری کرنا سنت مبارکہ ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ اپنے جاننے والے اسلامی بھائیوں کی خبر گیری کرتے رہنا چاہئے، اگر ان میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا کسی پریشانی و مصیبت میں مبتلا ہو تو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ان کی تیمارداری و تعزیت اور مدد بھی کرنی چاہئے کہ اپنے متعلقین کے حالات کی معلومات اور خبر گیری کرنا سنت سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ حضرت سیدنا ہند بن ابی ہالہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ایک طویل حدیث پاک میں ہے: يَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْتَسْئَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ یعنی شہنشاہ خیر الانام، سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاِلَيْهِ وَسَلَّمَ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے حالات کی معلومات فرماتے اور لوگوں میں ہونے والے واقعات کے متعلق پوچھ گچھ فرمایا کرتے۔^② حضرت سیدنا علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: جو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ حاضر نہ ہوتے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاِلَيْهِ وَسَلَّمَ اُن کے بارے میں دریافت فرمایا کرتے، چنانچہ اگر کوئی بیمار ہوتا تو اُس کی عیادت فرماتے یا کوئی مسافر ہوتا تو اُس کے لئے دُعا فرماتے، اگر کوئی جہان فانی سے کوچ کر گیا ہوتا تو

①..... اسد الغابہ، باب السین و العین، ۲۱۰۲- سعید بن یزید، ۶/۳، ۴۹۱/۲ ملخصاً

②..... شمائل محمدیہ، باب ما جاء فی توضیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۳۰

اُس کے لئے دُعائے مَغْفِرَت فرماتے۔^① یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا کسی معمولی بیماری میں مُبْتَلَا ہونے کی بھی خَبْر ہو جاتی تو بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان کی عیادت و مزاج پُرسی فرمایا کرتے، جیسا کہ حضرت سَیدُنا زید بن اَرْقَم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، راحَتِ قَلْبِ وَسِينَةِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میری آنکھ کے دَرَد میں میری بیمار پُرسی کی۔^② اُس سے معلوم ہوا کہ معمولی بیماری میں بھی بیمار پُرسی کرنا سُنَّت ہے، جیسے آنکھ یا کان یا داڑھ کا دَرَد کہ یہ اگرچہ خطرناک نہیں، (مگر) بیماری تو ہیں۔^③

اسی طرح اگر کوئی کسی نیک عمل کو پابندی سے سرانجام دے رہا ہو تا اور کسی دن نانہ کرتا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی اسْتِيفَسَا فرماتے۔ جیسا کہ حضرت سَیدُنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مَرْوِي ہے کہ ایک حبشی عورت یا مرد مَسْجِد میں جھاڑو دیتے تھے، ایک دن سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے مَسْجِد میں نہ پایا تو اس کے مُتَعَلِّق پوچھا، عَزَّضَ كِي گئی: اس کا اِنْتِقَالَ ہو گیا ہے۔ اِرْشَاد فرمایا: تم نے مجھے اِطْلَاع کیوں نہ دی؟ مجھے اس کی قَبْرِ پر لے چلو۔ چُنَانِجْہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کی قَبْرِ پر تشریف لائے اور دُعائے مَغْفِرَت فرمائی۔^④

① جمع الوسائل في شرح الشماثل للقاري، باب ما جاء في تواضع رسول... الخ، ۲/۱۳۲

② ابدوداد، كتاب الجنائز، باب في العيادة من الرمذ، ص ۵۰۱، حديث: ۳۱۰۲

③ مرآة المناجیح، بیمار پُرسی، دوسری فصل، ۲/۴۱۵

④ بخاری، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ص ۳۷۵، حديث: ۱۳۳۷

اس حدیث پاک کی شرح میں مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان
عَلَيْهِ رَحْمَةُ النَّبِيِّ فرماتے ہیں: لوگوں نے غریب جان کر اس کی موت کی خبر حضور صَلَّى اللهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو نہ دی مگر غم خوار امت نے اس کی قبر پر پہنچ کر اس کی خبر لی۔^①

سرورِ دین لیے اپنے ناتوانوں کی خبر | نفس و شیطاں سید اکب تک ڈباتے جائیں گے^②
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ما تَحْتُوں كى معلوماٲ اور خیر خواہى

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اپنے اسلامی بھائیوں کے معاملات کی جائز معلومات
اور ان کی خبر گیری و خیر خواہی کرنا سنت ہے، مگر بعض صورتوں میں یہ لازم بھی ہے اور
بروزِ قیامت باقاعدہ اس معاملے میں پوچھ گچھ کی جائے گی، جیسا کہ سرورِ کائنات، فخرِ
موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاكَ اللهُ مَرَعِيَّةً،
فَلَمْ يَحْطَهَا بِتَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ يَعْنِي جس کو رعایا کا ذمہ دار بنایا گیا پھر اس
نے رعایا کی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا۔^③

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف (بزرگانِ دین) اپنی رعایا اور ماتحت لوگوں کی خبر گیری
و خیر خواہی کا خاص اہتمام فرمایا کرتے۔ جس کیلئے انہوں نے مختلف طریقے اپنائے، مثلاً

①..... مرآة المناجیح، جنازے کے ساتھ چلانا، پہلی فصل، ۴/۲۷۳

②..... حدائقِ بخشش، ص ۱۵۷

③..... بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعى رعية فلم ينصح، ص ۱۳۴، حدیث: ۱۵۰۰

کہیں خود جا کر مسائل و دریافت کیے اور ان کا حل فرمایا تو کہیں ایسے افراد کا تقرر کیا جو لوگوں کے مسائل جان کر انہیں بتایا کرتے، بلکہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مُتَعَلِّقِ آتا ہے کہ آپ دن بھر میں 5 بار لوگوں سے مُلَاقَات فرماتے اور انکی ضروریات کو پورا کرتے، بلکہ آپ نے تو اپنے عہدِ حُکومت میں خبر گیری کرنے اور لوگوں کی حاجتیں معلوم کرنے کیلئے بعض افراد کو مُقَرَّر فرما رکھا تھا، جو لوگوں کی ضروریات، حاجات اور حالات و معاملات کی خبریں آپ کی خدمت میں عَرَض کرتے، کوئی یوں عَرَض کرتا: فُلاں شخص شہید ہو گیا ہے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِرشاد فرماتے: اس کے بچوں کا وظیفہ مُقَرَّر کر دو۔ کوئی یہ بتاتا: فُلاں آدمی کافی عرصے سے غائب ہے۔ تو فرماتے: اس کے گھر والوں کا خیال رکھو اور ان کی ضروریات کو پورا کرو۔ یوں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا پورا دن لوگوں کی خیر خواہی، دادرسی اور ان کی بَر وقت مدد کرنے میں صرف ہوتا تھا۔^①

خبر گیری کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت مبارکہ کے اس پہلو پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہمارے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے، ہفتہ وار اجتماعات و مدنی مذاکروں میں پابندی سے شریک ہونے والے، مدنی مشوروں میں شُرکَت کرنے اور دیگر مدنی کاموں میں پیش پیش رہنے والے اسلامی بھائیوں میں سے اگر کسی کو غیر

①..... فیضانِ امیر معاویہ، ص ۱۱ المتطاعون المروج الذهب، من اخلاق معاویة وعاداته، ۳/۳۱ ملخصًا

حاضر پائیں یا ایک آدھ دن وہ نظر نہ آئیں تو انکے مُتَعَلِّق مَعْلُومَات حاصل کریں، انکے حالات کی خَبْر لیں، اگر بیمار ہوں تو عیادت کریں، پریشانی میں مبتلا ہوں تو ممکنہ صورت میں دادرسی کریں، اگر کسی غَلَطِ نَهْمی کی وجہ سے مدنی ماحول سے دُور ہوں یا سستی کا شکار ہوں تو احسن انداز سے تَرْبِیَّت کا سامان کریں اور نیکی کی دَعْوَت پیش کریں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اس کی بدولت دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ کیونکہ خبرگیری کرنے والے کو جہاں سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت، اَسْلَافِ کَرَام کی سیرت پر عمل کا ثواب ملتا ہے، وہیں اسے دیگر نیک کام کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ مَثَلًا تیمارداری و بیمار پُرسی، دادرسی، دِلْجُوئی اور مدد و نصرت وغیرہ کے علاوہ دَرَج ذیل فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

①- مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خبرگیری کی بَرَکَّت سے مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی آسان ہو جاتی ہے، کیونکہ جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کی خیر خبر معلوم کرتا رہتا ہے تو اس کے حالات معلوم ہونے پر اپنے ذمّہ واجب الادا اس کے حقوق بڑی آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: مسلمان کے مسلمان پر 6 حق ہیں۔ عَرَض کی گئی: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ! وہ کیا ہیں؟ اِرْشَاد فرمایا: *جب اس سے ملو تو سلام کرو* جب وہ دَعْوَت دے تو قبول کرو* جب نصیحت چاہے تو نصیحت کرو* جب چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو جواب دو* جب بیمار ہو تو عیادت کرو اور

✽ جب فوت ہو جائے تو اس کے (جنازے کے) ساتھ جاؤ۔^①

②- مسلمان کا دل خوش کرنے کا ثواب

اگر کوئی اسلامی بھائی کسی پریشانی یا بیماری وغیرہ میں مُبْتَلَا ہے تو اس تکلیف کی گھڑی میں ہمارا اس کے ہاں جا کر، فون کال کر کے / واٹس ایپ کر کے دل جُوئی کے چند جملے بول دینا اس کے لیے ڈھارس کا سبب ہو گا اور وہ خوش بھی ہو گا اور یقیناً مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا ایک پسندیدہ عمل ہے، جیسا کہ سَرَوَرِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودَاتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا عمل کسی مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔^②

③- مدنی کاموں کی ترقی

خبرگیری کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب ہم نیک و مدنی کاموں میں غیر حاضریا ان میں سُستی کا شکار اسلامی بھائیوں سے رابطہ کریں گے، ان پر انفرادی کوشش کریں گے تو اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اس کی بَرَکَت سے ان کی غیر حاضری کی دُجُوہات معلوم ہو سکیں گی، ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کے بارے میں بدگمانی کر رہے ہوں کہ فلاں تو اتنی بڑی سَطْح کا دُؤْمُہ دار ہے اور مدنی مشورے میں دیر سے پہنچا ہے، یہ کبھی وقت کی پابندی تو کرتا ہی نہیں، بس دُوسروں کو وقت کی پابندی کا ذہن دیتا ہے، اس سے قَبْل کہ ہم کسی سے

①.....مسلم، کتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام: ص ۸۵، حدیث: ۵- (۲۱۶۲)

②.....معجم کبیر، مجاہد عن ابن عباس، ۲۶۶/۵، حدیث: ۱۰۹۱۶

اس کا اظہار کر کے بدگمانی کے گناہ میں مُبْتَلَا ہوں، پہلے اُس اسلامی بھائی کی خبرگیری کریں کہ وہ کس حال میں ہے، کسی پریشانی میں مُبْتَلَا تو نہیں؟ کسی آزمائش کی وجہ سے اس کو تاخیر تو نہیں ہو رہی؟ اور اگر واقعی کوئی تَخَفُصُستی کی وجہ سے نہیں آتا تو اُس کی سُسْتِیاں دُور ہوں گی اور وہ پھر سے مدنی کاموں کی دُھو میں مچانے لگ جائیں گے۔

4- محبت میں اضافہ

جب ذمّہ داران اپنے اسلامی بھائیوں کی بروقت خیر خَبْر معلوم کرتے رہیں گے، ان کی حاجات و پریشانیوں میں ممکنہ مدد کریں گے اور غمی و خوشی کے مواقع پر ہمدردی کا اظہار کریں گے تو اس کی برکتیں بھی ظاہر ہوں گی، مثلاً اسلامی بھائیوں کے دل میں اپنے ذمّہ داران کی عزت ہی نہیں بڑھے گی، بلکہ مدنی ماحول سے ان کی محبت میں بھی اضافہ ہوگا، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں گے اور جو اسلامی بھائی مدنی ماحول سے دور ہیں وہ بھی قریب آئیں گے۔

5- مدنی انعام نمبر 53 پر عمل

امیرِ اَہْلِ سُنَّت، بانیِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی، دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ذاتی عَمَل بھی یہی ہے کہ جب کسی اسلامی بھائی کے مُتَعَلِّق معلوم ہو کہ وہ کسی آزمائش میں مُبْتَلَا ہے تو حَتّٰی المُقْدُور فون، میسج، صُورِی پیغام (Video Message) / صوتی پیغام (Voice Message) یا مَکْتُوب وغیرہ کے ذریعے اس کی خبرگیری و خیر خواہی فرماتے ہیں۔ نیز آپ اپنے مُریدین، مُتَعَلِّقین و

مُحْتَسِبِينَ کو بھی دوسروں کی خبر گیری و خیر خواہی کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، بلکہ آپ نے مدنی انعامات کا جو تحفہ ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں بھی اس بات کی ترغیب دلاتے ہوئے اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 53 میں کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا ڈکھیارے کے گھریا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غم خواری کی؟ اور اس کو تحفہ (خواہ مکتبہ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطارِیہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟۔ لہذا جب ہم اسلامی بھائیوں کی خبر گیری کرتے رہیں گے تو مذکورہ مدنی انعام پر بھی عمل کا موقع ملتا رہے گا۔

خبر گیری میں ضروری بات کا خیال

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خبر گیری میں یہ بات بڑی قابلِ توجُّہ ہے کہ ہم اپنے اسلامی بھائیوں کے صرف جائز معاملات کی اور وہ بھی اچھی اچھی نیتوں سے معلومات لیں نہ یہ کہ ان کی جاسوسی کرنے لگ جائیں۔ کیونکہ مسلمان بھائی کی جاسوسی گناہِ کبیرہ، اسکا مُرْتَكِبِ فَاسِقٍ وَمُسْتَعْتَجٍ لَعْنَتِہِ ہے۔^① کہ ایسی باتوں میں اُس کی دل آزاری بھی ہے، لہذا صرف اور صرف جائز ذرائع سے مفید و جائز معلومات حاصل کریں اور اچھی نیتیں بھی شامل رکھیں تاکہ اجر و ثواب مل سکے۔ شَيْخِ طَلْحِیْنَتِ، اَمِیْرِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ فرماتے ہیں کہ کسی فرد کے مُتَعَلِّقِ جَائِزِ مَعْلُومَاتِ حَاصِلِ کَرْنِہِ مِیْنِ اِسِ طَرِحِ یَتَّخِذِہِہِ کِی جاسوسی نہیں کی جاسکتی ہے۔

مثلاً ❀ اس کے مُتَعَلِّق اچھی خَبْر سُنوں گا تو مَا شَاءَ اللهُ، بَارَكَ اللهُ کہوں گا ❀ اس کا دل خوش کرنے کیلئے مُبَارَكباد پیش کروں گا ❀ اگر یہ پریشان ہو تو تَسْلِي دے کر اس کی دلجوئی کروں گا ❀ مُمکن ہو تو اس کی اِمْدَاد کروں گا ❀ ضَرور تاً اچھا مشورہ دوں گا ❀ سَفَر پر ہوا تو دُعا کروں گا ❀ بیمار ہو تو عیادت یا دُعائے شفا یا دونوں دُوں گا۔^①

مجلسِ اِزْدِيَادِ حُب سے رابطہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی ایسے اسلامی بھائی کو جانتے ہوں جو پہلے مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے لیکن اب وہ مدنی ماحول سے دُور یا بیمار و غمزدہ ہیں تو ممکنہ صُورَت میں خود بھی ان سے مُلَاقَات کریں اور دیگر کسی ایسے اسلامی بھائی کو بھی بتادیں جو اس اسلامی بھائی کی خبرگیری و خیر خواہی کر سکتا ہو یا اس اسلامی بھائی کے مُتَعَلِّق مَجْلِسِ اِزْدِيَادِ حُب کے ذِمَّہ داران کو آگاہ کر دیں۔ اس سے ہم بھلائی کے کام میں مدد کرنے والے بن جائیں گے اور بھلائی کے کاموں میں مدد کرنے والا بھی یقیناً ایسا ہی ہے جیسے اس نے خود بھلائی کی ہو۔ کیونکہ مجلسِ اِزْدِيَادِ حُب کے مدنی پھولوں میں سے ایک مدنی پھول یہ بھی ہے کہ ان کے ذِمَّہ داران اپنے اسلامی بھائیوں کی خوشی غمی میں شَرِکَت کریں، بیماری یا فوٹگی کی صُورَت میں عیادت اور تَعَزِيَت کی تَرْکِيب بنائیں، ان کے ہاں کسی بچے کی وِلَادَت یا نوکری وغیرہ جیسی خوشی ملنے کی صُورَت میں مُبَارَكباد، حَوْصَلہ افزائی اور دِلجوئی کی تَرْکِيب کریں۔

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

- ✽ اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنا زیادہ حُب (یعنی محبت بڑھانے) کا سبب ہے۔^①
- ✽ شَيْخِ طَرِيفَت، آمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ اَعْلِيَهُ كِي عَادَتِ مُبَارَكِ هِي كِه اِكْر اِي كَسِي سِي تَعْرِيفَتِ يَا عِيَادَتِ فِرْمَاتِي هِي تُو جِس نِي بِيَارِي يَا فَوْتَكِي وَغِيْرَه كِي اِظْلَاعِ كِي هُو، اُسْكَ اِذْ كُر بِي فِرْمَاتِي هِي تَا كِه مَذْ كُورَه اِسْلَامِي بِيَارِي كِي حُبَّتِ اُس اِسْلَامِي بِيَارِي كِي دِل مِيں پِيْدَا هُو۔^②
- ✽ كَسِي ذِمَّه دَار كِي طَرَف سِي جَوَاب (رِيْلَانِي) نِه آئِي تُو جَب رَابِطَه هُو تُو رَابِطَه مِيں نِه آئِي كِه شِكُوَه كَرْنِي كِي بَجَائِي اِس سِي حَال، اَحْوَال پُو چِيھِيں، هُو سَكْتَا هِي وَه كَسِي پَرِيْشَانِي يَا بِيَارِي كَا شِكَار هُو اهُو۔ مَعْلُومَاتِ هُونِي پَر تَعْرِيفَتِ يَا عِيَادَتِ كِي تَرْكِيْب بِنَائِي۔^③
- ✽ هِر ذِمَّه دَار كُو چَاهِيئِي كِه وَه رُوْزَانَه اِسْلَامِي بِيَارِيوں كِي غَم خَوَارِي، حَوْصَلَه اِفْرَائِي اور عِيَادَتِ كِيلِيئِي صَوْتِي پِيْغَام (Voice Message)، فُون يَا مِيْج (Message) كِي تَرْكِيْب بِنَائِي۔^④
- ✽ خِيْر خَوَابِي، عِيَادَتِ اور غَم كِسَارِي سِي اِسْلَام پِيْلَا هِي، اِسِي اِيْنِي عَادَتِ بِنَالِيئِي۔^⑤
- ✽ اِيْنِي مَاتَحْتُوں كِي خِيْر خَوَابِي كِيجِيئِي، اِن كِي خَبَر كِي رَكْھِي، خُوْشِي غَمِي مِيں شَامِلِ هُوں، مَدْنِي قَافِلِي مِيں سَفَر كَرِيں تُو اِن كَا سَامَان (زَادِ قَافِلَه) اُٹْھَايِيئِي، اِي كِي حَلْقِي، عِلَاقِي مِيں مَدْنِي

①..... مدنی مذاکرہ (بعد تراویح)، ۱۲ رمضان ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۹ جون ۲۰۱۵ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری ۲۰۰۹ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۵ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست ۲۰۱۶ء

⑤..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست ۲۰۱۶ء

قافلہ آئے تو ان کی خیر خواہی کیلئے اسلامی بھائیوں کو ساتھ لے کر ان سے ملنے جائیے، انہیں کھانا اور پھل وغیرہ پیش کیجئے۔^①

✽ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی (اسلامی بھائی و اسلامی بہنیں) اپنے ماتحتوں سے براہِ راست رابطے میں رہیں اور ان کی خبر گیری کرتے رہیں، وہ ذمہ دار کبھی بھی کامیابی کی سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا، جو ماتحتوں سے رابطے میں نہ رہے، لہذا ان کو فون کریں، ان کے فون سنیں، ان کے میسج (Message) کار پلائی دیں، یہ ہماری اخلاقی و تنظیمی ذمہ داری ہے۔^②

✽ ذمہ داران کے ساتھ مضبوط رابطہ اور پوچھ گچھ و خبر گیری کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یہ مدنی کاموں کی ترقی کا باعث ہو گا کہا جاتا ہے رسیاں کسبیں گے تو خیمہ مضبوط ہو گا۔^③

✽ اہم ذمہ داران میں خیر خواہی انفرادی کوشش غمخواری ہمارے درمیان کمزور نہیں ہونی چاہئے، عوام سے رابطے میں رہئے، ورنہ نئے اسلامی بھائی ابھر کر سامنے نہیں آئیں گے، سطح سمندر پر رہ کر گہرائی میں موجود موتی تلاش نہیں کیا جاسکتا۔^④

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خبر گیری و خیر خواہی کی برکت

منڈی بہاؤ الدین (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے

- ①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء
- ②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمطابق اگست 2013ء
- ③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء
- ④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق جنوری 2006ء

کہ میرے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی نیکی کی دعوت اور مسلمانوں سے خیر خواہی کی کڑھن میری بگڑی بنا گئی، وہ اس طرح کہ وہ اسلامی بھائی مجھ پر انفرادی کوشش کر کے اپنے ساتھ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لے جاتے۔ اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مرکز الاولیاء (لاہور) میں مینارِ پاکستان کے پاس ہونے والے ایک اجتماع میں حاضری کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ وہ اسلامی بھائی کسی دوسرے علاقے میں شفٹ ہو گئے تو مجھ پر سستی غالب آگئی اور میں نے اجتماع میں جانا چھوڑ دیا۔ مگر اس اسلامی بھائی کے مدنی ذہن پر صد آفرین! انہوں نے میری خبر گیری نہ چھوڑی، بلکہ مسلسل میرے متعلق دوسرے اسلامی بھائیوں سے پوچھا کرتے اور جب انہیں معلوم ہوا کہ میں نے اجتماع میں جانا چھوڑ دیا ہے اور واپس اپنی پرانی روش کی جانب لوٹ رہا ہوں تو انہوں نے علاقے کے دو اسلامی بھائیوں کی ذمہ داری لگائی کہ وہ مجھے اپنے ساتھ اجتماع میں لے کر آیا کریں۔ چنانچہ، وہ دونوں اسلامی بھائی مجھے اپنے ساتھ لے جانے کیلئے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر نہ صرف اجتماع بلکہ مغرب اور عشا کی نمازوں کیلئے بھی میرے گھر تشریف لاتے مگر مجھ گنہگار پر نفس و شیطان کا ایسا غلبہ طاری ہو چکا تھا کہ اپنے چھوٹے بھائی سے کہلا بھیجتا کہ گھر پر نہیں ہوں۔ اس طرح مسلسل چار ہفتے گزر گئے، وہ دونوں اسلامی بھائی تشریف لاتے اور میں ہر بار کہلا بھیجتا کہ گھر پر نہیں ہوں۔ مگر نہ جانے دعوتِ اسلامی کا مہر کا مہر کا اور سنتوں بھرا مدنی ماحول کن جذبوں سے آشنا کر دیتا ہے کہ اس مدنی

ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہر اسلامی بھائی کے دل میں نیکیوں سے محبت اور برائیوں سے نفرت کا ایسا جذبہ ملتا ہے کہ اس کا دل دوسروں کی اصلاح کی کوشش کے مدنی مقصد پر عمل کے سلسلے میں کڑھتا ہے۔ چٹا نچہ، یہی وجہ ہے کہ میری اس قدر بے رُخی کے باوجود ان دونوں اسلامی بھائیوں کا حوصلہ پست ہوا نہ ٹوٹا اور آخر ایک دن میرے مُقَدَّر کا ستارہ چمکا اور میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے پوچھ لیا: یہ سبز سبز عمامے والے تمہارے پاس کیوں آتے ہیں؟ تو میں نے سچ بتاتے ہوئے عرض کی: مجھے نماز کے لئے بلانے آتے ہیں۔ تو والدہ محترمہ فرمانے لگیں: یہ تو بہت اچھی بات ہے، تم ضرور جایا کرو۔ مگر میں نے سارا دن کام کی وجہ سے تھکاوٹ کا غڈ پر پیش کیا تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ نماز پڑھا کرو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ تھکاوٹ خود ہی دُور ہو جائے گی۔ بس اللہ پاک کا کرم ہو گیا اور میں نے مسجد کا رخ کر لیا اور پھر آہستہ آہستہ مدنی ماحول سے وابستہ ہوتا چلا گیا، سر پر عمامے کا تاج سج گیا، ساتھ ہی زلفیں اور داڑھی بھی سجالی اور امیر اہلسنت کا مُرید بن گیا۔ ایک وقت یہ تھا کہ میں نمازوں میں سستی کیا کرتا تھا مگر اب اسلامی بھائیوں کی سچی لگن، خیر خواہی اُمت کے جذبے کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے والا بن چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میرے دو مدنی مٹے ہیں اور میں نے دونوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کیلئے وقف کرنے کی نیت کی ہوئی ہے۔^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

16- محبت مرشد کے تنظیمی فوائد

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مسلمان جب تک مجھ پر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے وہ کم پڑھے یا زیادہ۔^①

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود ان پہ سدا میں | اور ذکر کا بھی شوق ہے غوثِ درخشاں^①

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

پیر سے محبت کیسی ہو؟

ایک مرتبہ سلطانِ الہند، خواجہ غریب نواز حضرت سیدنا حسن سنجری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنے محبوب خلیفہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے یہاں تشریف لائے تو خواجہ بختیار کاکی نے اپنے مرید بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو جو آپ کے عشق میں گھاگل تھے، بلا کر دادا پیر (یعنی خواجہ غریب نواز) کے قدموں کو بوسہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ بابا فرید حُکْمِ مُرْشِدِ بِجَالَانِے کیلئے دادا پیر کے قدم چومنے جھکے مگر قریب ہی تشریف

①..... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فیہا، ص ۱۵۲، حدیث: ۹۰۷

②..... وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۱۱۴

فرمایا ہے ہی پیر و مرشد (بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کے قَدَمِ چُوم لئے۔ خواجہ بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: فرید سنا نہیں! دادا پیر کے قَدَمِ چُومو! بابا فرید جو مرشد کی حقیقی مَحَبَّت میں گم تھے، فوراً حُکْم بجلائے اور دوبارہ دادا پیر کے قَدَمِ چُومنے جھکے مگر پھر اپنے پیر صاحب کے قَدَمِ چُوم لئے۔ تو خواجہ بختیار کاکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں دادا پیر کے قَدَمِ چُومنے کا کہتا ہوں مگر تم میرے قدموں کو کیوں چُوم لیتے ہو؟ بابا فرید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے سر جھکا کر بڑے ہی مودبانہ اور عِشْق و مستی کے عالم میں یوں عَرَض کی: حُضُور میں آپ کے حُکْم پر دادا پیر خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے قَدَمِ چُومنے ہی جھکتا ہوں مگر وہاں مجھے آپ کے قدموں کے سوا اور کوئی قَدَمِ نَظَر ہی نہیں آتے، لہذا میں انہی قدموں میں جا پڑتا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: بختیار! فرید ٹھیک کہتا ہے، یہ مَنزِل کے اس دروازے تک پہنچ گیا ہے جہاں دوسرا کوئی نَظَر نہیں آتا۔^①

بس پیر کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو | اس دل میں سوا پیر کے کوئی نہ بسا ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

عشق کی انوکھی دنیا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت بابا فرید مسعود گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو اپنے پیر کامل سے کس قَدَر مَحَبَّت تھی، یاد رکھئے! مَحَبَّت اور عِشْق اس کشش و میلان

کو کہتے ہیں جو دل میں کسی باکمال ہستی کی طرف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ کمال جمالِ ظاہری ہو یا باطنی، حُسنِ سیرت ہو یا حُسنِ صُورَت۔ پھر یہ جذبہ بندے کو اپنے مَحْبُوب سے قریب تر ہونے کے لئے بیتاب رکھتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا بابا فرید گنج شکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ چونکہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ پیر کی مَحَبَّت ہی عرفانِ الہی کا دروازہ ہے اس لیے انہیں اپنے پیرِ کامل کے علاوہ کچھ دکھائی ہی نہ دیتا تھا۔ لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم دنیا اور دنیا والوں کی محبتوں کو اپنے پیر کی مَحَبَّت پر قربان کر دیں اور عشق کی دنیا میں کھو جائیں، کیونکہ مُرید کی اپنے پیر سے مَحَبَّت جس قدر بڑھتی چلی جاتی ہے راہِ طَرِيقَت کی منزلیں بھی اس کے لئے اسی قدر آسان ہوتی جاتی ہیں۔

مجھے اولیا کی مَحَبَّت عطا کر | تُو دیا نہ کر غوث کا یا الہی ①
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

منزل تک پہنچنے کا راستہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ شعرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس مُرید نے اپنے مرشد سے کامل مَحَبَّت نہ رکھی۔ اس طرح کہ مرشد کو اپنی تمام خواہشات پر ترجیح نہ دی تو وہ مُرید اس راہ میں کامیاب نہ ہو گا کیونکہ مرشد کی مَحَبَّت اس سیرِ ہی کی مثل ہے، جس کے ذریعے سے مُرید اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالیہ تک پہنچتا ہے۔ ② ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ جب مُرید کو یہ یقین ہو کہ اس کا پیر عارفِ حقیقی ہے اور اس کے اور اللہ پاک کے

①..... وسائلِ بخشش (مترجم)، ص ۱۰۶

②..... الانوار القدسیہ، الباب الثانی فی بیان نِبذۃ من آداب المرید مع شیخہ، الجزء الثانی، ص ۳

درمیان ایک واسطہ کی حیثیت رکھتا ہے تو اس کی اطاعت کو لازم پکڑ لے، کہ جس مُرید نے ایسا کیا ہر میدان میں کامیابی اس کے قدم چومے گی۔^① پُنا نچھ،

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُرید کو چاہئے کہ کبھی بھی اپنی عقیدت کو تقسیم نہ کرے کیونکہ جو لوگ اپنی عقیدت کو تقسیم کرتے ہیں وہ بعض اوقات منزِل نہیں پاتے، لہذا ہر مُرید کو ہمیشہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اسے جو کچھ ملتا ہے، صرف اپنے پیر کے صدقے ملتا ہے، پیر کی عقیدت کیسے تقسیم ہو سکتی ہے؟ یا پیر کی عقیدت تقسیم ہونے سے کیا مُراد ہے؟ اس کو تنظیمی طور پر یوں سمجھا جاسکتا ہے مثلاً زید کو اگر کسی چھوٹی تنظیمی ذمہ داری سے بڑی سطح کی تنظیمی ذمہ داری مل جائے، اب زید اس پر پھولنے لگ جائے کہ یہ تو میرے نگران صاحب کی شفقت ہے، بس ان کی کرم نوازی ہے کہ بندہ ناجیز کو اس قابل سمجھا اور اتنی بڑی ذمہ داری دے دی، کسی قاری صاحب یا استاذ صاحب کو نظامت مل جائے اور اب یہ ذہن بنالے کہ یہ تو میرے نگران مجلس کی عنایت ہے، اسی طرح ہر ایک اپنے آپ پر غور کرتا چلا جائے، وہ جس بھی مقام و مرتبے پر ہے، اگر اپنے پیر کو بھول کر کسی اور کا صدقہ جانے، کسی اور کے گن گائے تو گویا اس نے اپنے پیر کی عقیدت کو تقسیم کر دیا۔ اللہ پاک ہماری نسبت اپنے پیر کے ساتھ ہی سلامت رکھے۔ بلاشبہ اپنے نگرانوں کا ادب و احترام اور اطاعت کرنی چاہئے مگر جو نعمت ملے اُسے اپنے پیر کا صدقہ جانے۔

قربان جائیے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كِي عِلْمِي شَان و شوكت پر! آپ

[۱]..... الانوار القدسيه، كيف يحتفظ المرید بمحبة اخوانه له، الجزء الثاني، ص ۲۹

ہمیں پیر کی عقیدت کے حوالے سے کیسا پیارا مدنی پھول عطا فرما رہے ہیں: اگر (مرید کو) کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو اسے بھی (اپنے) پیر ہی کی عطا اور اسی کی نظر توجہ کا صدقہ جانے۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرید کو اس بات کا بھی خصوصی خیال رکھنا چاہئے کہ کبھی ایسی صحبت ہی اختیار نہ کرے جہاں پیر کے خلاف باتیں ہوں۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شِعْرَانِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مشائخ کبار کا اس پر اتفاق ہے کہ مرشد کی محبت کی شرائط میں سے ایک (اہم شرط) یہ ہے کہ مرید اپنے مرشد کی گفتگو کے علاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے کان بند کر لے۔ (یعنی مرشد کے خلاف باتیں کرنے والے کی گفتگو نہ سنے بلکہ بہتر ہے کہ اس کے سائے سے بھی دور بھاگے) اور مرید کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہ سنے، یہاں تک کہ اگر شہر کے تمام لوگ کسی میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مرشد سے نفرت دلائیں (اور اس سے دور کرنا چاہیں) تو وہ ایسا نہ کر سکیں۔^②

دیدے یارب مجھ کو دفاؤ نہ چھوڑوں مرشد کا | لب پہ رہے بس یہ ہی صدا پیر میرا پیر میرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

کامل پیر ایک نعمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرْگَانِ دِیْنِ رَحْمَتُ اللهِ النَّبِیْنِ فرماتے ہیں کہ کامل پیر مرید کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہی نہیں بلکہ وہ اس پر اللہ پاک کا فضل بھی ہے، لہذا ایک

①..... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۳۶۹

②..... الانوار القدسیہ، الباب الثانی فی بیان نذاتہ من آداب المرید مع شیخہ، الجزء الثانی، ص ۳

مُرید اپنے پیر سے جس قدر برکتیں حاصل کر سکتا ہے وہ اپنی جگہ مگر پیر کی ذات ان سب برکتوں سے بڑھ کر مُرید کے لئے خیر و بَرَکَت والی ہوتی ہے۔ اس لیے مُرید کو چاہئے کہ کبھی بھی اپنے پیر سے جدا نہ ہو، کہ جس مُرید کے دل میں پیر کی سچی مَحَبَّت ہو، اس کا دامن ہی خیر و بھلائی سے نہیں بھرتا، بلکہ اس کے ارد گرد کے لوگ بھی اس فیض سے محروم نہیں رہتے۔ جیسا کہ امام شَعرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ایک مقام پر فرماتے ہیں: پیر اپنے مُرید کے ظرف کے مطابق اسے فیض سے نوازتا ہے، یعنی اگر وہ نیک فطرت ہو تو اسے مزید نیکیاں کرنے کا حُکْم دیتا ہے اور اگر گناہوں سے آلودہ ہو تو اسے بُرائیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ پیر چونکہ اپنے مُرید کو جو کچھ بھی عطا کرتا ہے وہ حِکْمَت سے خالی نہیں ہوتا۔ لہذا جب وہ اپنے کسی مُرید کو نیکی کرنے یا بُرائی سے بچنے کا حُکْم دیتا ہے تو گویا وہ اس کے دل کی زمین میں ایک ایسے بیج کو بو رہا ہوتا ہے جو بہت جلد ایک مَضْبُوط دَرَحْت کی شکل اختیار کر لے گا۔ اب یہ مُرید پر ہے کہ وہ سچے دل سے اس بیج کی آبیاری یعنی دیکھ بھال کرے یا اپنی مَحَبَّت میں جھوٹا ہونے کی وجہ سے دیکھ بھال میں کوتاہی کا مُرْتکب ہو۔ اگر مُرید نے اپنے پیر کی لاج رکھی اور اس کے حُکْم کے مطابق اس بیج کی بہترین دیکھ بھال کی تو جلد ہی اس کی سچائی کا پھل نمودار ہو گا اور وہ بیج ایک مَضْبُوط اور پھل دار دَرَحْت کی شکل اختیار کر لے گا جس سے نہ صرف وہ خود بلکہ اس کے ارد گرد کے لوگ بھی فیضیاب ہوں گے، اب اگر وہ اس دَرَحْت کی بھی مزید دیکھ بھال جاری رکھے تو اسکی جڑیں شہر و علاقے تک ہی محدود نہ رہیں گی بلکہ سارا خطہ ہی اس سے نفع اٹھائے گا۔ یوں ایک مُرید کا اپنے پیر سے سچی مَحَبَّت کرنا ہی ظاہر

نہ ہو گا، بلکہ ہر خاص و عام اس کے نیک و پارسا ہونے کو بھی جان لے گا، یہاں تک کہ اگر وہ اپنی نیکیاں چھپانے کی کوشش بھی کرے گا تو ایسا نہ کر سکے گا۔ لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر سے محبت میں جھوٹا ہو تو اس کے دل میں پیر جو بیچ بوتا ہے، اس سے جھوٹ اور نفاق کی ہی شاخیں پھوٹی ہیں، یہاں تک کہ وہ اس کے ارد گرد کے اور شہر کے علاوہ پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں، یوں اس کا جھوٹا و منافق اور ریاکار ہونا اس طرح لوگوں پر واضح ہو جاتا ہے کہ اگر وہ بظاہر سچے مرید کا روپ دھار بھی لے تو لوگ اس کی حقیقت جان ہی لیتے ہیں۔ کیونکہ اس کے افعال خود اس کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ پاک کسی بندے کو پیر کی سچی محبت کی توفیق عطا فرماتا ہے مگر وہ اپنے اعمال کی خرابی کی وجہ سے اس نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔^① اللہ پاک ہمیں اس سے محفوظ فرمائے اور اپنے پیر کی سچی محبت عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

لاکھوں نے پایا آپ سے دُرسِ حیاتِ نو	اُمت پہ مہربان ہیں الیاس قادری
ڈال دی قلب میں عظمتِ مُصطفیٰ	تو رضا کی ضیا میرے مرشدِ پیا

پیر کی سچی محبت کے اثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیر کی محبت اور توجہ حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پیر کی اطاعت کی جائے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

[۱]..... الانوار القدسیہ، الباب الاول آداب المرید، الجزء الاول، ص ۳۳

276 صفحات پر مشتمل کتاب آدابِ مرشدِ کامل صفحہ 56 پر ہے: اگر کسی مُرید کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھ جائے، تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کر لے جن (سے مرشد خوش ہو اور ان صفات) کے ذریعے وہ آگے بڑھ جانے کا مُسْتَحِق ہو جائے، اور اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھا دے گا، کیونکہ مرشد تو مُریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے۔^① اور مُرید کی ترقی کا راز بھی مرشد کی محبت ہی ہے مُرید اس محبت سے ترقی نہیں کرتا جو پیر اس سے کرتا ہے بلکہ اس محبت کی وجہ سے ترقی کرتا ہے جو مُرید کو اپنے پیر سے ہوتی ہے۔^② چنانچہ،

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کی ہر آدا، رفتار، گفتار، کردار اور لباسِ الْغَرَضِ اس کی ہر چیز سے محبت کرتا ہے اور اُسے اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ مرحبا صد مرحبا! اس مُریدِ صادق کی محبت پر کہ جس کی محبت کی گواہی دوسرے دیں۔
تَبْلِغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایسے دیوانوں کی کمی نہیں جو اپنے پیر و مرشد شیخِ طَرِيقَت، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّت، بانی دَعْوَتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِي ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ سے حد درجہ محبت رکھتے ہیں۔ انہی میں سے ایک نام حاجی زم زم رضا عطاری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِي کا

①..... آدابِ مرشدِ کامل، ص ۵۶

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، سوال المکرم ۱۴۳۴ھ بمطابق اگست 2013ء

بھی ہے۔ آپ کو محبوبِ عطار اور مدنی انعامات کا تاجدار بھی کہا جاتا ہے، آپ کیلئے مرشد کا پیامِ حَرَفِ آخر ہوتا تھا اس پر بلا پُچون و چرا (یعنی بغیر کسی عذر خواہی کے) عمل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران ابو حامد حضرت مولانا محمد عمران عطاری رَضَا عَلِيُّهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِئِ فرماتے ہیں: ایک قابلِ رشک زندگی گزار کر مَرَحُوم (حاجی زم زم رضاعطاری عَلِيَّهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِئِ) دنیا سے رُحُصَت ہوئے، گویا یہ بتا گئے کہ ”مُرید کو کیسا ہونا چاہئے؟“ مجھے انکی سیرت پڑھ کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا، اپنی کئی کمزوریاں سامنے آئیں، نیت کرتا ہوں کہ ان کو دُور کر کے اپنے اندر بہتری لاؤں گا بِالْحُضُوصِ غم خواری اور دِلْ جُوئی کا جذبہ اور صَبْر و قَنَاعَت کے ساتھ ساتھ مرشدِ کامل کے ساتھ قلبی وابستگی (کے مُعَامَلَات)۔ ہم ایک مُریدِ صادق کی صُحْبَت سے مَحْرُوم ہو گئے۔ ان کی عظیم سیرت کے نکھار کی ایک بنیادی وجہ جو میری عقل میں آتی ہے وہ مَحَبَّت و تَعَلُّقِ مُرْشِد ہے، یہ مرشد کے مشورے و حُكْم کے فرق میں نہیں پڑتے تھے بس یہ دیکھتے تھے کہ مرشد نے کیا فرمایا! اور حَسْبِيَ الْمُقْدُور (وہ کام) کر گزرتے تھے۔ ان کی سیرت سے (مرشدِ کامل کی) صُحْبَت کی برکتیں ظاہر ہیں، اگرچہ ہر ایک صُحْبَت نہیں پاسکتا مگر تَعَلُّقِ مَضْبُوط ہو تو خوب خوب برکتیں پاسکتا ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا صدمرحبا! مُرید کی اس مَحَبَّت پر جو پیر کی بارگاہ میں بھی قبول ہو اور اسے وہاں سے خوشنودی کی سند مل جائے۔ چنانچہ شَيْخِ طَرِيقَت، اَمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهٗ حاجی زم زم رضاعطاری عَلِيَّهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِئِ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: ہمارے حاجی زم زم رضاعطاری عَلِيَّهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِئِ بہت خوبوں کے مالک تھے اور

ایمان داری کی بات ہے کہ بڑی یادیں انہوں نے چھوڑی ہیں، مدنی انعامات کے تعلق سے حاجی زمزم کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے، بہت بڑا احسان ہے، بہت ہی بڑا احسان ہے کہ مدنی انعامات اتنے کامیاب نہیں ہو رہے تھے کیونکہ اس میں عمل کرنے کی بات ہے، پہلے مرکزی مجلس شوریٰ اور دیگر ترکیبیں نہیں تھیں، بس میں اکیلا ہی عموماً مدنی انعامات کے لئے کوشش کرتا تھا اور ذمے داران کی طرف سے کوئی خاص حوصلہ افزائی نہیں ہوتی تھی، حاجی زمزم نے میرا بہت حوصلہ بڑھایا کہ یہ مدنی انعامات بہت اچھے ہیں، ان میں بڑا فائدہ ہے، آپ ہمت رکھئے۔ حاجی زمزم نے جب سوالات کا نام مدنی انعامات رکھا، مدنی انعامات عام کرنے کی کوششیں کیں تو یہ دنیا میں کہاں سے کہاں نکل گئے! اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تنظیمی طور پر مدنی انعامات ہمارے مدنی کاموں کا بہت اہم حصہ بن چکے ہیں۔ مدنی انعامات میرے نفس کے لئے نہیں ہیں، میں نیک نہیں بن سکا اس کا مجھے ضرور اعتراف ہے لیکن مجھے نیکیاں بہت پسند ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہم سب نیک بن جائیں۔ حقیقت میں مدنی انعامات دعوتِ اسلامی کی رُوح ہیں، تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس رُوح کو دعوتِ اسلامی والوں کے اندر اتارنے میں ہمارے حاجی زمزم مَعْنِيہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَكْرَمِ کا بہت بڑا کردار ہے۔^①

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹیٹھے ٹیٹھے اسلامی بھائیو! محبت مرشد کی وجہ سے عملی زندگی میں نکھار ہی پیدا نہیں ہوتا

بلکہ بندہ پیشوائی و راہ نمائی کے قابل بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حاجی زمزم رضا

عطاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ انبَارِی مَجْتَبِ مرشد کی وجہ سے جہاں ایک بہترین انسان تھے، وہیں تنظیمی کاموں کی کارکردگی میں بھی نمایاں رہے۔ چنانچہ تنظیمی طور پر ان کے پاس بطور رکنِ شوریٰ و رَج ذیل ذِمَّہ داریاں رہیں: ① مجلسِ مدنی اِنعامات ② مجلس تقسیمِ رسائل ③ مجلسِ خصوصیِ اسلامی بھائی ④ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ ⑤ مجلسِ معاوَنَتِ برائے اسلامی 6 مجلسِ مدنی بہاریں۔ اس کے علاوہ یہ مَجْلِسِ بیرونِ ملک اور مَجْلِسِ اجرائے کُتُب و رسائل (الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة) کے بھی ذِمَّہ دار رہے۔^①

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

- ① جتنا محبتِ مرشد کا غلبہ ہوگا، طریقت میں اتنی ہی ترقی ہوگی۔
- ② امیرِ اہلسنتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ جس بات کی ترغیب دلائیں، اُس پر فوراً عکس کرنا چاہئے۔
- ③ رُوحانیت میں ترقی، پیر کی محبت سے ہوتی ہے۔^②
- ④ پیر کی بارگاہ میں کام بھی وہی کریں جو پیر کا سونپا ہوا ہو، قیمتی وقت وہی ہے جو پیر کی بارگاہ میں گزرے۔^③
- ⑤ اپنی جان، مال سب کچھ پیر کی ملک سمجھے اور اُس کے سامنے خود کو بندہ بے دام جانے۔ اس کے احکام، حکمِ خدا اور حکمِ رسول جانے۔^④

①..... محبوبِ عطاری کی 122 حکایات، ص ۲۶

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق جنوری 2011ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ بمطابق اپریل 2006ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ بمطابق اگست 2008ء

۶ اپنے ذمے لگنے والے مدنی کاموں کو کرنے کے دوران یہ بھی مد نظر رکھیے کہ پیر اپنے مُرید کے حال پر باخبر ہوتے ہیں۔^①

۷ پیر مُرید کو مباح کام سے منع کرے تو مُرید کو اُس کام سے بچنا لازم ہے۔ ہر مُرید کو چاہیے کہ پیر کے مشورے کو حکم کا درجہ دے۔^②

۸ جو لفظ ہمارے مُرشدِ کریم کو پسند نہ ہو وہ ہماری زبان پر نہیں آنا چاہیے۔ مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "آدابِ مُرشدِ کامل" صفحہ 127 پر ہے: مُرید کو چاہیے کہ وہ اپنے مُرشد کی طبیعت سے واقف ہو تاکہ ان کے خلاف مزاج کوئی کام نہ صادر ہو جائے۔ بلکہ اپنے آپ کو اُن کاموں میں زیادہ سے زیادہ مشغول رکھے، جن کاموں کو مُرشدِ کامل پسند فرماتے ہوں۔^③

۹ جَدْوَلِ وُہی اچھا جس سے مُرشدِ راضی ہوں۔^④

مَحَبَّتِ مُرَشِدِ كے چند فوائد

۱ پیر چُونکہ رُوحانی باپ ہوتا ہے، لہذا اس کے تمام مُریدوں کے درمیان پیر بھائی ہونے کی وجہ سے مَحَبَّتِ وَاُخُوَّتِ کا ایک ایسا مَشْبُوطِ رِشْتہ قائم ہو جاتا ہے۔

۲ پیر کی مَحَبَّتِ سے پیر بھائیوں میں غمی و خوشی اور دُکھ سُکھ کے لمحات میں ایک دوسرے کا

۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق نومبر دسمبر 2007ء

۲..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق اپریل 2006ء

۳..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق اگست 2015ء

۴..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۰ھ بمطابق جون 2009ء

ساتھ دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور یوں وہ سب محض دینی تعلق کی وجہ سے کسی کے دُکھ شکم میں شریک ہونے کے فضائل کے حق دار بن جاتے ہیں۔

3 اجتمعاً عیبت کو فروغ ملتا ہے اور کسی بھی کام کی تکمیل میں ایک دوسرے کی مدد اور تعاون حاصل رہتا ہے۔ مثلاً مدنی قافلہ ہو یا مدنی دورہ، مسجد درس ہو یا چوک درس، ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہو یا مدنی مذاکرہ، ہر مدنی کام کی تکمیل میں ایک دوسرے کی مدد اور تعاون دَرکار ہوتا ہے۔ لہذا جن علاقوں میں سب اسلامی بھائی جو باہم پیر بھائی بھی ہیں، مل جل کر مدنی کام کرتے ہیں تو وہاں ہر طرف مدنی ماحول کی مدنی بہاریں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اگر کسی جگہ مشکلات کا سامنا کرنا بھی پڑتا ہے تو مل جل کر انہیں حل کرنے کی کوئی ترکیب کر ہی لی جاتی ہے۔

4 جب کوئی اپنی ”آنا یعنی میں“ کو ختم کر کے اپنے پیر کے عطا کردہ مدنی مقصد کو لے کر چلے گا تو وہ دین اسلام کی اچھے طریقے سے خدمت کر سکے گا۔

5 جب ہر کام پیر کی مرضی و خوشی کے مطابق کرے گا اور اس کی اطاعت میں رہے گا تو کامیابی اس کے قدم چومے گی، مدنی کام جانبِ مدینہ صرف دوڑے گا نہیں بلکہ اس کو تو مدینے کے پر لگ جائیں گے۔

6 محبت مرشد کی بنا پر مرکزی مجلس شوریٰ کی اطاعت میں رہتے ہوئے مدنی کام کرنے کا ذہن ہو گا تو دعوتِ اسلامی کی ترقی و مدنی کام کی اٹھان ہی کچھ اور ہوگی۔

7 پیر و مرشد کی تعلیمات اور مدنی مقصد کو دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ ملتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں مرشد کی غلامی اور دعوتِ اسلامی پر اخلاص کے ساتھ اِسْتِقَامَتِ عَطَا

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سدا پیرو و مرشد رہیں ہم سے راضی | کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مدنی کاموں کے حوالے سے چار فرامینِ امیرِ اہلسنت

- ① جتنا مدنی کام بڑھے گا باطل قوتیں اتنی ہی ذہنی چلی جائیں گی۔^①
- ② میں رات دن مدنی کام کرنے والے اسلامی بھائیوں سے پیار کرتا ہوں۔^②
- ③ جو مستقل دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتا رہے وہ ”فائدے“ میں ہے۔^③
- ④ دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے والا محسنِ عطار ہے۔^④

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے متعلق فرامینِ امیرِ اہلسنت

- ① دعوتِ اسلامی کے مدنی کام میں تبدیلی مرکزِ شوریٰ ہی لاسکتی ہے، دعوتِ اسلامی کا ہر کام شوریٰ کے تحت ہی ہوتا ہے اور ہوگا۔^⑤

② اللہ تعالیٰ میری مرکزی مجلسِ شوریٰ پر نور کی برسات فرمائے کہ دعوتِ اسلامی کا

۱..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۶ اگست ۲۰۱۴ء

۲..... مدنی مذاکرہ، ۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۳ دسمبر ۲۰۱۴ء

۳..... مدنی مذاکرہ، ۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۲۰۱۴ء

۴..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۳ ربیع الاخر ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۵ء

۵..... مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۴ء

کام اتنا بڑھا دیا۔^①

③ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اراکینِ شوریٰ، آپس میں بھائیوں کی طرح مُتَّفِقِینَ ہیں، اللہ پاک ان کو

اسی طرح رکھے۔ امین۔^②

④ مرکزی مجلسِ شوریٰ دعوتِ اسلامی کا مائی باپ ہے، اس کے ساتھ مل کر مدنی کام کرنا

چاہیے، تقید نہ کی جائے۔^③

⑤ میں مرکزی مجلسِ شوریٰ سے بہت خوش ہوں، ساری دنیا میں مدنی کاموں کی دھومیں

مچا رہے ہیں۔^④

⑥ میں نے اپنے بیٹے کو امیرِ دعوتِ اسلامی نہیں بنایا۔ یہ فیصلہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کرے

گی۔^⑤

⑦ میں اپنی تمام اولاد کو مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کرتا ہوں۔^⑥

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد



①..... مدنی مذاکرہ، ۷ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ بمطابق 29 نومبر 2014ء

②..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۸ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 28 جنوری 2015ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 16 جنوری 2016ء

④..... مدنی مذاکرہ، ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 21 جنوری 2016ء

⑤..... مدنی مذاکرہ، ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 21 جنوری 2016ء

⑥..... مدنی مذاکرہ، ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 21 جنوری 2016ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿ ۱۷ ﴾ - ہفتہ وار اجتماع کس طرح بڑھایا جائے؟

دروود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار

ذُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مُصَافِحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔^①

سَجَّے کے بڈڑ الدُبُّجی تم پہ کرو روں ذُرُود | طیبہ کے شمسِ اَشْشَمْحی تم پہ کرو روں ذُرُود^②

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اجتماع کی برکت

ایک دن حضرت سیدنا منصور بن عمار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لوگوں کو وَعْظ و نصیحت کرنے کیلئے منبر پر تشریف لائے اور انہیں عذابِ الہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ آپ کا بیان سن کر لوگوں کی حالت ایسی ہونے لگی کہ یوں لگنے لگا کہ شِدَّتِ اِضْطِرَاب سے تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔ اس اِجْتِمَاعِ پاک میں ایک گنہگار نوجوان بھی موجود تھا۔ جب وہ اِجْتِمَاع سے واپس گیا تو گویا اس کے دل کی دنیا ہی تبدیل ہو چکی تھی، خوفِ خدا دلانے والا بیان اس کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر اتر چکا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے گناہوں پر نادام ہو کر اپنی ماں کی خِدْمَت میں حاضر ہوا اور عَرْض کی: امی جان! آپ چاہتی تھیں کہ میں

① القرية الى رب العالمين، باب صفة الصلاة على النبي... الخ، ص ۱۳

② حدائق بخشش، ص ۲۶۴

خُدائے رحمن کی نافرمانی چھوڑ دوں، تو خوش ہو جائیے کہ آج سے میں نے ہر گناہ سے توبہ کر لی ہے۔ پھر اس نے اپنی ماں کو بتایا کہ اسے توبہ کی یہ سعادت فلاں اجتماعِ پاک میں حاضر ہونے کی بَرَکَّت سے ملی ہے۔ اس پر اس کی ماں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ پاک کی حمد و ثنائیاں کی اور بیٹے سے پوچھا کہ نصیحت بھرا بیان سنتے وقت اسکی حالت کیسی تھی؟ تو اس نے کچھ یوں جواب دیا: میں نے توبہ کے لئے اپنا دامن پھیلایا، خود کو ملامت کی اور فرماں بردار بن گیا، جب بیان کرنے والے نے میرے دل کو اطاعتِ خُداوندی کی طرف بلایا تو میرے دل کے تمام قُفُل (یعنی تالے) کھل گئے۔ اے امی جان! کیا میرا مالک مجھے مجھے گناہوں بھری زندگی کے باوجود قبول فرمالے گا؟ ہائے افسوس! اگر میرا مالک مجھے ناکام و نامراد واپس لوٹا دے یا اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے سے روک دے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر وہ نوجوان دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا یہاں تک کہ اس کا جسم اس قدر کمزور ہو گیا گویا کہ ہڈیوں کا ڈھانچا ہو۔ ایک دن اس کی ماں اس کیلئے سٹولے کر آئی اور اللہ پاک کی قسم دے کر اسے پینے کو کہا تو ماں کی بات مانتے ہوئے اس نے پیالہ ہاتھ میں لے لیا مگر یہ فرمانِ باری تعالیٰ یاد کر کے رونے لگا:

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يَسِيغُهُ
ترجمہ کنز الایمان: بمشکل اسکا تھوڑا تھوڑا گھونٹ

(پ ۱۳، ابراہیم: ۱۷) لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی۔

پھر اسی طرح روتے روتے غش کھا کر ایسے گرا کہ جہانِ فانی سے ہی کوچ کر گیا۔^①

..... الروض الفائق، المجلس الخامس والثلاثون في ذكر الاولياء... الخ، ص ۱۳۳

اجتماع میں شرکت باعثِ مغفرت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کس طرح اس نوجوان کو اجتماع میں شرکت کی بدولت سچی توبہ کی عظیم نعمت حاصل ہوئی، یقیناً سچی توبہ کی توفیق ملنا اللہ تبارک و تعالیٰ کی خاص عنایت ہے اور جس پر یہ عنایت ہوتی ہے اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہو سکتا ہے؟ اور ایسا کیونکر نہ ہو کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مَغْفِرَاتِ نِشَان ہے: جو لوگ جمع ہو کر اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہوتا تو آسمان سے ایک مُنَادِی نِدَا دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔^①

اجتماعات اور ان کی اہمیت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں ہم میں سے ہر ایک کو تنہا پیدا کر کے احکاماتِ الہیہ کے مطابق کامیاب زندگی گزارنے کا انفرادی ذمہ دار بنایا گیا ہے، وہیں ہمیں اس بات کا بھی یقین دلایا گیا ہے کہ ہمیں اپنے ہر عمل کی جواب دہی کیلئے کل اپنے پروردگار کے حضور اکیلے ہی حاضر بھی ہونا ہے۔ چنانچہ یاد رکھئے! انفرادی زندگی میں کامیابی کی منزل تک پہنچنا اجتماعی زندگی کے بغیر ممکن نہیں۔ جیسا کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ بروز قیامت سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہو گا۔ مگر اس سے بھی یہی معلوم ہو رہا ہے کہ نماز اگرچہ ہے تو انفرادی عبادت مگر اس کی ادائیگی کا جو طریقہ ہمیں بتایا گیا ہے اس

① مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۵/۴۰۲، حدیث: ۱۲۷۸۸

میں ہمیں جماعت کا پابند بنایا گیا ہے اور یہی حال اکثر دیگر عبادات و اسلامی تعلیمات کا بھی ہے۔ نیز سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بھی ثابت ہے کہ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کسی اہم بات کا اعلان فرمانا چاہتے یا صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو کچھ خاص مدنی پھول ارشاد فرمانا چاہتے تو انہیں مسجدِ نبوی میں جمع ہونے کا حکم ارشاد فرماتے۔ یہی طریقہ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے بھی اپنایا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد وَعَظُ وارشاد کے لئے لوگوں کو ایک جگہ جمع فرما کر انہیں نصیحتوں کے مدنی پھول ارشاد فرمایا کرتے، بلکہ بعض نے تو اوقاتِ مُتَعَيِّنٍ کر رکھے تھے، جیسا کہ حضرت سَيِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کو ہر جُمُعراتِ وَعَظُ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میری خواہش ہے کہ آپ روزانہ وَعَظُ و نصیحت فرمایا کریں۔ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسا کرنے سے جو چیز باز رکھتی ہے، وہ یہ ہے کہ میں تمہیں ملال و اُكْتَاهَاً میں مُبْتَلًا کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں نصیحت کرنے میں تمہارا ویسے ہی لِحَاظُ رکھتا ہوں، جس طرح حُضُورُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملال و اُكْتَاهَاً کے خدشے کے پیشِ نظر ہمارا لِحَاظُ رکھتے تھے۔^①

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے بعد ہمارے دیگر اسلاف سے بھی کچھ اسی قسم کی روایات ملتی ہیں کہ انہوں نے بھی لوگوں کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے

①..... بخاری، کتاب العلم، باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة، ص ۹۱، حدیث: ۷۰

مخصوص اوقات میں دُرس و بیان کا سلسلہ جاری رکھا۔ جیسا کہ مَنقُول ہے کہ حضرت سَیدُنا عبد الغنی جَمَاعِی حنبلی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ (مُتَوَفَّی ۶۰۰ھ) دِمَشْق کی جَامِعِ مَسْجِدِ میں شبِ جُمُعہ اور یومِ جُمُعہ دُرسِ حدیث دیا کرتے تھے جس میں کثیر لوگ شریک ہوتے۔ دُرسِ حدیث دیتے ہوئے لوگوں کو بہت رُلایا کرتے تھے یہاں تک کہ جو شخص ایک مرتبہ حلقہ دُرس میں حاضر ہوتا پھر کبھی ناغہ نہ کرتا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ دُرس سے فارغ ہو کر طویل دُعا بھی فرمایا کرتے تھے۔^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

دُعوتِ اسلامی اور اجتماعات کا اہتمام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! تَبْلِیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دُعوتِ اسلامی کے تحت مَوْقِع کی مُمَنَابَت سے مُخْتَلِف اجتماعات کا اہتمام رہتا ہے۔ مثلاً ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع، اجتماعِ میلاد، اجتماعِ معراج اور اجتماعِ شبِ بَرَاءت وغیرہ۔ ان بابِ رِکَّت اجتماعات میں تِلَاوَت، نعت، بیان، ذِکْر، دُعا اور صَلوٰۃ و سلام کا سلسلہ ہوتا ہے۔ بالخصوص ہر جمعرات کو بعد نمازِ مَغْرِب ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کو غیر مَعْمُولِ حَیْثِیَّتِ حاصل ہے کہ اس میں بے شمار اسلامی بھائی شُرُکَّت کرتے، خوب ثواب کماتے اور بیماریوں سے شفا پاتے ہیں۔ نیز اس بابِ رِکَّت اجْتِمَاع میں شُرُکَّت کرنے والے مُعَاشِرے کے انتہائی بگڑے ہوئے افراد کی اِصْلَاح کی کتنی ہی ایسی مدنی بہاریں و قُوع پذیر

ہوتی ہیں جن کو سن کر دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن جاتا ہے۔ وہ لوگ کہ جنہیں کل تک معاشرے میں کوئی عزت کی نگاہ سے نہ دیکھتا تھا اس اجتماع سے حاصل ہونے والی برکات سے معاشرے میں عزت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک مدنی مذاکرے میں ارشاد فرمایا: ہفتہ وار اجتماع میں دیگر برکتوں کے ساتھ ساتھ سوز و گداز (یعنی دل کا نرم ہونا، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ میں رونا) بھی نصیب ہوتا ہے۔^① چنانچہ،

قصور (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُبَاب ہے: مدنی ماحول میں آنے سے پہلے بد قسمتی سے برے دوستوں کی صُحْبَت کا شکار ہونے کی وجہ سے آوارہ گردی کرنا اور فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مَحْبُوب مَشْغَلہ بن چکا تھا۔ گھر والوں سے نماز کا بہانہ کر کے ہوٹل پر بُرے دوستوں کے ساتھ فلمیں دیکھتا، راہ چلتی عورتوں کو چھیڑتا۔ ایک روز ایک مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اسلامی نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دَعْوَت دیتے ہوئے کہا کہ کل جمعرات ہے میں آپ کو اجتماع پر لے جانے کے لئے آپ کے گھر حاضر ہو جاؤں گا۔ اگلے روز جب وہ مجھے لینے آئے تو میں نے انہیں ٹال دیا مگر وہ ناراض ہوئے بغیر مسکراتے ہوئے اجتماع میں چلے گئے۔ آئندہ جمعرات پھر ہمارے گھر آئے اور اس بار انہوں نے میرے والد صاحب کو بھی اجتماع کی دَعْوَت پیش کی، والد صاحب نے اپنی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے معذرت کی تو کہنے لگے: اگر آپ

①..... مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء

نہیں جاسکتے تو اپنے بیٹے کو ہی بھیج دیجئے۔ ان کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور والد صاحب نے مجھے ان کے ساتھ اجتماع میں شرکت کرنے کا حکم ارشاد فرما دیا۔ بالآخر میں اجتماع میں شریک ہو اور توجہ کے ساتھ بیان سننے لگا، بیان سن کر میرے دل کی دُنیا زیر وزر ہو گئی اور جب رقت انگیز دُعا ہوئی تو خوفِ خدا مجھ پر غالب آ گیا میری آنکھوں سے ندامت کے آنسوؤں کا تانتا بندھ گیا اور میں نے رو کر اپنے سابقہ گناہوں سے سچی پکی توبہ کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا اور سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج اور چہرے پر میٹھے میٹھے آقاصدق اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنت (داڑھی شریف) بھی سجالی۔^①

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع میں شرکاء کی تعداد بڑھانے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینی اجتماعات پر چونکہ اللہ پاک کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور کفار و مُلحدین (یعنی بے دین لوگ) مسلمانوں کے اجتماع دیکھ کر جلتے ہیں، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان اجتماعات بالخصوص عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کو مضبوط کیا جائے اور ہر وہ طریقہ کار اختیار کیا جائے جس سے ان اجتماعات میں بھرپور اضافہ ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع چونکہ دعوتِ اسلامی کے 12

مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہے، لہذا اس کی ترقی اور اس میں اضافہ حقیقت میں دعوتِ اسلامی ہی کی ترقی ہے۔ چنانچہ آئیے! ذرا اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھرپور اضافے کے حوالے سے ہم کیا کر سکتے ہیں، تاکہ یہ جان سکیں کہ ہم اس کے لئے کس قدر کوشش کر رہے ہیں اور اگر کہیں کوئی سستی کا شکار ہے تو وہ از سر نو کمر بستہ ہو جائے، کیونکہ بار بار یاد دلانا اور اپنے مقصد کو دہراتے رہنا بھی نفع سے خالی نہیں۔ چنانچہ،

① مناسب تشہیر کا اہتمام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس بات کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے بار بار اعلانات ہوں تو لوگ بالآخر اس کی طرف متوجہ ہو ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ جب ہر روز مدنی دُرس کے بعد ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کا باقاعدہ اعلان ہو گا اور لوگوں کو اس میں شرکت کی دعوت پیش کی جائے گی تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر سب نہیں تو کئی ایک ضرور شریک ہو جائیں گے۔

② انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انفرادی کوشش چونکہ مدنی کاموں کی جان ہے، لہذا جب ہر مدنی دُرس (مسجد و چوک دُرس) کے بعد ہفتہ وار سنتوں بھرے دُرس کا اعلان ہو اور شرکائے دُرس کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروانے کے لئے ان پر بھرپور انفرادی کوشش بھی کی جائے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں۔ کیونکہ جب پانی قطرہ قطرہ کر کے پتھر پر گر کر اس میں بھی سوراخ کر دیتا ہے، تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ

ہم کسی انسان اور وہ بھی اپنے ہی اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کریں اور اس کا دل مائل نہ ہو!، حالانکہ آئے روز ہمیں ایسی بے شمار مدنی بہاریں دیکھنے و سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں اسلامی بھائی فلاں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں مدنی ماحول میں آئے اور انہوں نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کر لی۔ تو کیا ہم وہ فلاں نہیں ہو سکتے؟، اگر ہم میں سے ہر ایک انفرادی کوشش کو اپنا ہتھیار بنا لے تو یاد رکھئے! شیطان کو بھاگتے دیر نہیں لگے گی کہ بلاشبہ کوشش کامیابی کی کنجی ہے۔

﴿ ۳ ﴾ جذبے کی بیداری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ذمہ داران میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا مخصوص ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کا ایسا جذبہ پیدا کریں کہ کبھی بھی حالات و موسم وغیرہ کی تبدیلی ان پر اثر انداز نہ ہو سکے۔^① کیونکہ جب ذمہ داران خود ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے عادی ہوں گے تو یقیناً دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب ملے گی اور وہ بھی ان کے ساتھ ضرور شریک ہوں گے۔ یہی نہیں بلکہ نگران ڈویژن اور نگران زون، مجلسِ جامعۃ المدینہ و مجلسِ مدینۃ المدینہ ہفتہ وار اجتماع میں جامعۃ المدینہ اور مدینۃ المدینہ کے طلبہ کی شرکت کو یقینی بنائیں، نیز ان کے سرپرست صاحبان کو بھی اجتماع میں شامل کروائیں۔^②

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۳ھ بمطابق جنوری 2011ء

4 مناسب انتظامات کا اہتمام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہفتہ وار اجتماعات اگرچہ کئی مقامات پر ہو رہے ہیں، مگر پھر بھی اگر کہیں کسی علاقے سے اجتماع گاہ دور پڑتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہاں سے کسی گاڑی وغیرہ کی مناسب ترکیب کر لی جائے، تو وہ غریب لوگ جو اجتماع گاہ دور ہونے کی بنا پر کرایہ نہ ہونے یا سستی کی وجہ سے شرکت سے محروم رہتے تھے، ان کے لئے بھی آسانی ہوگی اور ان کی شرکت بڑھ جائے گی۔

5 رابطوں میں مضبوطی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملا کریں، یونہی نہ چلے جایا کریں، کہ پڑتپاک طریقے سے ملنے سے وہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے۔¹ اس کے علاوہ جب بھی کسی کو (انفرادی کوشش کر کے اپنے ساتھ) اجتماع میں لائیں تو بعد میں بھی ان سے ملیں اور رابطہ رکھیں۔² بلکہ ایک دفعہ کسی کو اجتماع میں لائیں تو جب تک مدنی ماحول سے وابستہ نہ ہو جائے اس سے رابطہ نہ چھوڑیں۔³

6 شخصیات کو شرکت کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مغرب تا عشاء اجتماع (یعنی 2 گھنٹے) کرنے کی ایک حکمت یہ بھی

1..... مدنی مذاکرہ، ۷ ربیع الاخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 17 جنوری 2016ء

2..... خصوصی مدنی مذاکرہ، ۴ ربیع الاخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 24 جنوری 2015ء

3..... مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 18 اکتوبر 2014ء

ہے کہ ڈاکٹرز، شعبہ تعلیم، ملازم پیشہ افراد وغیرہ کو سہولت ہو اور ان کی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شُرکت ہو۔^① لہذا تاجر، ڈاکٹرز، شخصیات وغیرہ سے ملاقات کریں، مدنی تعلقات مضبوط بنائیں، ان کو ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دیں، مدنی کاموں میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔^② کہ ان حضرات کے اجتماع میں آنے کی وجہ سے مزید لوگ بھی اجتماع کی رونق بن سکتے ہیں، مثلاً اگر ڈاکٹر مریضوں کو تعویذاتِ عطاریہ لینے کے لئے جمعرات اجتماع کی ترغیب دلائیں تو اس طرح بھی ہفتہ وار اجتماع میں عام لوگوں کی شُرکت بڑھ سکتی ہے۔ نیز نئے اسلامی بھائیوں کو بھی تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے کے لئے ہفتہ وار اجتماع کے بعد کا وقت دیں تاکہ وہ اجتماع میں بھی شُرکت کر لیں۔^③

⑦ مضبوط مشاورت کی ترکیب

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مضبوط مشاورت کا اہتمام بھی ہفتہ وار اجتماع میں اضافے کا بہت آسان ذریعہ ہے۔ یعنی نگرانِ کابینہ اجتماع گاہ کے قریب رہنے والے اسلامی بھائیوں کا ماہانہ مدنی مشورہ کریں ❀ جو گاڑیاں لے کر آتے ہیں، ان کے مدنی مشورے کرتے رہیں ❀ ہفتہ وار اجتماع کی مجالس کے ذمہ داران کے وقتاً فوقتاً مدنی مشورے ہوتے رہیں ❀ ذمہ دارانِ جدول میں جمعراتِ عطر تاجمہ اشراق و چاشت اجتماع والی مسجد کے لئے

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۱ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۱ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۴ء

خاص کر دیں کہ یہ بھی شرکائے اجتماع کو بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔^①

اس کے علاوہ جو ہفتہ وار اجتماع تعداد کے لحاظ سے کمزور ہیں بالخصوص انہیں مضبوط کرنے کے لئے نگرانِ کابینہ یا رکنِ کابینہ یا چند اراکینِ کابینہ مل کر اجتماع گاہ کے اطراف میں جمعرات کو عصر کے بعد مدنی دورہ کر کے لوگوں کو ہاتھوں ہاتھ مسجد میں لے کر آئیں، انتظامات میں جو کمزوری ہے اُس کو بہتر کریں، اپنی کابینہ کے اچھے مبلغین کے بیانات کروائیں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِجْتِمَاعٌ مَّضْبُوطٌ ہو جائے گا۔^②

ہفتہ وار اجتماعات میں اضافے کے فوائد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا آغاز ہفتہ وار اجتماع سے ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی مشتاق عطاری اور مفتی دعوتِ اسلامی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی ہفتہ وار اِجْتِمَاع میں شُرُکَت کی بَرَکَت سے مدنی ماحول میں آئے۔^③ چنانچہ جب ذمہ داران اجتماع میں جسمانیّت (یعنی شرکائی تعداد) بڑھائیں اور کوئی نیک جسم آگیا تو روحانیت بھی بڑھ جائے گی کیونکہ جہاں 40 مُسلمان صالح (یعنی نیک) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔^④ لہذا جو ہفتہ وار اجتماع میں اچھی اچھی نیتیں کر کے، با اَدَب، باؤضو، اہتمام کے ساتھ، صاف ستھرے کپڑے پہن کر، تیل اور خوشبو لگا کر، حُسن

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق جنوری 2011ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی 2014ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۲۳ ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 10 اکتوبر 2015ء

④..... فتاویٰ رضویہ، ۱۸۴/۲۴

اِعْتِقَاد، خُلُوص اور لِلّٰہِیَّت رکھتے ہوئے شُرکَت کرے تو اسے ضرور رُوحانیت نصیب ہو گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔^① ہفتہ وار اجتماع بڑھنے سے اسلامی بھائیوں کے حوصلے بڑھتے ہیں۔ مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَةِ کی فَرَوَحْت میں بڑھوتی، مدنی قافلوں اور مدنی اِنعامات کے عاملین میں ترقی، اسلامی بھائیوں سے رابطے کی مَضْبُوطی اور مَحِیْبِیْن کے حُسنِ ظَن میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔^②

ہفتہ وار اجتماع کی تعداد بڑھانے کے چند اقدامات

❁ سواری کا بندوبست: ذیلی حلقوں، حلقوں، علاقوں سے ہفتہ وار اجتماع کے لئے سواری کی ترکیب کرنا تنظیمی طور پر طے شدہ ہے، اس لئے گاڑی (بس / ویگن) کا انتظام کیا جائے۔ سواری کے بندوبست کے لئے کسی ایک اسلامی بھائی کو باقاعدہ ذمہ داری دی جائے (بہتر ہے کہ دو / تین رکنی مَجْلِس بنا دی جائے) تاکہ انتظامات میں کوئی کمزوری نہ ہو۔

❁ جامعات و مدارس اَہْلِ سُنَّت کے طلبہ و مُدرِّسین: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامعات و مدارس اَہْلِ سُنَّت میں بھی دَعْوَتِ اِسْلَامی کا مدنی کام ہو رہا ہے، دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ طلبہ و مُدرِّسین کو بھی ہفتہ وار اِجْتِمَاع میں شُرکَت کروائی جائے، ان کے لئے بھی باقاعدہ سواری کا انتظام کیا جائے نیز ان کے لئے خیر خواہی (نگرِ رضویہ) کی بھی ترکیب کی جائے۔

۱]..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی ۲۰۱۴ء

۲]..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوری، شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ بمطابق اگست ۲۰۰۸ء

دارالمدینہ، مدرسۃ المدینہ بالغان، مدرسۃ المدینہ للبنین، جامعۃ المدینہ کے طلبہ و مدرسین و ناظمین کی شرکت: ہزاروں عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے ان شعبہ جات سے وابستہ ہیں، ہر ہفتہ وار اجتماع میں ان کی شرکت کو بھی یقین بنایا جائے۔ نگرانِ ڈویژن مشاورت یا نگرانِ مجلس ہفتہ وار اجتماع، ناظم صاحب سے اس کی ترکیب کریں۔

یاد رہے! مدنی منوں کو اپنے والد صاحب / سگے بھائی / ماموں / چچا کے ساتھ اجتماع میں شرکت کرنی ہوتی ہے۔

اچھے مبلغین کے بیانات: شرکائے اجتماع میں سے ایک تعداد ایسی بھی ہوتی ہے جو کسی اچھے مبلغ کے بیان کو پسند کرتی ہے، لہذا اچھے بیان کرنے والے مبلغین کا پیشگی انتخاب کیا جائے اور کم و بیش 3 ماہ کے ہفتہ وار اجتماع کے ایسے مبلغین کا پیشگی جدول بنالیا جائے اور متعلقہ مبلغ کو اطلاع بھی کی جائے۔

رکنِ شوریٰ / نگرانِ کابینات / نگرانِ کابینہ کے بیانات کا جدول بنانا بھی اجتماع کی تعداد کو بڑھانے میں معاون ہوگا۔

پیشگی جدول: ہفتہ وار اجتماع کو منظم و مضبوط کرنے کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والی تلاوت، نعت، بیان، ذکر و دعا، صلوة و سلام (قاری، نعت خواں، مبلغ) کا پیشگی جدول بنایا جائے۔

جدول بنایا جائے۔

❁ مناسب انتظامات: اجتماع کی تعداد کو بڑھانے اور برقرار رکھنے کے لئے موجودہ موسم کے مطابق مناسب انتظامات کرنا انتہائی ضروری ہے۔ (مثلاً سردی کے موسم میں ہیٹرز، گرمی کے موسم میں پتکھے، انیر کولر، ٹھنڈے پانی کی ترکیب، دریاں، ساؤنڈ، لائٹ وغیرہ کی ترکیب بھی بہتر ہو)

❁ انفرادی کوشش (روزانہ کم از کم دو کو اجتماع کی دعوت دینا)۔ مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے روزانہ اگر کم از کم 2 اسلامی بھائیوں کو ہفتہ وار اجتماع میں شریکت کی دعوت مسلسل ہوتی رہے تو ہر ہفتے شرکائے اجتماع کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

❁ مدنی کام بڑھانا: ہفتہ وار اجتماع کے علاوہ جو دیگر 11 مدنی کام ہیں، یا جن شعبہ جات میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام ہو رہا ہے، ان میں مزید اضافہ ہونے سے بھی ہفتہ وار اجتماع کی تعداد بڑھے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

اپنے گناہوں کا احتساب کرنے، قبر و حشر کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کرنا کہتے ہیں۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

18- انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟

دُروِ پاک کی فضیلت

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُروِ پاک کی کثرت کر لیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفع و گواہ بنوں گا۔^①
 اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو | کون کرے یہ بھلا تم یہ کرو روں دُروِ^②
 صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلاف کی انفرادی کوشش

ایک مرتبہ حضرت سیدنا صلہ بن ایشیم عدوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنے شاگردوں کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ پاس سے ایک نوجوان گزرا، جس کا تہبند زمین پر گھسٹ رہا تھا، آپ کے شاگردوں نے اس کے ساتھ سختی سے پیش آنا چاہا تو آپ نے فرمایا: یہ کام مجھ پر چھوڑ دو، میں اس کے لئے کافی ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے بھتیجے! ذرا ٹھہرو! مجھے تم سے ایک کام ہے؟ اس نے عرض کی: جی چچا جان! (فرمائیے!) کیا کام ہے؟ تو آپ نے محبت بھرے انداز میں اس سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا تہبند

①..... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاة علی النبی ﷺ... الخ، ۱۱۱/۳، حدیث: ۳۰۳۳

②..... حدائق بخشش، ص ۲۷۱

اوپر کر لو (کہ یہ مُتَكَبِّرِينَ کی علامت ہی نہیں بلکہ خِلافِ سُنَّتِ بھی ہے)۔ چنانچہ اس نے آپ کی محبت بھری انفرادی کوشش کے سبب فوراً اپنا تہبند اُپر کر لیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: نیکی کی دعوت دینے کا یہ طرزِ عمل اس سے بہتر ہے جس کا تم نے ارادہ کیا تھا، اگر تم اسے بُرا بھلا کہتے تو جو ابادہ بھی تمہیں بُرا بھلا کہتا۔^①

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں | ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کس طرح حضرت سیدنا صلہ بن اشیم عدوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ایک نوجوان پر انفرادی کوشش^② کی اور اسے خلافِ سُنَّتِ کام سے روکا ہی نہیں بلکہ اپنے شاگردوں کو گویا عملاً انفرادی کوشش کا طریقہ بھی سکھایا کہ جب بھی کسی کی اصلاح مقصود ہو تو ڈانٹنے، جھڑکنے کے بجائے نہایت محبت و شفقت کے ساتھ اسے سمجھانا چاہئے۔ انفرادی کوشش بلاشبہ نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہی نہیں بلکہ نیکی کی دعوت کی رُوخ اور ثواب کمانے کا آسان طریقہ بھی ہے کہ دوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کے لئے انفرادی کوشش کرنا تمام اُنْبِيَاءِ كِرَامِ عَلَيَّيْنَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اور بُرُزْرُكَانِ دِينِ رَحْمَتِ اللهِ الْكَمِيْنِ سے ثابت ہے۔ چنانچہ یاد رکھئے! انفرادی

①.....طبقات ابن سعد، ۳۰۲۲-صلوة بن اشيم العدوي، ۹۷/۷ ملخصاً

②..... ایک سے تین افراد کو نیکی کی دعوت دینے یعنی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترغیب دلانے کو تنظیمی اصطلاح میں انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

کوشش بسا اوقات اجتماعی کوشش سے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اجتماع وغیرہ میں سب کے سامنے بیان کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی جب کہ انفرادی کوشش کوئی بھی کر سکتا ہے۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی عرصہ دراز سے مدنی ماحول سے مُنسلک ہوتا ہے، اجتماعات وغیرہ میں شرکت کے ساتھ مدنی کام کرنے کی نیتیں بھی کر لیتا ہے لیکن عملاً قدم اٹھانے میں ناکام رہتا ہے اور جب کوئی مبلغ و دعوتِ اسلامی اسی اسلامی بھائی پر مدنی مرکز کے بتائے گئے طریق کار کے مطابق انفرادی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنی نیتوں کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیتا ہے۔ گویا کہا جاسکتا ہے کہ اجتماعی کوشش کے ذریعے لوہا گرم کیا جاتا ہے اور انفرادی کوشش کے ذریعے اُس پر مدنی چوٹ لگا کر اُسے مدنی سانچے میں ڈھالا جاتا ہے اور یوں انفرادی کوشش کرنے والا نیکی کی دعوت دینے کا ثواب حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس حکمِ الہی پر بھی عمل کرتا ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ يُتَنَفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں

(پ ۲، الذاریات: ۵۵) کو فائدہ دیتا ہے۔

انفرادی کوشش کی روح

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اُمیرِ اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز کتابِ غیبت کی تباہ کاریاں صفحہ 458 پر انفرادی کوشش کیسے کی جائے؟ کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: انفرادی کوشش مدنی کاموں کی جان ہے، دعوتِ اسلامی کا تقریباً

99% مدنی کام انفرادی کوشش سے ہی ہو رہا ہے۔ انفرادی کوشش کی روح ملنساری ہے، انفرادی کوشش کرنے والے کیلئے سامنے والے کی نفسیات پر کھنابے حد ضروری ہے۔ غفلت و بے احتیاطی کا دور ہے آج کل اکثر بلا تکلف جھوٹ بولا جانے لگا ہے اس لئے سخت احتیاط کی حاجت ہے، ہم جبکہ مسلمانوں کو نیک بنانے کے مستحب کام کی کوشش میں لگے ہیں تو آخر یہ کہاں کی سمجھداری ہے کہ کسی کو نیک بنانے کیلئے اس کو گناہوں میں دھکیلنے والے انداز اختیار کئے جائیں ہماری تو یہ گڑھن ہو کہ ہر مسلمان کو گناہوں سے بچایا جائے، لہذا انفرادی کوشش ہو یا مدنی قافلہ یا سنتوں بھرے اجتماعات یا دین و دنیا کا کوئی سامعہ، کہیں کسی ایک فرد سے براہ راست اسی طرح کے سوالات نہ کئے جائیں۔ جسکی وجہ سے اُس کے جھوٹ میں مُبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو اَلْبَتَّہ مدنی مشورے جن میں ذمے داران سے کارکردگی لی جاتی ہے، ان میں ضرورتاً سوالات کرنے میں حَرَج نہیں۔ اسی طرح دورانِ تدریس تَرَبِیَّت کیلئے آسانہ ظلمہ سے سوالات کرتے ہیں اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں۔^①

انفرادی کوشش ہے کیا؟

(i) اجتماعی کوشش: سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، مدنی دورے میں اور کتابیں تحریر کر کے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔ (ii) انفرادی کوشش: چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! ذرا اس بات کا مختصر جائزہ لیتے ہیں کہ انفرادی کوشش کس طرح کی جائے کہ ہماری پیش کی گئی نیکی کی دعوت موثر ثابت ہو۔ یہ بات بھی ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ہمارا کام فقط کوشش کیے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات ربِّ کائنات جَلَّ جَلَالُہ کی ہے، ہم جتنے بھی انداز اختیار کر لیں، لیکن پھر بھی نظر مالک اسباب جَلَّ جَلَالُہ پر ہی رہے، وہ چاہے گا تو ہی ہماری نیکی کی دعوت موثر ہوگی۔

① ملاقات کا انداز

انفرادی کوشش کرنے کیلئے جب بھی کسی اسلامی بھائی سے ملاقات کریں تو درج ذیل اُمور پیش نظر رکھئے: ﴿ اگر سامنے والے کا نام پہلے سے معلوم ہو تو ملاقات کی ابتدا نام پکار کر مسکراتے ہوئے سلام و مُصافحہ سے کیجئے، مثلاً **عبداللہ بھائی! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہ** ﴿ دورانِ مُصافحہ توجُّہ سامنے والے کی طرف ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ آپ کا چہرہ کسی اور جانب ہو اور ہاتھ کسی اور کی طرف بڑھ رہے ہوں۔ ﴿ دورانِ ملاقات سامنے والے کے چہرے پر نظریں نہ گاڑیں بلکہ سنت پر عمل کرتے ہوئے حَتّٰی الْاَمْکَانَ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، دورانِ ملاقات اپنی اور سامنے والے بالخصوص نئے اسلامی بھائی کی دلچسپی کم نہ ہونے دیں۔ بار بار ایک ہی سوال مثلاً طبیعت یا کاروبار کے بارے میں پوچھتے رہنے سے بھی سامنے والا بوریت کا شکار ہو جاتا ہے، مثلاً یہ پوچھتے رہنا: اور کیا حال ہے؟ کاروبار

کیسا جا رہا ہے؟ طبیعت ٹھیک ہے نا؟ لہذا ایسا کرنے سے بچا جائے۔ ﴿۱۶﴾ ملاقات کا دورانیہ بھی پیش نظر رہے ایسا نہ ہو کہ سامنے والے کی کیفیات کا اندازہ کئے بغیر ملاقات کو اتنا طویل کر دیا جائے کہ آئندہ وہ آپ کو دیکھتے ہی راستہ بدل لے۔ لہذا اگر وہ ملاقات میں بوریت مَحْسُوس کرے مثلاً بار بار گھڑی دیکھے یا بات تَوَجُّہ سے سننے کے بجائے ادھر ادھر دیکھنے میں مہرُوف ہو تو آئندہ ملاقات کرنے کا عزم ظاہر کر کے اَوْدَاعی مُصَافِحہ کر لیجئے۔ ﴿۱۷﴾

﴿۲﴾ گفتگو کا انداز

انفرادی کوشش کرتے ہوئے گفتگو سوچ سمجھ کر کریں۔ ﴿۱۸﴾ خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ (یعنی بہتر کلام وہ ہے جو مختصر اور جامع ہو) پر عمل کرتے ہوئے قلیل و پُر دلیل اور سامنے والے کی سمجھ میں آنے والا کلام کریں۔ ﴿۱۹﴾ دورانِ ملاقات ایسے سوالات نہ کریں جن کا جواب دیتے ہوئے مسلمان کے جھوٹ میں مُبْتَلَا ہونے کا غالب اِمْکَانَ ہو مثلاً آپ کو میری بات بُری تو نہیں لگی؟ وغیرہ۔ ﴿۲۰﴾ دورانِ گفتگو سامنے والے کی نفسیات کو مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے، لہذا وہ جس شُعبے سے تَعَلُّق رکھتا ہو اُسکے مُتَعَلِّق مَحْتَصِر مَعْلُومَات ضرور پوچھیں۔ ہو سکے تو اس کے شُعبے کی مثالیں دے کر اسے سمجھائیں اس سے ملاقات میں اس کی دلچسپی قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔ ﴿۲۱﴾ سامنے موجود شَخْصِیَّت کتنے ہی بڑے عہدے پر کیوں نہ ہو ہرگز اس سے مَرْعُوب ہوں نہ احساسِ کمتری کا شکار ہوں بلکہ بھرپور خود اِعْتِمَادی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انفرادی کوشش جاری رکھیں۔ ﴿۲۲﴾ دورانِ گفتگو دَعْوَتِ اسلامی کی اِضْطِلَاحَات کا اِسْتِعْمَال

ہرگز تڑک نہ کریں۔ ہاں! اگر ایسی اضطرار ہو جس سے سامنے والا بالکل ناواقف ہو اور تشویش میں مہبتلا ہو جائے تو اس کی مختصر طور پر وضاحت کر دیں۔ ﴿جس پر انفرادی کوشش کرنی ہے اگر اس نے خلاف سنت لباس پہنا ہو یا کسی علانیہ فسق (مثلاً داڑھی منڈانے کے گناہ) میں مہبتلا ہو تو اس پر تنقید نہ کریں کہ فائدہ کے بجائے نقصان ہو سکتا ہے۔ ﴿دوران گفتگو سامنے والے سے اختلافی بحث بھی نہ کریں، اگر وہ بحث چھیڑنے کی کوشش کرے تو پیار و محبت سے علمائے اہل سنت و آرا اہل سنت سے رجوع کا مشورہ دیجئے۔

﴿۳﴾ اخلاص

امیرِ اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہ فرماتے ہیں: **اخلاص قبولیت کی کنجی ہے۔** اس لئے انفرادی کوششِ اخلاص کے ساتھ کی جائے گی تو ان شاء اللہ عز و جل سامنے والے پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ لہذا انفرادی کوشش کرنے میں یہ نیت پیش نظر ہونی چاہئے کہ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کر رہا ہوں۔ کیونکہ جو مبلغِ اخلاص کے ساتھ انفرادی کوشش کرتا ہے، اللہ پاک اس کے کلام میں ایسی تاثیر پیدا کر دیتا ہے کہ سننے والا ہاتھوں ہاتھ اسے قبول کر لیتا ہے اور نیکی کے راستے پر گامزن ہو کر سنتوں کا عامل بن جاتا ہے۔

﴿۴﴾ بعد ملاقات رابطہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کریں تو اس سے رابطے میں بھی رہیں اور کسی بھی صورت میں رابطہ ختم نہ کریں بلکہ اگر وہ اسلامی بھائی دوسرے

شہر میں رہتا ہو تو فون کے ذریعے یا گھر جا کر بالمشافہ ملاقات کا سلسلہ جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ بالخصوص مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات کا رسالہ جمع کروانے کے لئے، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کے لئے پابندی سے رابطہ کرنے کی برکت سے وہ بھی مدنی ماحول میں پختہ ہوتا جائے گا۔ البتہ! یاد رکھیں! مسلسل رابطہ رکھنے کی صورت میں اس سے کسی قسم کا احسان نہ لیں کیونکہ الْإِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ احسان زبان کو روک دیتا ہے۔ لہذا جب آپ احسان لے چکے ہوں گے تو غلطی پر اس کی اصلاح نہ کر سکیں گے۔ یونہی اس کے ذاتی معاملات میں حَتَّى الْإِمْكَانِ دَخَلَ نہ دیں مَعْلًا رَقْم کے لین دین، رشتہ کروانے کے معاملات کیونکہ اس سے تنظیمی طور پر نقصان ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، اگر وہ خود یا ان کے گھر میں کوئی بیمار ہو تو عیادت کرنے جائیں، کسی کے اِنْتِقَالَ پر تعزیت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کریں۔

انفرادی کوشش کب تک جاری رکھی جائے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! انفرادی کوشش کرنے والے بعض اسلامی بھائی دو، تین بار انفرادی کوشش کر کے ہمت ہار جاتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ جب تک آپ سے ملنے والے اسلامی بھائی انفرادی کوشش کی برکت سے مکمل طور پر نہ صرف خود مدنی ماحول سے مُدْسَلِک ہو کر سنتوں کے عامل نہ بن جائیں بلکہ دوسروں پر انفرادی کوشش کر کے انہیں ہفتہ وار اجتماع میں شُرُکَّت، مدنی انعامات کے عامل اور مدنی قافلوں میں سَمَر کی ترغیب دینے والے نہ بن جائیں تب تک اخلاص کے ساتھ انفرادی کوشش جاری رکھیں۔

انفرادی کوشش کی مدنی بہار

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش ایک اہم ترین مدنی کام ہے، اس کی بَرَکَت سے بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب آیا، اس کی بھی خوب مدنی بہاریں ہیں۔ چُناؤچہ،

ایک مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اسلامی کا بیان ہے: ایک بارِیش (یعنی داڑھی والے) عمرِ سیدہ اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف اپنے جلوے لٹا رہا تھا۔ دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا کہ دَعْوَتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں اپنے علاقے کا نامی گرامی بدمعاش تھا۔ میں شراب کا ایسا رسیا تھا کہ جب کہیں جاتا تو شراب کے کنسترمیری گاڑی میں دھرے ہوتے۔ میں اپنے ساتھ گن مین رکھتا اور خود بھی مُسَلِّح رہتا تھا۔ میرے کالے کرتوتوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے اس قدر نفرت کرتے کہ میرے قریب سے گزرنا پسند نہ کرتے تھے۔ میں نے مدنی لائسن کیسے اختیار کی، اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں نیکی کی دَعْوَت کی دُھو میں مچانے والے دَعْوَتِ اسلامی کے مُبَلِّغین مجھے بھی نیکی کی دَعْوَت دینے کے لئے آیا کرتے، مگر میں غَفْلَت کی گہری وادیوں میں گم تھا اس لئے ان کی دَعْوَت توجُّہ سے سننے کے بجائے ان کا ہاتھ پکڑ کر بولتا: میرے ساتھ بیٹھ کر شراب پیو۔ اُن کو کبھی ڈانٹنا تو کبھی جھاڑتا مگر وہ مَوْتِعی پا کر پھر انفرادی کوشش کے لئے آجایا کرتے۔ یوں ایک طویل عَرَصَہ وہ مجھ پر انفرادی کوشش کرتے رہے

اور میں سنی اُن سنی کرتا رہا۔ ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بے چارے اتنے عرصے سے مجھ پر کوششیں کر رہے ہیں کیوں نہ آج ان کی بات توجّہ سے سُن لی جائے دیکھوں تو سہی آخر یہ کہتے کیا ہیں! اب کی بار اسلامی بھائی نیکی کی دَعْوَت دینے آئے تو میں نے بڑی توجّہ سے اُن کی دَعْوَت سُنی، اللہ پاک کی شان کہ ان کی دَعْوَت میرے دل میں اتر گئی اور لبّیک (یعنی میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے اُن کے ساتھ مَسْجِد کی طرف چل دیا، غالباً ہوش سنبھالنے کے بعد زَنَدگی میں پہلی بار میں مَسْجِد کے اندر داخل ہوا عاشقانِ رسول کی صَحْبَت اور مَسْجِد میں ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان نے میرے دل کی کَيْفِيَّت کو بدل کر رکھ دیا۔ میں نے اسلامی بھائیوں کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور پھر سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے سلسلے میں مُرید بن گیا۔ مُرید تو کیا ہوا میرے انداز بدلتے چلے گئے۔ میں نے سب گناہوں سے توبہ کر لی، شراب پینا چھوڑ دی، نمازی بن گیا اور چہرہ سُنّت کے مطابق داڑھی اور سرِ عمامہ شریف سے سج گیا۔

یہ دَعْوَتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں ہیں کہ مجھ جیسا سوائے زمانہ انسان بھی صلوة و سنّت کی راہ پر چلنے لگا اور معاشرے کا ایک باعزت فرد بن گیا۔^①

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد



① غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲

② وسائلِ بخشش (نثر تم)، ص ۶۴۶

مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

﴿ انفرادی کوشش ہر مدنی کام کی جان ہے۔ ﴾^①

﴿ شخصیات پر انفرادی کوشش کرنے والے کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات و مجالس کا

تعارف یاد ہونا چاہئے اور اُن کو مدنی بہاریں بتاتے جائیں تاکہ ملاقات کا بھرپور فائدہ

حاصل ہو سکے۔ ﴾^②

﴿ مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے اسلامی بھائیوں کو صرف رسمی طور پر مدنی قافلے میں

سفر کروا کر چھوڑ نہ دیا کریں بلکہ انفرادی کوشش جاری رکھیں یہاں تک کہ وہ مُبَلِّغ بن

جائیں۔ ﴾^③

﴿ محافل یا اجتماعات میں لوگ اشتہارات پڑھ کر نہیں آتے بلکہ انفرادی کوشش کی

برکت سے آتے ہیں۔ ﴾^④

﴿ مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کا رسالہ جَنَّتِي مَحَل کا سودا خرید کر مُطَالَعہ کیجئے۔ اس رسالے میں

انفرادی کوشش میں کی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے مزید خوفِ خدا کی ایسی

باتیں ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کا دل دہل جائے گا۔ ﴾^⑤

①..... مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 جنوری 2015ء

②..... مدنی مذاکرہ، ۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 31 اکتوبر 2014ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۱۵ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 8 نومبر 2014ء

④..... مدنی مذاکرہ، ۱۹ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 8 فروری 2015ء

⑤..... مدنی مذاکرہ، ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 فروری 2015ء

✽ انفرادی کوشش موقع کی مُناسبت سے کی جائے، اگر کوئی سننا پسند نہ کرے تو رسالہ دے دیں اور اگر سننے کی طرف آئے تو نماز اور سُننوں کی فضیلت بتائی جائے، اس کے لئے علم ہونا چاہئے۔^①

✽ مدنی ماحول سے مُنسلک کرنے کے لئے عمومی (مارل) اسلامی بھائیوں سے زیادہ، گونگے بہرے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنے کی زیادہ ضرورت ہے کہ ان کو سمجھانے والا عموماً کوئی نہیں ہوتا۔^②

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

✽ مدنی تربیت گاہ اور مدنی قافلہ مکتب (دفتر) میں جتنی محبت و شفقت اور توجُّہ انفرادی کوشش و خیر خواہی پر ہوگی اتنا ہی اسلامی بھائی قریب آئیں گے۔^③

✽ انفرادی کوشش کے دوران دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شُرکت کی ترغیب و رَاضل دین کو پھیلانے کی کوشش ہے، لہذا دین کا درد پیدا کر کے کام کرنے کا ذہن بنایا جائے۔^④

✽ اہم ذمہ داران میں خیر خواہی، انفرادی کوشش، غم خواری ہمارے ذمیان انتہائی کمزور ہے رَابطہ عوام سے نہیں رہا، شاید اسی وجہ سے نئے اسلامی بھائی ابھر کر سامنے

①..... مدنی مذاکرہ، ۱۸ رمضان ۱۴۳۶ھ بمطابق 6 جولائی 2015ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق ستمبر 2015ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق جنوری 2006ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق جنوری 2006ء

نہیں آرہے، سطح سمندر پر رہ کر گہرائی میں موجود موتی تلاش نہیں کیا جاسکتا۔^①

﴿ اکثر مدنی کاموں میں انفرادی کوشش اجتماعی کوشش پر فوقیت رکھتی ہے۔^② ﴾

﴿ لوگوں کو اُن کے درجوں میں تولو کے تحت بلنساری اور اخلاص کے ساتھ انفرادی کوشش کریں۔^③ ﴾

﴿ مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) کو آباد رکھئے، تعویذاتِ عطاریہ کے بستے پر آنے والے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائی مقرر کریں۔^④ ﴾

﴿ ہفتہ وار اجتماع کے اختتام پر آگے بڑھ کر دیگر اسلامی بھائیوں سے ملاقات کر کے انفرادی کوشش کریں۔^⑤ ﴾

﴿ انفرادی کوشش سے جتنی مدنی تربیت ہوتی ہے، اتنی اجتماعی کوشش سے نہیں ہوتی۔^⑥ ﴾

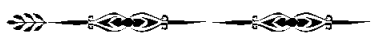
﴿ انفرادی کوشش کرنے اور نیکی کی دعوت دینے میں حکمتِ عملی کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے ﴿ مُبْتَغِی ﴾ کے لئے یہ ایک اہم ترین مدنی پھول ہے کہ سامنے والے کی نفسیات کے مطابق نیکی کی دعوت دے۔^⑦ ﴾

- ۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق جنوری 2006ء
- ۲..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۲۹ھ بمطابق اکتوبر 2008ء
- ۳..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری 2009ء
- ۴..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب شعبان ۱۴۳۱ھ بمطابق جولائی 2010ء
- ۵..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر 2011ء
- ۶..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ بمطابق مارچ 2012ء
- ۷..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۳ھ بمطابق اگست 2012ء

✽ امیرِ قافلہ، شکر کا کی یہ مدنی تربیت کرے کہ دورانِ سفر نئے نئے اسلامی بھائیوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ مُسکرا کر ملاقات و انفرادی کوشش کرنی ہے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: سلام میں پہل، انفرادی کوشش کا پہلا زینہ، گرم جوشی سے ملاقات اور مُسکرا کر گفتگو اس کی روح ہے۔^①

✽ بعض مبلغین اور مبلغات اپنی انفرادی کوشش میں ماہر ہونے کی وجہ سے کافی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو جمع کر لینے میں تو کامیاب ہو جاتے ہیں مگر کسی چھوٹی سی بات پر غصے میں آ کر اپنا بنا بنایا کھیل بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں تو یوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان سے بد ظن ہو کر دُور ہو جاتے ہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جو اپنے مہمان کو عذہ سے عذہ بریانی کھلائے، مہمان کے منہ سے کوئی معمولی سی بات اس کے خلاف نکل جائے تو وہی پلیٹ جس میں اسے کھانا کھلایا، اُس کے منہ پر دے مارے۔^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ



۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق جنوری 2015ء

۲..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿۱۹﴾ روٹھوں کو کس طرح منایا جائے؟

درود شریف کی فضیلت

محبوب دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔^①

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

روٹھے ہوؤں کو منالو

ایک بار حضرت سیدنا سلمان فارسی، حضرت سیدنا صہیب رومی اور حضرت سیدنا بلال علیہم الرضوان چند لوگوں میں تشریف فرماتھے کہ حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے) ان کے پاس سے گزرے تو ان حضرات نے فرمایا: ابھی تک اللہ پاک کی تلواروں نے اس کے دشمنوں سے اپنا پورا حق و وصول نہیں کیا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنا تو فرمایا: کیا تم قریش کے بزرگ اور ان کے سردار سے ایسا کہتے ہو؟ پھر جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی خبر دی تو سرکار صلی اللہ

①.....مصنف عبد الرزاق، باب ما يذهب الوضوء من الخطايا، ۴۰/۱، حدیث: ۱۵۳

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم نے ان (یعنی حضرت سلمان، صہیب و بلال عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) کو ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو گویا اپنے رب کو ناراض کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کے پاس آئے اور کہا: اے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے (اگر ایسا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں)؟ انہوں نے عرض کی: نہیں اے بھائی! اللہ پاک تمہاری مَغْفِرَت فرمائے۔^①

مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیاوی رنجشیں بہت جلد دُور کر لینی چاہئیں، جس سے شکایت ہو اس سے براہِ راست مل کر صفائی کر لینی چاہئے۔ آج مسلمان اس سبق کو بھول گئے اسی وجہ سے ان کی آپس کی رنجشیں ختم نہیں ہوتیں۔^②

کسی کی دل آزاری نہ کیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! انسانی فطرت کے مطابق شکر رنجیاں (مَعْمُولِی سِی اَنْ بِن) ہو ہی جاتی ہیں، مگر انہیں زیادہ طول نہیں دینا چاہئے کہ شکر رنجیوں کا دروازہ ہمیشہ کھلے بند کرنے کے لئے اسلام نے ایک طرف قطع رحمی سے منع فرمایا تو دوسری طرف کسی کی دل آزاری و ایذا رسانی (تکلیف پہنچانے) کی اجازت بھی نہیں دی اور ان تمام معاملات کو حُقُوقُ الْعِبَاد (بندوں کے حقوق) سے قرار دیا اور حُقُوقُ الْعِبَاد کا معاملہ جس قدر نازک ہے، افسوس! آج

①..... مسند احمد، اول مسند البصریین، ۸۶۴- حدیث عائذ بن عمرو، ۸/۳۲۲، حدیث: ۲۱۱۸۲

②..... مراة المناجیح، باب منقبستوں کا مجموعہ، پہلی فصل، ۸/۵۲۳

کل عوام تو کجا خواص کہلانے والے بھی عموماً اس سے غافل ہیں۔ بسا اوقات غصے کی وجہ سے لوگ دوسروں کی دل آزاری کر بیٹھتے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہوتی کہ کسی مسلمان کی بلا وجہ شرعی دل آزاری گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حالانکہ طبرانی شریف میں سلطان دو جہان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے (بلا وجہ شرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔^۱ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے اللہ پاک کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کر لے۔ (یعنی اسے عذاب و بلا میں ڈال دے)^۲ اور فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: بے وجہ شرعی مسلمانوں کی ایذا اللہ ورسول کی ایذا ہے، اللہ ورسول کو ایذا دینے والا مُسْتَحِقِّ جہنم (یعنی جہنم کا حقدار ہے)۔^۳

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دَعْوَتِ اِسْلَامِی کے اشاعتی ادارے مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ کے مَطْبُوعَة 64 صفحات پر مُسْتَحَقِّ رسالے ظُلم کا اَشْجَام صفحہ 20 پر شَبِیحِ طَرِیْقَت، اُمِیْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اگر آپ کبھی کسی مسلمان کی بلا وجہ شرعی دل آزاری کر بیٹھے ہیں تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہے، بڑے بھائی ہیں، والد ہیں، شوہر ہیں، سُسر ہیں یا کتنے ہی بڑے رُتے کے مالک ہیں، چاہے صدر ہیں یا وزیر ہیں، اُستاد ہیں یا پیر ہیں، مُؤَدِّن ہیں یا امام و خطیب ہیں جو کچھ بھی ہیں بغیر شرمانے تو بہ بھی کیجئے اور اُس بندے سے مُعَانِی

۱..... معجم اوسط، باب السین، من اسمہ سعید، ۳۸۷/۲، حدیث: ۳۶۰۷

۲..... ترمذی، ایواب المناقب عن رسول اللہ، باب فی من سب اصحاب النبی ﷺ، ص ۸۷۰، حدیث: ۳۸۶۶

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۴۰۹/۹

مانگ کر اسکو راضی بھی کر لیجئے ورنہ جہنم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ سنو! حضرت سیدنا یزید بن شجرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کنارے ہوتے ہیں اسی طرح جہنم کے بھی کنارے ہیں جن میں بُخٹی اونٹوں جیسے سانپ اور خچڑوں جیسے بچھو رہتے ہیں۔ اہل جہنم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حُكْم ہو گا کناروں سے باہر نکلو، وہ جو نہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھجلی مُسَلِّط کر دی جائے گی وہ اس قدر کھجائیں گے کہ انکا گوشت پوست سب جھڑ جائے گا اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا: یہ اُس ایذا کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔^①

اسلاف کا طریقہ

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف (بزرگانِ دین) ہمیشہ اس کوشش میں رہتے کہ اگر کبھی جانے انجانے میں کسی کی دل آزاری ہو جائے تو فوری اس سے معافی مانگ لی جائے جیسا کہ مذکورہ حکایت میں بیان ہوا اور اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عمار بن یاسر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کچھ سخت کلامی کر دی، جس کی انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں شکایت کر دی، حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں شکایت کرتے ہوئے دیکھا تو مزید سنا دیں، (اس

﴿﴾

﴿﴾ ترغیب و ترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل: فی ذکر حیاتها و عقارہا، ص ۱۱۵۸، حدیث: ۵۷

دوران سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کچھ کلام نہ فرمایا اور خاموش رہے، حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خاموش دیکھ کر حضرت عمار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (روتے ہوئے) عرض گزار ہوئے: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ یہ آپ کی موجودگی میں میرے ساتھ کس طرح پیش آرہے ہیں؟ چنانچہ اللهُ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو منع ہی نہیں فرمایا بلکہ پھر مزید ارشاد فرمایا کہ جو عمار سے دشمنی رکھے گا اللهُ پاک اس سے دشمنی رکھے گا اور جو عمار کو ناراض کرے گا اللهُ پاک اس سے ناراض ہوگا۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی یہ بات سن کر حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فوراً حضرت سیدنا عمار بن یاسر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو منانے کی فکر میں لگ گئے اور پھر بِالْآخِرِ انہیں راضی کر ہی لیا۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهَا الْعَالِيَةِ کے مُتَعَلِّق بھی مَنقُول ہے کہ ایک بار میرپور خاص (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو ملاقات کی قطار کے بیچ میں داخل ہو گئے، ان کے قریب آنے پر ان سے ملاقات نہ کی، اس خیال سے کہیں قطار میں پہلے سے موجود لوگوں کی حق تلفی نہ ہو۔ پھر جب اسی علاقے سے تعلق رکھنے والے ایک مبلغِ اسلامی بھائی حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ ان کا دل دکھا ہے، ہو سکتا ہے وہ ناراض بھی ہو گئے ہوں، انہیں ڈھونڈیے تاکہ میں

①..... معجم کبیر، باب الحاء، باب من اسمہ خالد، ۱۲/۳، حدیث: ۳۷۴۳

ان سے معافی مانگوں۔ کافی کوشش کے بعد بھی وہ اسلامی بھائی نہ ملے تو آپ نے اس مُبْتَغِ کو واپس جا کر فون پر یا تحریراً معافی ملنے کا بَشَارَت نامہ دلانے کا حُکْم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جب مذکورہ اسلامی بھائی کو ساری بات بتائی گئی تو وہ رو پڑے کہ میں اور اُمیرِ اَہْلِ سُنَّت سے ناراض؟ بہر حال جب آپ کی خِدْمَت میں ان کی طرف سے خوشبو میں بسا ایک مَکْتُوب پیش ہوا تو آپ بہت خوش ہوئے اور مَکْتُوب لے کر اسے پڑھا اور چوم کر مَکْتُوب لانے والے سے ارشاد فرمایا: آپ نے میری بہت بڑی مشکل حل کر دی، اللہ پاک کا بڑا کَرَم ہو گیا، اس کی وجہ سے میں شدید ذہنی اَزِیْت میں مُبْتَلَا تھا۔^①

فوراً سے پیش تر صلح کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہماری کسی سے ناراضی ہے تو اگرچہ قصور اسی کا ہو صلح کیلئے خود پہل کر لیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلقات سنوار لیجئے۔ ہاں! اگر کوئی شرعی مَصْلَحَت رُکاوٹ ہو تو بے شک صلح نہ کی جائے۔ اسی طرح اگر کسی کے مُتَعَلِّق مَعْلُوم ہو کہ وہ کسی سے ناراض ہے تو ان کے درمیان صلح کروادینا بھی انتہائی ثواب کا کام ہے۔ جیسا کہ حَرَوِی ہے کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں نماز، روزے اور صَدَقَہ دینے سے اَفْضَل کام کی خَبَر نہ دوں؟ عَرَض کی گئی: کیوں نہیں! ضرور ارشاد فرمائیے۔ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ کام صَلَاح کروادینا ہے۔^①

①..... حقوق العباد کی احتیاطیں، ص ۲۰

②..... ترمذی، ابواب صفة القيامة والرفائق والورع، ۵۱-باب، ص ۵۹۳، حدیث: ۲۵۰۹

وصیت امیر اہل سنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہونا ناراض لوگوں کو باہم راضی کرنے کروانے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، چُٹا چُپ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے منسلک ہونے اور بد بخت شیطانِ لعین کے وسوسوں میں آکر مدنی ماحول سے دُور ہونے والے اسلامی بھائیوں کو شَيْخِ طَرِيقَتِ، اُمَيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ اَعْلَاهِ وَصِيَّتِ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میری یہ بات ہمیشہ کیلئے رگرہ میں باندھ لیجئے کہ میرے جیتے جی بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی دَعوتِ اسلامی میں ایک بار شُمُولِيَّتِ کر لینے کے بعد دَعوتِ اسلامی کا تَشَخُّصِ رکھتے ہوئے طریقہ کار سے ہٹ کر ہرگز کسی قسم کا مُتَوَازِي گروپ مت بنائیے گا، دین کے کام کے حوالے سے بھی اگر آپ نے اپنا کوئی الگ سلسلہ شروع کیا تو غیبتوں، تمہتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں، آپس کی دشمنیوں، باہمی نفرتوں وغیرہ وغیرہ سے خود کو بچانا قریب قریب ناممکن ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ بے شمار مسلمان اس طرح کی آفتوں کی لپیٹ میں آجائیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ دَعوتِ اسلامی سے جدا ہونے کے بعد الگ گروپ بنا کر میں نے تو فُلاں فُلاں دین کا بہت بھاری کام سر انجام دیا ہے، تو میں اُس کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ وہ یہ بھی غور کر لے کہ جدا ہونے کے باعث کہیں غیبتوں وغیرہ گناہوں کی نُحُوسْتوں میں تو نہیں پھنسا تھا؟ اگر نہیں پھنسا تھا تو صد کروڑ مبارک! اور اگر پھنسا تھا تو پھر ضمیر ہی سے پوچھ لے کہ میرے فُلاں فُلاں مُسْتَحَبِ دِیْنِ کاموں کا وزن زیادہ یا ان دِیْنِ کاموں کے ضَمَن میں جن غیبتوں وغیرہ حرام چیزوں کا صُدر

ہو اُن کا وزن زائد؟ اگر دل خوفِ خدا کا حامل ہو، علمِ دین کا فیضان رہا اور ضمیر زندہ پایا تو یہی جواب ملے گا کہ یقیناً زندگی بھر کے مُستَحَب کاموں کے مُقابلے میں صرف ایک بار کی ہوئی گناہ بھری غیبت ہی زیادہ وَزنی ہے کہ مُستَحَب کام نہ کرنے پر عذاب کی کوئی وعید نہیں جبکہ غیبت پر عذاب کا استحقاق ہے۔ معلوم ہوا ایک بار دَعْوَتِ اسلامی میں شامل ہو جانے کے بعد نکلنے یا نکالے جانے پر جُدا گناہ گروپ بنانے میں مجموعی حَيَثِيَّت سے نُقصان ہی کا پہلو غالب ہے۔^① مزید فرماتے ہیں: اگر کوئی ناراض اسلامی بھائی دَعْوَتِ اسلامی کے ساتھ مل کر مدنی کام نہیں کرنا چاہتا تو کم از کم ناراضیاں ہی دُور کر کے ہمیں مُعافی سے نواز دے اور اس پر ہمیں مُطَّلِع کر کے مسلمان کا دل خوش کرنے کے ثواب کا حقدار بنے کہ اس طرح اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ نفرتیں مٹیں گی، فاصلے سِمسٹیں گے اور شیطان مردود کا منہ کالا اور مُعاف کرنے والے کا منہ اُجیالا ہو گا۔^②

﴿۱۹﴾ روٹھوں کو منانے کے طریقے ﴿۱۹﴾

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو اسلامی بھائی ناراض ہو کر یا کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دَعْوَتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے دور ہو جاتے ہیں (بشرطیکہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہو) ان کو واپس مدنی ماحول میں لانے کے لئے دَرَج ذیل چند طریقے اپنائے جاسکتے ہیں:



۱)..... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۸۵ بتغییر

۲)..... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۸۹

✽ ناراض یا غلط فہمی کے شکار یا کسی بھی وجہ سے مدنی ماحول سے دُور ہو جانے والوں کو بالکل چھوڑنا نہ جائے، بلکہ معلوم ہونے پر ان سے رابطہ رکھا جائے اور وقتاً فوقتاً محبت بھرے انداز سے ان سے ملاقات کا سلسلہ بھی جاری رکھا جائے اور ان کی خیر خیریت معلوم کرتے رہیے کہ رسول اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ معظم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت و زیافت کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے 99 رحمتیں زیادہ پُر تپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی کی خیریت و زیافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔^①

✽ ممکنہ صورت میں ناراضی کے اسباب و غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ بلکہ اگر آپ سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا ہی نہ چاہیں تو بھی آپ بہت نہ ہاریئے اور اس فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یاد رکھئے جو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا، یعنی اے عقبہ! جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اُس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کرو۔^②

✽ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَهَادَوْا تَحَابُّوا یعنی ایک دوسرے کو تحفے

①..... معجم اوسط، باب الميم، من اسمہ محمد، ۳۸۰/۵، حدیث: ۷۶۷۲

②..... مسند احمد، مسند الشاميين، ۳۸۸- حدیث عقبہ بن عامر الجہنی عن النبی، ۲۱۹/۷، حدیث: ۱۷۹۱۵

صدائے مدینہ کے ذریعے نمازی بڑھانے کی تحریک میں حصّہ لینا تو کبھی مدنی درس کے ذریعے سنتوں کے مدنی پھول لٹانا، کبھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کر کے علم دین کے قیمتی مدنی پھول چھننا تو کبھی مدنی قافلوں کا مسافر بن کر نیکی کی دعوت کو عام کرنا وغیرہ۔ مگر مدنی ماحول سے دُوری یا کسی فرد واحد سے ناراضی کی صورت میں اتنی نیکیوں سے محرومی یقیناً بہت بڑی محرومی اور نادانی ہے، آپ ہمت کیجئے، آئیے! اللہ پاک کی رضا کے لئے شیطان کے وار کو ناکام بناتے ہوئے، عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک کے ساتھ مل کر دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے مدنی کاموں میں لگ جائیے، زندگی کا کوئی بھروسا نہیں! ہم نہیں جانتے، اگلا لمحہ ہمارے لیے کیا پیغام لاتا ہے، ابھی بھی وقت ہے، ہمت کیجئے اور جانبِ مدینہ رواں دواں مدنی قافلے میں پھر سے شامل ہو جائیے۔

خاک ہو جائیں عذو جل کر مگر ہم تو رخصاً | دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

﴿بڑی راتوں میں مَوعِظ کی مُناسبت سے مبارکباد، کوئی نیا رسالہ تشریف لائے تو انکو تحفہ دیا جائے، اِعْیَان کے مَوعِظ پر ان کو دَعْوَت دی جائے، جس مدنی مشورے یا اِجْتِمَاع میں کسی رُکنِ شوریٰ یا نگرانِ زون کی آمد ہو تو اس مَوعِظ پر بالخصوص ان کو بلا یا جائے، SMS کیا جائے، اَمِیرِ اَہْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ النِّعَايَہ کا کوئی مدنی گلہ ستہ بھیجا جائے، ہفتہ وار اور مُخْتَلِف موقعوں پر ہونے والے مدنی مذاکروں کی دَعْوَت دی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

روٹھے ہوئے کو منالیا

اس سلسلے میں شیخ طریت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ خود اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ اُن دنوں کی بات ہے جن دنوں نور مسجد کاغذی بازار باب المدینہ کراچی میں میری امامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دُور دُور رہنے لگے تھے، مگر مجھے اندازہ نہ تھا۔ ایک دن فجر کے بعد مجھے اُن کے والد صاحب کی وفات کی خبر ملی، میں فوراً اُن کے گھر پہنچا، ابھی غسل میت بھی نہ ہوا تھا، دعا فاتحہ کی اور لوٹ آیا، نماز جنازہ میں شریک ہو کر قبرستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا۔ اس کے فوائد تصور سے بھی بڑھ کر ہوئے، چنانچہ اُس اسلامی بھائی نے خود ہی اکتشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے وِزْغَلایا تھا، اُس کی باتوں میں آکر میں آپ سے دُور ہو گیا اور اتنا دُور کہ آپ کو آتا دیکھ کر چھپ جاتا تھا لیکن میرے پیارے والد صاحب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دل بدل دیا، جس آدمی نے مجھے آپ سے بد دل کیا تھا وہ میرے والد مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا۔ اس واقعے کو تادم تحریر کوئی 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہوگا، وہ اسلامی بھائی آج بھی بہت محبت کرتے ہیں، نہایت بااثر ہیں، تنظیمی طور پر کام بھی آتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں مگر ان کے بال بچے نیز دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عظاری ہیں، چھوٹے بھائی کا مدنی حلیہ ہے اور دعوتِ اسلامی کے ذمے دار ہیں بڑے بھائی بھی باعتماد ہیں۔^①

۱..... شیطان کے بعض ہتھیار، ص ۶

مَسْلُكٌ كَا تُو اِيَامَ هِيَ اِيَاَس قَادِرِي | تَدْبِير تِيرِي تَام هِيَ اِيَاَس قَادِرِي
 صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی

مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

﴿۱﴾ رُوٹھے ٹوٹے اسلامی بھائیوں کو سنبھالیں کل کہیں یہ دور ہم پر بھی نہ آجائے۔
 ﴿۲﴾ کسی ایک کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دُور کرنا گویا اُس کی آنے والی نسلوں کو دُور کرنا ہے۔ ﴿۱﴾

﴿۳﴾ ناراض لوگوں کو منانے کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کیجئے۔ ﴿۲﴾

﴿۴﴾ جو دعوتِ اسلامی پر اعتراضات کرے، آپ ان کی مخالفت نہ کریں۔ ﴿۳﴾

﴿۵﴾ عموماً ناراض ہونے والے چپ نہیں رہتے، یوں مدنی کاموں کا نقصان ہوتا ہے ﴿۴﴾ نگرانوں

کو بھی چاہئے کہ اگر انہیں کسی ذمہ دار کے ناراض ہونے کا معلوم ہو تو یہ دیکھنے کے بجائے

کہ میری غلطی ہے یا نہیں؟ فوراً اُس سے معافی مانگ لیں۔ ﴿۵﴾

﴿۶﴾ جو اعتراض کرے، اُسے آگے بڑھ کر دوست بنا لیں۔ ﴿۶﴾

۱..... مدنی مذاکرہ، ۲۳ تا ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بمطابق جمعہ 1، 5 فروری 2008ء

۲..... مدنی مذاکرہ، 12 جون 2015ء

۳..... مدنی مذاکرہ، ۴ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 دسمبر 2014ء

۴..... مدنی مذاکرہ، ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق 24 اکتوبر 2015ء

۵..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء

۶..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء

✽ اگر کسی سے اختلاف ہے یا کوئی آپ سے ناراض ہے اُسے منانے پہنچ جائیں، ورنہ کہیں ہمارا خالق و مالک ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔^①

✽ جب کوئی ناراض ہو جائے تو دل میں تکلیف محسوس ہونی چاہئے۔^②

✽ کمزوری بتانے والا ہمارا محسن ہے ﴿عاشقانِ رسول اپنی غلطی بتانے والے سے ناراض

نہیں ہوتے﴾ دشمن اگر تنقید کرے تو اصلاح کے مدنی پھول زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔^③

✽ بات بات پر ناراض ہونے اور غصہ کرنے والی اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی کبھی بھی

مدنی کاموں میں مکالمہ کا میاابی حاصل نہیں کر سکتے۔^④

✽ نگران کو چاہیے کہ اعتراض کرنے والے کی بات پوری توجہ سے سنے، ہر گز ناراضی کا اظہار

نہ کرے اور نہ ہی دل میں اُس مسلمان سے بغض و کینہ پیدا ہونے دے۔^⑤

✽ اگر مثبت انداز میں احساس دلا کر کسی کو توجہ دلائی جائے تو ناراضی نہیں ہوگی۔^⑥

✽ تنظیمی ذمہ داران کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے نگرانوں سے ناراض نہیں ہونا چاہیے ورنہ

کوئی بڑا مدنی کام نہیں ہو سکے گا۔ یہ ذہن بنا لیجئے کہ میرے نگران بھی انسان ہی ہیں۔

۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق مئی ۲۰۰۸ء

۲..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۱ء

۳..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۹ء

۴..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست ۲۰۱۶ء

۵..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق مارچ اپریل ۲۰۰۸ء

۶..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۹ء

میں بھی انسان، مگر ان بھی انسان اور ماتحت بھی انسان ہی ہیں اور ہم جیسا انسان خطا و نسیان سے مُرکب ہے۔ عَفْوَ وَدَمْرٌ كُذِّرَ اور صَبْرٌ وَتَحَمُّلٌ سے رَضَائِ رَبِّ الْاِنَامِ اور خوشنودی شاہ خیر الْاِنَامِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پانے کیلئے مدنی کام کو لے کر آگے بڑھتے جائیے۔^①

✽ تنظیمی ذمہ دار شیشے کے برتن کی طرح نہیں ہونا چاہئے کہ تھوڑی سے ٹھیس لگے تو ٹوٹ جائے۔ ✽ خوش رہنا چاہتے ہیں تو لوگوں سے حتی الامکان ناراض ہونا چھوڑ دیں۔^②

✽ بڑا مدنی کام کرنا ہے تو سوچ بھی بڑی رکھیں ✽ اختلافِ رائے کا فائدہ تو ہوتا ہے البتہ مخالفت نہیں ہونی چاہیے ✽ اسلامی بھائیوں کے عیبوں پر نظر کرنے کے بجائے خوبیوں کو دیکھئے:

عیبوں کو ڈھونڈتی ہے فقط عیب جو کی نظر | جو خوش نظر ہیں وہ حُسن و کمال دیکھتے ہیں^③

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

مدنی مذاکرے میں شرکت کے فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَمَدِنِیْ مَذَاكِرُوْنَ سے عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، مَحَبَّتِ الْاِلهِیِّ وَعَشْقِیْ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صرف شرعی، ملی، تاریخی اور تنظیمی مَعْلُوْمَاتِ کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُوْلِ عِلْمِ دِیْنِ کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ لہذا ان میں شرکت کو یقینی بنائیے۔

- ۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء
- ۲..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء
- ۳..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

20- مدنی قافلہ کس طرح تیار کریں؟

دروود پاک کی فضیلت

حضرت سیدنا ابوبرہہؓ بن نیار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرمؐ، نُورِ مُجِيبٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مَكْرَمٌ ہے: میری اُمت میں سے جس نے صِدْقِ دِل سے مجھ پر ایک مَرْتَبَةٌ دُرُودِ پَاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازل فرمائے گا، اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھے گا، اُس کے 10 دَرَجَاتِ بُلند فرمائے گا اور 10 گناہ مٹائے گا۔^①

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مدینے کا پہلا قافلہ

11 نبوی بَطَائِنِ 620ء کو تاجدارِ رِسَالَتِ، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حُكْم پر نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے حضرت سیدنا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ مُنَوَّرَہ پہنچے اور صرف 12 ماہ کے قلیل عرصہ میں آپ نے اِسْلَام کی دَعْوَت کو یوں عام کیا کہ مدینے کی ہر گلی ذِکْرِ خُدا و ذِکْرِ مُصْطَفَى کے اَنوَار سے جگمگا اُٹھی اور بچے، نوجوان و بوڑھے لوگ گویا کہ ہر ایک کے دل میں عِشْقِ مُصْطَفَى کی شَمْع روشن ہو گئی۔ پھر حج کے موسم میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ 70 اَنصَار کا ایک مَدَنِي قافلہ لے کر بارگاہِ رِسَالَتِ میں حاضر

①..... معجم کبیر، باب الہاء من اسمہا... الخ، ما اسندہ ابو بردہ بن نیار، ۹/۲۳، حدیث: ۱۷۹۶۱

ہوئے اور یوں بَیْعَتِ عقبہ ثانیہ میں اَنصَارِ مدینہ کے شرکائے قافلہ کو دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پا کر صحابی ہونے کا شرف کیا ملا گویا انہیں دو جہانوں کی دولت مل گئی۔^①

مل گئے آپ تو کسی کیا ہے | دونوں عالم کو پایا ہم نے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

یہ مدنی قافلہ کیسے تیار ہوا؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا! حضرت سَیِّدُنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کوششیں صد مرحبا! صرف 12 ماہ میں وہ کام کیا کہ تاریخ حیران ہے، یعنی 72 افراد نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر خود اپنے آپ کو غلامی سرکار میں پیش کیا اور تادمِ حیات ساتھ دینے کا وعدہ بھی فرمایا۔ آخر یہ مدنی انقلاب کیسے برپا ہوا؟ اسکی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے:

ایک بار آپ قبیلہ بنی ظفر کے باغ میں کچھ لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کر رہے تھے کہ حضرت سعد بن معاذ اور اُسید بن حُضَیْر جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے، کو معلوم ہوا کہ ایک کئی نوجوان ان کے قبیلے کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دے کر اپنے مَذْهَب سے ہٹا رہا ہے تو حضرت سعد بن معاذ نے اُسید بن حُضَیْر کو بھیجا کہ جا کر ان کو روکیں جو ہمارے قبیلے کے کمزور لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے نیزہ اٹھایا اور جاتے ہی بڑے سخت لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے کہا: اگر جان پیاری ہے تو اسی وقت یہاں سے چلے جاؤ۔ اتنا سخت کلام سن کر حضرت سَیِّدُنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ڈرے نہ گھبرائے بلکہ نرم اور بیٹھے لہجے میں عَزَّضَی: میری بات سن لیجئے! اگر سمجھ میں آجائے تو مان لیجئے گا ورنہ

[۱].....طبقات کبوی، طبقات البدریین من المهاجرین، الطبقة الاولى، ۳۵-مصعب الحنبلی، ۳/۸۸

ہم مجبور نہیں کریں گے بلکہ چلے جائیں گے۔ اُسید بن حُصَیر چونکہ بڑے عقلمند تھے، انہوں نے سوچا اگر اس طرح مُعاملہ حل ہو سکتا ہے تو زیادہ بہتر ہے، لہذا وہ بات سننے کیلئے بیٹھ گئے، پھر جب حضرت سَیدنا مُصعب بن عُمَیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے بیٹھے بیٹھے اور پیارے پیارے انداز میں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں، فضائل اور برکتیں بیان کیں تو وہ تاثیر کے تیر بن کر ان کے دل میں پیوست ہو گئیں اور آخر کار وہ مسلمان ہو گئے اور عَرَض کی: اگر سعد بن معاذ نے بھی آپ کی بات مان لی تو میری ساری قوم آپ کی بات مان لے گی۔ بِالْآخِرِ حضرت سَیدنا سعد بن معاذ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی دل نشین اور بیٹھے انداز میں پیش کی گئی نیکی کی دعوت سن کر مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جب اپنی قوم سے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر تمہارے مردوں اور عورتوں سے اس وقت تک بات کرنا حرام ہے جب تک تم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان نہیں لے آتے۔ ابھی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ تمام قبیلے والے مسلمان ہو گئے۔^①

کرم سے نیکی کی دعوت کا خوب جذبہ دے | دوں دھوم سنتِ محبوب کی مچا یارب^②

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

چراغ سے چراغ جل اٹھے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیدنا مُصعب بن عُمَیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی انفرادی کوشش سے کس طرح چراغ سے چراغ جلا اور ہر طرف نورِ اسلام کا اُجالا ہی

①..... البداية والنهاية، باب بدء اسلام الانصار رضى الله عنهم، ۲/۱۶۳ ملخصاً

②..... وسائل بخشش (مرثم)، ص ۷۶

اُجالا ہوا۔ اگر ہم بھی اپنے بزرگوں کی طرح اپنے اپنے علاقوں اور گھروں میں مدنی ماحول بنانے کی بھرپور کوشش کرنے لگیں تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد ہر طرف مدینے کا فیضان نظر آئے گا، نیز اگر ہم ہر ایک کو عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنے، خود کو بھی 12 مدنی کاموں میں مصروف رکھنے کے ساتھ ساتھ ان عاشقانِ رسول کو بھی عملی طور پر مدنی کاموں میں مصروف رکھیں تو اسکے بہت سارے فوائد حاصل ہوں گے، جن میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ مدنی قافلے تیار کرنے، عوام و ذمہ داران کو مدنی قافلوں میں سفر کروانے کیلئے مدد ملے گی، چنانچہ یہ مدنی پھول پیش نظر رکھئے:

1 انفرادی کوشش کا انداز

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! انفرادی کوشش ہر مدنی کام کی جان ہے۔¹ اور مینساری انفرادی کوشش کی روح ہے۔² لہذا جب بھی اور جہاں بھی مدنی قافلہ تیار کرنے کا موقع ملے تو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ بلکہ ہر اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران انفرادی کوشش کر کے مدنی قافلہ تیار کر سکتے ہیں: مثلاً ﴿ مسجد، بازار، چوک یا کسی بھی مقام پر مدنی درس کے شرکا ﴾ ہفتہ وار اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکائے اجتماع ﴿ قریبی رشتہ داروں اور دوست احباب سے ملاقات کے وقت ﴾ مارکیٹوں میں جا کر دکانداروں ﴿ اور جہاں ہم کام کرتے ہیں، وہاں آفس کے مالکان اور اپنے ماتحتوں پر انفرادی کوشش سے کئی مدنی قافلے تیار

1..... مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 جنوری 2015ء

2..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری فروری 2009ء

کئے جاسکتے ہیں۔ جو اسلامی بھائی مدنی قافلے میں سفر کی نیت کریں، ان سے مدنی قافلے میں سفر کی تاریخ لے لیجئے، نام و پتہ، فون نمبر وغیرہ اپنے پاس محفوظ کر لیجئے اور اس وقت تک رابطہ کرتے رہیں، جب تک سفر مکمل کر لینے کی سعادت حاصل نہ کر لیں اور بعد میں بھی ان سے رابطہ رکھیں یہاں تک کہ وہ مدنی ماحول میں رچ بس کر دوسروں کو مدنی قافلے کا مسافر بنانے والا نہ بن جائے۔^① شیخ طریقت، اُمیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ فرماتے ہیں: مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے اسلامی بھائیوں کو صرف رسمی طور پر مدنی قافلے میں سفر کروا کر چھوڑ نہ دیا کریں بلکہ انفرادی کوشش جاری رکھیں، یہاں تک کہ وہ مبلغ بن جائیں۔^② کہ اکثر انفرادی کوشش اجتماعی کوشش سے کہیں بڑھ کر موثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسلامی بھائی جو ساہا سال سے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہا ہوتا ہے اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلانے پر نیت بھی کر لیتا ہے مگر سفر کرنے میں ناکام رہتا ہے لیکن جب کوئی مبلغ دعوت اسلامی و ذمہ دار اسلامی بھائی اُس سے محبت کے ساتھ ملاقات کر کے انفرادی کوشش کرتا ہے تو بسا اوقات وہ ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ لہذا انفرادی کوشش کرنے میں ہمارا انداز محبت و شفقت اور نرمی و ملنساری والا ہو گا تو مدنی قافلہ تیار کرنے میں کامیابی کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

① غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۰

② مدنی مذاکرہ، ۱۵ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق ۸ نومبر ۲۰۱۴ء

② ضرورت و اہمیت اُجاگر کرنا

راہِ خدا میں سَفَر کیلئے مدنی قافلے تیار کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ عام لوگوں کو راہِ خدا میں مدنی قافلوں کی ضرورت و اہمیت سے اس طرح آگاہ کیا جائے کہ بلاشبہ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک ذریعہ مدنی قافلوں میں سَفَر بھی ہے اور آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی جو حالت ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، مساجد ویران، سینما گھر و تفریح گاہیں آباد اور بعض تو دین کی بنیادی باتوں سے آگاہ نہیں اور جو جانتے ہیں ان کی اکثریت بھی شرعی احکام پر عمل کے معاملے میں غفلت کا شکار ہے۔ عقائد کا معاملہ بھی انتہائی نازک ہے کہ اکثریت اپنے عقائد سے لاعلم ہے جس کے سبب بسا اوقات کفریہ کلمات تک بک دیئے جاتے ہیں۔ ان حالات میں ایسے لگتا ہے کہ گناہوں کا ایک سیلاب ہے جس میں مسلمان بہتے چلے جا رہے ہیں، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، قتل، جوا، سود کا لین دین، امانت میں خیانت، والدین کی نافرمانی بلاوجہ شرعی مسلمانوں کو اذیت دینا وغیرہ اَلْغَرَضُ وہ کون سا گناہ ہے جس کا ارتکاب آج ہمارے معاشرے میں کثرت سے نہیں کیا جا رہا؟ کیا ہمارے معاشرے کے یہ بگڑتے ہوئے حالات ہمیں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے نہیں اُبھارتے کہ ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی قافلوں کا مسافر بن جانا چاہئے۔ اسی طرح مدنی کاموں کے دوران متلاً مدنی دُرس دینے یا اجتماعات وغیرہ میں بیان کے بعد مدنی قافلوں میں سَفَر کی ضرورت و اہمیت اُجاگر کرنے سے بھی مدنی قافلہ تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے تمام ذیلی حلقوں میں

مدنی قافلہ ذمہ داران کے ذریعے ہفتہ بھر میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سنت)، ہفتہ وار اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرہ، دُعائے صحت، اجتماع، مختلف مواقع پر ہونے والے مدنی حلقے، عاشقانِ رسول اور ذمہ داران کے سنتوں بھرے اجتماعات اور بیانات وغیرہ میں مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور کروانے کی ترغیبات کا سلسلہ اور مدنی قافلے کا اعلان بھی ہوتا رہنا چاہئے۔

﴿۳﴾ مدنی بہاروں کے ذریعے ترغیب دلانا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی قافلوں میں سفر سے اُخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی بے شمار برکات حاصل ہوتی ہیں۔ لہذا مدنی قافلہ تیار کرنے کا ایک مدنی پھول یہ بھی ہے کہ جب بھی مسجد، بازار یا کسی بھی مقام پر مدنی درس (درسِ فیضانِ سنت) یا بیان کا موقع ملے اس کے بعد مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی مدنی بہاریں بتائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے کی برکت سے بے شمار لوگوں کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی، بے نمازی، نمازی بنے، ماں باپ کو ستانے والے اطاعت گزار بنے، فلمیں ڈرامے دیکھنے گانے باجے سننے کے عادی قرآنِ کریم کے قاری اور سنتوں کے پیکر بنے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے کئی بیماریوں کو صحت ملی، پریشان حالوں کو خوش حالی ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، بے روزگاروں کو آچھار روزگار ملا، بے عملوں کو سنتوں پر عمل کا جذبہ ملا نیز بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ ہفتہ وار اجتماع کے بیان میں بھی مدنی قافلے کی مدنی بہار شامل ہوتی ہے، انفرادی کوشش مدنی مشوروں و بیانات میں باقاعدہ مدنی قافلوں کی مدنی بہاریں بیان

کی جائیں، اس کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کی بہاروں پر مُشْتَمِل مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کے مَظْبُوعَة رسائل کا خود مُطَالَعَة اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کی ترغیب بھی دلائیں۔ مدنی قافلوں میں سفر کی مدنی بہاریں پڑھ / سن کر کئی اسلامی بھائی مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ^①

4 مبلغ کا با عمل ہونا

مدنی قافلہ تیار کرنے میں انفرادی کوشش کرنے والے مُبَلِّغ کا با عمل ہونا بھی ضروری ہے کہ با عمل مُبَلِّغ کی انفرادی کوشش جلد اثر کرتی ہے۔ کیونکہ مُبَلِّغ اگر خود نمازی، گناہوں سے بچنے والا، سنتوں کا عامل، بااخلاق، ملنسار، باکردار، صابر و بردبار، بے جا عُصْه نہ کرنے، عَزْمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرنے، جَدْوَل کے مطابق مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مدنی کاموں کی دُھو میں مچانے والا ہو گا تو اسکی انفرادی کوشش زیادہ موثر ہوگی اور وہ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلہ تیار کرنے میں جلد کامیاب ہوگا۔ نیز اسکے ساتھ مُبَلِّغ کے پاس کچھ نہ کچھ وینی و تنظیمی معلومات ہونا بھی ضروری ہے تاکہ انفرادی کوشش کرتے ہوئے راہِ خدا میں سفر کے فضائل و فوائد بتا کر مدنی قافلہ کیلئے کسی کو تیار کر سکے۔

5 مدنی کاموں کی مضبوطی

ذیلی حلقوں میں 12 مدنی کاموں کی مضبوطی مدنی قافلوں کی تیاری کا بہترین ذریعہ ہے،

① اب تک مدنی قافلوں کی مدنی بہاروں پر مُشْتَمِل یہ چار رسائل مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ سے شائع ہو چکے ہیں: عجیب الخلق بیگی، شرابی مؤذن کیسے بنا؟ مفلوج کی شفا یابی کا راز اور دلوں کا چین۔

مَثَلًا بَعْدَ فَجَّرَ مَدَنِي حَلْقَهُ، مَدَنِي رَسَمَهُ الْمَدِينَةَ بِاللَّغَانِ، مَدَنِي دَرَسَ وَغَيْرَهُ مَدَنِي كَامُوا فِي ذِي لِي سَطْحٍ بِرَمَدَنِي قَافِلَهُ ذِمَّةً دَارَ شَرِّكَهَا بِرَأْفَادِي كُوشِشٍ كَرَّكَ مَدَنِي قَافِلَهُ تَيَّارَ كَرَّكَ هِيَ، اِسى طَرَحٍ جَبَّ هَمَّ مَدَنِي مَرَكَزُكَ دِيئِي كُنَّ طَرِيقَهُ كَارُكَ مَطَابِقِ مَدَنِي دَوْرَهُ كَا سَلْسَلَهُ اِپْنِي اِپْنِي ذِي لِي حَلْقُوْكَ فِي شُرُوعِ كَرِيْكَ كُوْنِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَهْ صَرَفِ هَمَارِي مَسَاجِدِ اَبَادِ هُوْكَ كِي بَلَكُهُ هَمِيْكَ بِي شَمَارِنِّي اِسْلَامِي بَهَائِي مَدَنِي قَافِلُوْكَ فِي سَفَرِ كَيْلِي تَيَّارَ كَرْنِي فِي كَامِيَابِي هُوْكَ جِسْ كِي نَيْجِي فِي هَمَارِي عِلَاقِي فِي دَعْوَتِ اِسْلَامِي كَا مَدَنِي كَامِ مَضْبُوْطِ سِي مَضْبُوْطِ تَرِ هُوْ تَا چَلَا جَائِي كَا اُوْر ذِي لِي حَلْقُوْكَ وَ عِلَاقُوْكَ سِي مَدَنِي قَافِلِي رَوَانَهُ هُوْنِي شُرُوعِ هُوْ جَائِي كِي كِيُوْنَكُهُ اَهْلِي سُنَّتِ، بَا نِي دَعْوَتِ اِسْلَامِي دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ اَلْعَالِيَهُ فَرَمَاتِي هِيَ: دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي بَقَا مَدَنِي قَافِلُوْكَ فِي هُوْ اُوْر مَدَنِي قَافِلُوْكَ كِي بَقَا مَدَنِي دَوْرَهُ فِي هِيَ بَلَكُهُ اِپْنِي يُوْكَ بِي اِرْشَادِ فَرَمَا يَا كِي مَدَنِي دَوْرَهُ مَدَنِي قَافِلُوْكَ كُوْ چَلَانِي كِي مَشِيْنِي هِيَ۔¹ اِسى طَرَحِ اِگَرِ هَمَّ رُوْزَانَهُ 2 اِسْلَامِي بَهَائِيُوْكَ كُوْ اِنْفَرَادِي كُوْ شَشِ كَرْنِي وَا لِي مَدَنِي اِنْعَامِ بِرِ عَمَلِ كَرْتِي هُوْ مَدَنِي قَافِلِي كِي دَعْوَتِ دِيْ تُوْ مَسِيْنِي بَهْرِ فِي 60 اِسْلَامِي بَهَائِي هُوْ 12 فَيْصَدُ كَامِيَابِي بِي حَاصِلِ هُوْ تُوْ هَرِ ذِي لِي حَلْقِي سِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِيْكَ مَدَنِي قَافِلَهُ تَيَّارَ هُوْ كَرَّكَ هِيَ۔

مدنی قافلہ تیار کرنے کے راہنما مدنی پھول

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دَرَجِ ذِي لِي مَدَنِي پھول بِي مَدَنِي قَافِلُوْكَ كِي تَيَّارِي فِي مُفِيْدِي هِيَ:

✽ ہر ایک کو چاہیے کہ مدنی قافلے میں سفر کروانے کی نیت سے حکمت عملی کے ساتھ ہر ایک

اسلامی بھائی تک مدنی قافلے کی دعوت پہنچانے کی کوشش کرے۔

﴿ جب، جہاں اور جس سے بھی ملاقات ہو، اسے مدنی قافلے کی دعوت ضرور دیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ جس اسلامی بھائی کو بار بار مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت دیں گے تو یہ دعوت کانوں کے راستے اس کے دل پر نقش ہو جائے گی کہ مشہور مقولہ ہے: إِذَا كَثُرَ تَقَرَّرَ، یعنی جب کوئی بات بار بار کہی جائے تو وہ دل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔ جس طرح عطر کی لمحہ بھر کی صُحْبَتِ بھی انسان کو خوشبو کا احساس دلاتی ہے اور پھول کا مٹی کے ساتھ رہنا مٹی کو خوشبو دار کر دیتا ہے، اسی طرح ہماری مُخْتَصِرِ صُحْبَتِ بھی دوسروں کو یہ احساس دلائے کہ مجھے مدنی قافلوں کا مسافر بننا چاہئے۔

﴿ جب کسی کو نئے اسلامی بھائی کو دعوت دیں تو مدنی قافلوں کا تعارف کروائیں اور راہِ خُدا میں سفر کے فضائل بتائیں اور بھرپور ترغیبی کلمات استعمال کریں۔ پھر آخر میں مدنی قافلے میں سفر کرنے کی نیت کروانا اور اس کا نام و پتہ لکھنا نہ بھولیں۔

﴿ مدنی قافلہ تیار کرنے کے دوران کتنی ہی دُشواریاں پیش آئیں، اُمید کا دامن ہاتھ سے چھوٹے نہ مایوسی قریب پھٹکنے پائے، کہ مایوسی ہمت توڑتی ہے اور نتیجے میں جذبہ پہلے کم اور بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا ہمت ہارے بغیر انفرادی کوشش مسلسل جاری رکھیں۔

﴿ مدنی قافلے کی تیاری کے لئے کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ صدقِ دل سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ جب بھی گھر سے مدنی قافلے کی تیاری کے لئے چلیں تو والدین سے دُعا کروائیں اور با وضو بھی رہیں کہ خود اعتمادی پیدا ہوگی۔

﴿ دَعْوَت دیتے ہوئے اگر کوئی اسلامی بھائی اپنی پریشانی بتائے تو اس سے ہمدردی کا اظہار کریں اور ممکن ہو تو اس کی پریشانی کا حل بھی پیش کریں۔ اس کے بعد مدنی قافلوں کی بَرَکَت سے مَصَائِب سے چھٹکارہ پانے والوں کے واقعات سناتے ہوئے راہِ خُدا میں سَفَر کی ترغیب دیں کہ لوہا گرم ہو تو چوٹ اثر رکھتی ہے۔

﴿ بڑے ذِمَّہ داران اور مشہور مُبَلِّغ، جَامِعَةُ الْمَدِينَةِ اور مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ کے ناظمین و مُدَرِّسین سے پیشگی وقت لے کر ترکیب کریں۔

﴿ سال بھر کی چھٹیوں کے ایام بھی معلوم ہونے چاہئیں۔

﴿ اگر کسی کو اجازت کا مسئلہ درپیش ہو تو اس کے گھر جا کر اجازت طلب کریں، ضرورتاً اپنے نگران وغیرہ کے ذریعے بھی ہی ترکیب کی جاسکتی ہے۔

﴿ جب کوئی مدنی قافلہ سَفَر پر روانہ ہو تو اس کی خوب تشہیر کی جائے۔ ہر اسلامی بھائی بطور ترغیب دوسروں کو بتائے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں فلاں دن، فلاں تاریخ مدنی قافلے میں جا رہا ہوں۔

﴿ مدنی قافلے میں سَفَر کی دعوت دیتے ہوئے اَدْبِیَاتِے کرام، صحابہ کرام اور بزرگوں کی قربانیوں کے واقعات سنائیں اور راہِ خُدا میں سَفَر سے روکنے والی رکاوٹوں کو دُور کرنے کا طریقہ بھی بتائیں۔^① اس کے لئے رسالہ جوشِ ایمانی، البوجہل کی موت،

بھیانک اونٹ، بڑھا پُجاری وغیرہ کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

﴿۱﴾..... نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۳۵ تا ۴۵ ماخوذاً

﴿۱﴾ مدنی قافلے کے سفر کی تاریخ پہلے مقرر ہونی چاہئے۔ اسی طرح حلقہ، علاقہ، ڈویژن اور کابینہ مدنی قافلہ ذمہ دار، اپنے ذمہ داران کے ساتھ ذیلی حلقوں کا جدول بنائیں۔ اسلامی بھائیوں کے پاس جا جا کر انفرادی کوشش کریں، ان کی نیتیں (مدنی قافلہ پیڈ پر) لکھیں، ذیلی مدنی قافلہ ذمہ دار کے پاس ذیلی، حلقہ مدنی قافلہ ذمہ دار کے پاس حلقہ اور علاقہ / شہر مدنی قافلہ ذمہ دار کے پاس علاقہ / شہر کے (ذمہ داران و اہل محبت) اسلامی بھائیوں کی فہرست موجود ہو، جس میں ہر اسلامی بھائی کی نیتیں درج ہوں کہ وہ کب سفر کریں گے؟ اسی طرح ڈویژن و کابینہ مدنی قافلہ ذمہ دار اپنی اپنی سطح کے (ذمہ دار) اسلامی بھائیوں کے مدنی قافلے میں سفر کی پیشگی تاریخیں لے لیں۔ یہ تمام مدنی قافلہ ذمہ داران ان اسلامی بھائیوں سے رابطہ رکھیں اور انہیں ان کی نیتوں کی یاد دہانی کرواتے رہیں، یہ نیتیں مدنی تربیت گاہ پر بھی جمع کرادیں تاکہ وہاں سے بھی فالو آپ کی ترکیب ہو۔ ہر سطح کی مشاورت کے نگران جب مختلف شعبہ جات کا مدنی مشورہ کریں تو ان مدنی مشوروں میں متعلقہ مدنی قافلہ ذمہ داران بھی شریکت فرمائیں۔^①

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی

مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

﴿۱﴾ اہل علم مدنی قافلہ میں سفر کریں تو کیا بات ہے! اہل علم جس طرح نیکی کی دعوت دے سکتے ہیں عوام نہیں دے سکتے۔^②

﴿۱﴾..... ماخوذ از مدنی قافلہ کے 22 مدنی پھول

﴿۲﴾..... مدنی مذاکرہ، ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 جون 2015ء

﴿ مدنی قافلوں میں سفر کیلئے تیار کرنے کیلئے انفرادی کوشش، انفرادی کوشش اور

انفرادی کوشش کیجئے اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔^①

﴿ مدنی درس کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو مدنی انعامات و مدنی قافلہ والا بنانا ہے۔^②

﴿ تمام ذمہ داران بالخصوص مدنی قافلہ مجلس کے اراکین اور مدنی قافلہ ذمہ داران (ذیلی

حلقہ تا مرکزی مجلس شوریٰ) مدنی قافلوں کی تیاری کیلئے اپنا کردار ادا کریں، روزانہ کم از کم 12 اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش والے مدنی انعام کو نافذ کیا جائے۔

﴿ ہفتہ وار اجتماع ہو یا کوئی اور مدنی کام، مدنی قافلوں کیلئے انفرادی کوشش کرتے رہیں۔

﴿ مدنی قافلے میں سفر کیلئے نام لکھنے کی تحریک چلائی جائے۔ ہر اسلامی بھائی کو نام لکھوانے کا ذمہ دیا جائے۔

﴿ نئے پرانے تمام اسلامی بھائیوں سے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کیلئے سفر کی تاریخیں لینے کی ترکیب مضبوط کی جائے۔

﴿ نام لکھنے کے بعد مسلسل رابطہ رکھا جائے، ہر ممکن کوشش کی جائے کہ ہر اسلامی بھائی اپنی مقررہ تاریخ پر مدنی قافلے میں سفر کر لے۔

﴿ کوشش کی جائے کہ مدنی قافلے ہفتہ وار اجتماع ہی سے سفر کریں، مدنی قافلہ ذمہ داران مدنی قافلے میں سفر کرنے والے اسلامی بھائیوں کے گھروں پر جا کر انہیں ساتھ لیکر آئیں۔

①..... مدنی مذاکرہ نمبر ۷۴

②..... مدنی مذاکرہ، ۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ برطابق 28 دسمبر 2014ء

• ہفتہ وار اجتماع اور ذمہ داران کے سنتوں بھرے اجتماعات میں مبلغین زادِ مدنی قافلہ کی اہمیت و ضرورت پر بیانات بھی کریں۔^①

• ہاتھوں ہاتھ سفر اور نیت میں فرق: ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے وہ کہلائیں گے جو کہ پہلے سے تیار نہ ہوں بلکہ مدنی مشورہ / ہفتہ وار اجتماع / اجتماعِ ذکر و نعت / ذمہ داران کے سنتوں بھرے اجتماع وغیرہ میں مبلغ کی ترغیب یا کسی اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش سے تیار ہو کر ہاتھوں ہاتھ سفر پر روانہ ہو جائیں، اور اگر صرف نیت کریں تو ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے نہیں بلکہ نیت کرنے والے کہلائیں گے۔^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

ہر ماہ 3 دن مدنی قافلے کی تاریخ مقرر کرنے والے کے لئے دعائے عطار یا اللہ! مدنی قافلے کے لئے جو ہر ماہ ایک تاریخ مقرر کر لے اور اس تاریخ کے مطابق سفر بھی کرتا رہے، اس کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال فرما اور بار بار میٹھا میٹھا مدینہ دکھا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

①..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ بمطابق جون 2006ء

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ بمطابق اگست 2008ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿21﴾ ایک ذمہ دار کیلئے عاجزی کیوں ضروری ہے؟

درووپاک کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ فَرَحَتِ نِشَان ہے:
فرض حج کرو، بے شک اس کا اجر 20 غزوات میں شُرُكْت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر
ایک مرتبہ دُرُودِ پَاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔^①

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

میرے مقام میں کوئی کمی نہیں آئی!

خليفة راشد أمير المؤمنين حضرت سيدنا عمر بن عبدالعزيز رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ كَے دورِ
خِلَافَتِ وَحُكُومَتِ مِیں اِيك رات آپ كَے كَاشَانِ اَقْدَسِ مِیں كوئِي مِهْمَانِ آيَا، اس وَقْتِ آپ
چِراغِ كِي رُوشْنِي مِیں كَچْھِ تَحْرِيرِ فَرْمَا هَي تَهْ، قَرِيبِ تَهَا كَ چِراغِ بَجْھِ جَاتَا۔ مِهْمَانِ نَے عَرَضِ
كِي: حَضُور! مِیں چِراغِ تُھِيكِ كَر دِيْتَا هُؤں۔ فَرْمَا يَا: گَھر آئِي مِهْمَانِ سَے خِدْمَتِ لِيْنَا اس كِي
خَاطِرِ دَارِي كَے خِلَافِ هَي۔ اس نَے عَرَضِ كِي: غِلَامِ كُو جِگَا دِيْتَا هُؤں، فَرْمَا يَا: رَهْنِي دِيَجْجِي وَه
اَبْھِي سُو يَا هَي اس كَے آرَامِ مِیں خَلَلِ آئِي گَا۔ يِه فَرْمَا كَر آپ خُود اُٹْھِي اور تِيَلِ كِي كُپْئِي لِي
كَر چِراغِ كُو تِيَلِ سَے بَھَر دِيَا۔ مِهْمَانِ نَے تَعَجُّبِ كَا اِظْهَارِ كَر تَهْ هُؤِي عَرَضِ كِي: حَضُور! آپ

نے خود اس کام کیلئے تکلیف فرمائی ہے! فرمایا: ذَهَبْتُ وَأَنَا عُمَرُ وَرَجَعْتُ وَأَنَا عُمَرُ مَا نَقَصَ مِنِّي شَيْءٌ یعنی جب میں اس کام کیلئے گیا تب بھی عمر ہی تھا جب واپس لوٹا تب بھی عمر بن عبد العزیز ہی ہوں، میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی۔ پھر فرمایا: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ پاک کے ہاں عاجزی کرنے والا ہو۔^①

صاحب منصب کو عاجز ہونا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مسلمانوں کی اتنی بڑی سُلْطَنَت کے حکمران ہونے کے باوجود کس قدر عاجزی فرماتے تھے۔ ہمیں بھی اپنے بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے عاجزی اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور مدنی مرکز کی جانب سے جو بھی مَنَصَب یا تنظیمی ذمہ داری عطا کی جائے اس پر اترنے یا تکبر میں مُبْتَلَا ہونے کے بجائے اپنے اقوال اور افعال و اعمال کے ذریعے عاجزی کا اظہار کرنا چاہئے تاکہ ہمارا شمار بھی اللہ پاک کے عاجز بندوں میں ہو۔

بعض صحابہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود بہت سے کام خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے اور کبھی بھی اس میں عار محسوس نہ فرماتے۔ مثلاً حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حاکم مدینہ ہونے کے باوجود لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر رکھے ہوتے اور فرماتے: اپنے حاکم کو راستہ دو۔^② اور وہ ایسا کیوں نہ کرتے کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دُعا عالم کے

①..... احیاء علوم الدین، کتاب ذمہ الکبر والعجب، بیان اخلاق المتواضعین... الخ، ۳/۳۳۵

②..... احیاء علوم الدین، کتاب آداب العزلة، الباب الثانی فی فوائد العزلة... الخ، الفائدة السادسة، ۲/۲۹۸

مالک و مختار، باذن پروردگار، کئی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ رکھا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بسا اوقات بازار سے کوئی چیز خریدتے تو خود ہی اٹھا کر گھر لاتے، اگر کوئی عَرَض کرتا کہ حضور مجھے عطا فرما دیجئے، میں اٹھا لیتا ہوں۔ تو ارشاد فرماتے: صَاحِبُ الشَّيْءِ اَحَقُّ بِحَمْلِهِ یعنی کسی چیز کو اٹھانے کا زیادہ حق دار اس کا مالک ہی ہوتا ہے۔^①

عاجزی اپنا لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی عاجزی اختیار کرنی چاہئے کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ تم سب عاجزی اختیار کر لو یہاں تک کہ کوئی بھی کسی پر ظلم نہ کرے۔^② اور اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: عاجزی کو لازم پکڑو کہ یہ اَفْضَلُ عِبَادَاتٍ ہے۔^③ اَلْغَرَضُ! جو لوگ اللہ پاک کیلئے عاجزی اختیار کرتے ہیں اللہ پاک انہیں پسند ہی نہیں فرماتا بلکہ دنیا و آخرت میں انہیں بَلَد دَرَجَات سے بھی نوازتا ہے، جیسا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدَتُنَا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ اللہ پاک عاجزی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔^④ جبکہ ایک روایت میں ہے: جو اللہ پاک کیلئے عاجزی

①..... شعب الایمان، ۴۰-باب فی الملابس... الخ، فصل فیما... الخ، ۵/۱۷۲، حدیث: ۶۲۴۴ مفہومًا

②..... کتاب الزهد للمعافى، باب فی فضل التواضع... الخ، ص ۲۴۹، حدیث: ۱۱۲

③..... کتاب الزهد للمعافى، باب فی فضل التواضع... الخ، ص ۲۴۹، حدیث: ۱۱۳

④..... حلیة الاولیاء، ۲۷۱-زاذان ابو عمرو الکندی، ۴/۲۲۷، رقم: ۵۳۳۳

اختیار کرے اللہ پاک اسے بلند عطا فرماتا ہے۔^① یعنی دنیا میں لوگوں کے دلوں میں

مقام و مرتبہ بڑھا دیتا ہے اور آخرت میں ثواب اور بلند درجات عطا فرماتا ہے۔^①

نفر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا | یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا
ایمان پہ رب رحمت دیدے تُو استقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا^②
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاجزی اپنا سنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عاجزی اُنڈینائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک سنت ہی نہیں، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ كَامُبَارَك طریقیہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے انہیں عظمتوں اور رفعتوں سے سرفراز فرمایا مگر انہوں نے کبھی اس پر فخر نہ فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ انہیں بخوبی علم تھا کہ جو اللہ پاک کے لئے عاجزی اختیار کرے اللہ پاک اسے بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرے اسے رُسوا کر دیتا ہے۔^③ چنانچہ حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد عَلَیْہِ السَّلَام صُحْح کے وقت مال دار اور مُعَزَّز لوگوں کے حالات معلوم کرنے کے بعد مسکین لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے ایک مسکین دیگر مساکین کے ساتھ بیٹھ گیا ہے۔^④ نیز اللہ پاک نے جب

۱.....مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۰۲، حدیث: ۲۵۸۸

۲.....شرح نووی، کتاب البر... الخ، باب استحباب العفو... الخ، المجلد السادس، ۱۶/۱۵۲، تحت الحدیث: ۲۵۸۸

۳.....وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۱۷۸

۴.....موسوعة ابن ابی دنیا، کتاب التواضع والحصول، ۳/۵۵۲، حدیث: ۷۷

۵.....احیاء علوم الدین، کتاب ذمہ الکبر والعجب، بیان فضیلة التواضع، ۳/۲۱۹

حضرت سیدنا نوح عَلَیْهِ السَّلَام کی قوم کو غرق کیا تو ہر پہاڑ اونچا ہونے لگا اور برتری کا اظہار کرنے لگا لیکن جودی پہاڑ نے عاجزی کا اظہار کیا تو اللہ پاک نے اسے تمام پہاڑوں سے زیادہ بلندی عطا فرمائی اور حضرت سیدنا نوح عَلَیْهِ السَّلَام کے ٹھہرنے کے لئے اسے مُنْتَخَب فرمایا۔ اسی طرح اللہ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مُتَعَلِّق بھی مَرَوِی ہے کہ ایک بار آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ چچک کے مَرَض میں مُبْتَلَا ایک حبشی شخص حاضر خِدْمَت ہوا جس کی کھال مَرَض کی وجہ سے جھل چکی تھی، وہ جس شخص کے قریب جا کر بیٹھتا وہ وہاں سے اُٹھ جاتا تو رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے اپنے قریب بٹھالیا۔^①

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں | ہوں سلام عاجز نہ مدنی مدینے والے^②
 صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عاجزی اپنانا کیوں ضروری ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اَحْيَاءُ الْعُلُومِ میں نقل فرماتے ہیں: جس شخص کو مال، جمال، لباس یا علم دیا گیا پھر اس نے اس میں عاجزی اختیار نہ کی تو یہ نعمتیں قیامت کے دن اس کے لئے وبال ہوں گی۔ نیز حضرت سیدنا کعبُ الْأَخْبَارِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا کرتا ہے اگر وہ اس پر شکر ادا کرے اور عاجزی کا اظہار کرے تو اللہ پاک اسے دنیا میں نفع عطا فرماتا اور آخِرَت میں

①..... موسوعة ابن أبي الدنيا، كتاب التواضع والحصول، ۵۵۳/۳، حدیث: ۸۱

②..... وسائل بخشش (مترجم)، ص ۳۲۶

دَرَجَةٌ بَلَدٌ کرتا ہے اور جو بندہ نِعْمَتِ پر شکر ادا کرے نہ عاجزی کرے تو اللہ پاک اس بندے سے اس کا دُنْيَوِی نَفْعِ روک دیتا ہے اور اس کے لئے جہنّم کا ایک طبقہ بھی کھول دیتا ہے۔ اب اس کی مرضی ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ ﴿چُنَّا نَجْمَ﴾، گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزایار ﴿۱﴾

عاجزی اپنانے کے فوائد و ثمرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی مرکز کی طرف سے ہمیں جو بھی ذمّہ داری ملی ہے، اگر ہم اللہ پاک کی رضا اور حُصُولِ ثواب کی نیت سے اس کے تقاضوں کو پورا کریں گے اور اس نِعْمَتِ پر عاجزی اِخْتِیار کریں گے تو ثواب کے ساتھ ساتھ دَرَجِ ذِیلِ فَوَائِدِ و ثَمَرَاتِ سے بھی مالا مال ہوں گے: اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

1 ہر دلعزیز بننے کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَيْخِ طَلْحِیْتِ، اَمِیْرِ اَهْلِ سُنَّتِ، دَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ اِنْعَالِیْہِ اِرْشَادِ فرماتے ہیں: عاجزی و نِزَمِ کریں، تو آپ سب کی آنکھوں کے تارے بن جائیں گے۔ ﴿۱﴾ لہذا یاد رکھئے! جو ذمّہ داران اپنے ماتحتوں کے ساتھ عاجزی و اِنْکِسَارِی والا انداز اپناتے ہیں، نِزَمِ و خندہ پیشانی سے ملاقات اور سلام و مُصَافَحَہ میں پہل کرتے ہیں، مُخْتَلِفِ مَدَنِی

۱]..... احیاء علوم الدین، کتاب ذمہ الکبر والعجب، بیان فضیلة التواضع، ۳/ ۲۱۸

۲]..... وسائلِ بخشش (مرتم)، ص ۷۸

۳]..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ بمطابق 30 جنوری 2016ء

کاموں کی کارکردگی کے حصول کے لئے نرمی و شفقت کا مظاہرہ کرتے ہیں، مدنی مشوروں یا سنتوں بھرے اجتماعات میں تاخیر سے پہنچنے یا بالکل ہی شُرکت نہ کرنے والے اسلامی بھائیوں پر بے جا غصہ کرنے کے بجائے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے پہلے اُس کی خبر گیری فرماتے ہیں، بیمار ہونے پر عیادت کرتے ہیں، علمی و خوشی کے موقع پر حقیقی الرحمٰن اپنے اسلامی بھائیوں کا ساتھ دیتے ہیں، نمازِ جنازہ میں شُرکت کرتے ہیں، وہ ہر دل عزیز بن جاتے ہیں، لوگ ان کے قریب آتے ہیں، ان سے محبت کرتے اور ان کی باتیں سننا پسند کرتے ہیں۔

﴿۲﴾ نیکی کی دعوت عام کرنے کا ذریعہ

حضرت سیدنا سُفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جب رملہ تشریف لائے تو حضرت سیدنا ابراہیم بن اڈہم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے انہیں پیغام بھیجا کہ ہمارے یہاں تشریف لایئے اور درسِ حدیث دیجئے تو کسی نے عرض کی: آپ حضرت سیدنا سُفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جیسے مُحدِّث اور زَبْر دُست عالمِ دین سے فرما رہے ہیں کہ وہ ہمارے پاس چل کر آئیں۔ تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: میں تو حضرت سُفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی تو اُضَع یعنی عاجزی دیکھنا چاہتا تھا۔^①

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کسی کے ہاں پیدل جا کر اسے نیکی کی دعوت دینا

عاجزی کی علامت ہے، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کبھی کسی مقام پر بیان و نیکی کی دعوت وغیرہ کی عرض سے جانا پڑ جائے تو اس خواہش کو ہر گز دل میں جگہ نہ دیں کہ ہمارے لئے سواری وغیرہ کا انتظام کیا جائے، بلکہ بزرگوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے عاجزی اپنائیں اور اللہ پاک کی رضا کو پیش نظر رکھیں اور اس کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں سیکھنے سکھانے کیلئے حتی الامکان خود ہی کوئی ترکیب بنا کر پہنچ جانے کی کوشش کیجئے کہ بلاشبہ جس کا عمل بے عرض ہو اس کی جزا ہی کچھ اور ہے۔

﴿۳﴾ قرب الہی پانے کا ذریعہ

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: **يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ!** مجھے ان لوگوں کے بارے میں خبر دیجئے جو بروز قیامت قرب الہی میں ہوں گے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **اللہ پاک سے ڈرنے، کثرت سے اس کا ذکر کرنے اور عاجزی کرنے والے اللہ پاک کے قرب میں ہوں گے۔** ﴿چنانچہ، بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اگر ہم اللہ پاک کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ عاجزی اپنائیں اور ہر گز منصب و ذمہ داری ملنے پر معاذ اللہ تکبر میں مبتلا نہ ہوں۔

4 رسائی میں آسانی کا ذریعہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: اللہ پاک کی مَخْلُوق میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں اس نے لوگوں کی حاجتِ روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے، لوگ اپنی حاجتیں انہیں بیان کرتے ہیں اور بے شک ایسے لوگ عذاب سے محفوظ ہیں۔^① اور ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمانوں کے کسی مُعَالَے کا ذِمَّہ دار بنا، اللہ پاک اس وقت تک اسکی کوئی حاجت پوری نہ فرمائے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات کی طرف تَوَجُّہ نہ دے۔^②

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ پاک ہماری حاجات کو بھی پورا فرمائے تو عاجزی اپنا لیجئے تاکہ ہمارے ماتحتوں کو مشکلات و مسائل کے حل کیلئے ہم سے رُجوع کرنے میں آسانی ہو۔

5 ماتحتوں کیلئے ترغیب کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذِمَّہ داران کا عاجزیِ اِخْتِیَار کرنا ماتحتوں کے لئے ترغیب کا ذریعہ بھی ہے۔ کیونکہ اگر ذِمَّہ داران کے اَثْوَال اور اَنْعَال و اَعْمَال میں حقیقی عاجزی ہوگی تو ماتحت بھی ان سے ترغیب حاصل کریں گے اور تکبر سے بچتے ہوئے عاجزیِ اِخْتِیَار کرنے کی کوشش کریں گے اور دعوتِ اسلامی خوب پھلے پھولے گی۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

مدنی ایجا: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبر کے مُتَعَلِّق فرمانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ہے:

①..... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، ۶۱-باب فضل قضاء الحاجج، ۲۵۰/۸، حدیث: ۱۳۷۱۰

②..... معجم کبیر، باب العین، ۲۵۲/۶، حدیث: ۱۳۲۷۷

تکبر کا علم سیکھنا فرض ہے۔ لہذا تکبر کے متعلق جاننے کے لئے کہ یہ کیا ہے؟ نیز اس کے نقصانات، علامات، مختلف انداز، اسباب و علاج اور بزرگانِ دین کے عاجزی سے بھرپور واقعات پڑھنے کے لئے دُعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَةِ كِي مَطْبُوْعَه 97 صَفْحَاتِ پَر مُشْتَمِلِ كِتَابِ تَكْبَرِ كَامَطَالَعَه فرمائیے۔

عاجز بنیں ریاکار نہ بنیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم مدنی مشوروں اور لوگوں کے سامنے تو خوب عاجزی کے پیکر، حُسنِ اخلاق کے مظہر اور سنتوں کے عامل بن کر رہیں، مگر تنہائی ہیکسٹر آتے ہی ہمارے یہ اوصاف ڈھونڈنے سے بھی نہ ملیں۔ چنانچہ ہم سب کو اس پر غور کر لینا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہماری ساری عاجزیاں، حُسنِ اخلاق اور سنت پر عمل کے دل کش مناظر صرف لوگوں کے لئے ہوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ❀ لوگوں کے درمیان کھانے کا موقع ملے تو خوب سنتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کا ذہن دیں لیکن جب گھر پر تنہا کھانا کھائیں تو کسی بھی سنت پر عمل کرنا ہی بھول جائیں۔ ❀ لوگوں کے درمیان نوافل کی خوب کثرت ہو مگر تنہائی میں فرضوں سے پہلے اور بعد والی سنتیں بھی مشکل سے ادا کرتے ہوں۔ ❀ لوگوں کے درمیان سنجیدگی کا مظاہرہ کریں لیکن نجی محافل یا گھر والوں کے ساتھ مذاق مسخری کرتے نظر آئیں۔ ❀ لوگوں سے مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے ملاقاتیں کریں مگر گھر والوں کے سامنے منہ پھلائے رکھیں۔ ❀ اپنے ذمہ

دار کی بات ماننے کو ہر لمحہ تیار ہوں مگر ماں باپ کوئی کام کہیں تو بیزار دکھائی دیں۔

اللہ پاک ہم سب کو عاجزی کا پیکر بنائے اور ریاکاری سے بچائے۔ اُمیرِ اَہْلِ سُنَّت،
بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ وِسَائِلِ بَحْثِش (مرمّم) میں ہمیں نصیحت کرتے
ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

بھاگتے ہیں اُن لے بد اخلاق انسان سے سبھی | مسکرا کر سب سے ملنا دل سے کرنا عاجزی ①
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

امیر اہل سنت کی عاجزی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اُمیرِ اَہْلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کی تواضع و اِنکساری کی
یہ عالم ہے کہ عظیم مذہبی رہنما ہونے کے باوجود اپنے مجاہدین و متعلقین کے درمیان بھی اپنے
لئے کسی امتیاز کو پسند نہیں فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ دَعْوَتِ اسلامی کے اوائل میں جب
اُمیرِ اَہْلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اِحیائے سنت و نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے سفر پر
روانہ ہونے والے مدنی قافلے میں شریک ہوتے تو مُتَعَدِّد بار دیکھا جاتا کہ پہلے نشستوں پر
اپنے اسلامی بھائیوں کو بٹھاتے اور جگہ نہ ملنے کی صورت میں کبھی کبھی آپ نشست سے
نیچے ہی بیٹھ جاتے۔ آپ کی اس قدر عاجزی دیکھ کر بعض اوقات لوگوں کی آنکھوں سے
اشک جاری ہو جاتے تھے۔ ① آپ اپنے مریدین کو اکثر عاجزی کی ترغیب دلاتے رہتے

① وِسَائِلِ بَحْثِش (مرمّم)، ص ۶۹۸

② تعارف امیر اہلسنت، ص ۴

ہیں، بلکہ آپ نے اسلامی بھائیوں کو جو 72 مدنی انعامات عطا فرمائے ہیں ان میں مدنی انعام نمبر 45 میں ہے: کیا آج آپ نے عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق اور ریاکاری کا ارتکاب تو نہیں کیا؟ مثلاً اس طرح کہنا کہ میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں وغیرہ جب کہ دل میں خود کو حقیر نہ سمجھتا ہو۔

فخر و غرور سے تو مولیٰ مجھے بچانا | یارب! مجھے بنا دے پیکر تو عاجزی کا^①
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں و مرکزی

مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

❁❁ اللہ پاک کو عاجزی کرنے والے پسند ہیں۔^①

❁❁ جب کہیں کوئی ایسا موقع آجائے کہ عوام کا رجوع ہماری طرف ہو تو اُس موقع پر

ہمیں اللہ پاک کی حمد اور عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔^②

❁❁ عاجزی و انکساری کا تقاضا ہے کہ ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی (اسلامی بھائی اور

اسلامی بہنیں) یہ ذہن بنائے رکھیں کہ میں شدھرنا چاہتا ہوں۔^③

❁❁ جو اپنے نگران سے عاجزی و خوش اخلاقی اور اپنے ماتحت کے ساتھ سختی اور بدسلوکی

①..... وسائل بخشش (مرثم)، ص 178

②..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمطابق 8 جولائی 2015ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاخریٰ ۱۴۳۱ھ بمطابق مئی 2010ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۴ھ بمطابق مئی 2013ء

سے پیش آئے تو یہ اس کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔^①

✽✽✽ حکامانہ لہجہ رکھنے کے بجائے عاجزی والا انداز رکھئے۔ حکم دینے کے بجائے عرض

معروض سے کام چلایئے۔ کبھی بھی اپنے حال سے مُطْمَئِن نہ ہوں۔ تنہائی میں بیٹھ

کر اپنے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا و استغفار کیا کریں۔^②

✽✽✽ جس کو ذمہ داری دی جائے اس تک رسائی آسان ہو اور وہ عاجزی کا پیکر ہو۔^③

✽✽✽ اپنے اندر حقیقی عاجزی پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔^④

✽✽✽ عاجزی صرف زبان کی نوک تک نہیں، دل کی گہرائی سے ہونی چاہیے۔^⑤

✽✽✽ اگر اللہ پاک چاہے تو لمحہ بھر کی عاجزی 70 سال کی عبادت پر غالب آجاتی ہے۔^⑥

✽✽✽ عاجزی کے خُوگر اور حُسنِ اخلاق کے پیکر بن جائیئے۔^⑦

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

- ۱..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء
- ۲..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء
- ۳..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست 2016ء
- ۴..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق مارچ 2010ء
- ۵..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء
- ۶..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۲۹ھ بمطابق اکتوبر 2008ء
- ۷..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۰ھ بمطابق ستمبر 2009ء

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿۲۲﴾ مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

دروپاک کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پَآک لکھا، جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے اِسْتِغْفَار (بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔^①

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

شوقِ مطالعہ

خاتمُ الْمُحَدِّثِيْنَ حضرت علامہ شیخ عبدالحق مُحَدِّثِ دِهْلَوِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نَوِيْسِ صَدِيْ بَجْرِي كَيْ جَلِيْلُ الْقَدْرِ مُحَدِّثِ تَهِيْ- عَرَبِ وَعَجْمِ كَيْ جَلِيْلُ الْقَدْرِ عُلَمَاوِ مُحَدِّثِيْنَ سَيِّ عِلْمِ حَاصِلِ كَرْنِي كَيْ بَعْدِ اَپْ نِي پُورِي زَنْدِگِي اِيْحْيَايْ سُنَّتِ، بَدْعَتُوْنَ كَيْ رَدِّ، دَرَسِ حَدِيْثِ اُورِ عِلْمِ دِيْنِ كِي نَشْرِو اِشَاعَتِ مِيْنِ كَزَارُوِي- اَپْ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اِيْنِي شُوقِ مُطَالَعَةِ كَيْ مُتَعَلِّقِ فَرْمَاتِي هِيْن: مُطَالَعَةُ كَرْنَا مِيْر اَشْبِ و رُوْز كَا مَشْغَلُهُ تَهَا، بِيْچِيْنِ مِيْنِ بِيْجِيْ كَيْ مُجْهِي كَهِيْلِ كُوْدِ اُورِ اَرَامِ و اَسَاْنَشِ كَيْ مُتَعَلِّقِ كِيْچِيْ مَعْلُومِ نَه تَهَا؟ بَارَا اِيْسَا هُوَا كَيْ مُطَالَعَةُ كَرْتِي اُدْهِي رَاتِ هُو جَاتِي تُوَا لِدِ مُحَرَّمِ سَمْجَاتِي: كِيَا كَرْتِي هُو؟ يِه سَنْتِي هِي مِيْنِ فُورَا اِيْرِيْٹِ جَاتَا اُورِ عَرَضِ كَرْتَا: سُوْنِي لِگَا هُوْن- كِيْچِيْ دِيْر

①..... معجم اوسط، باب الالف من اسمه احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵

کے بعد پھر اٹھ کر مُطالَعہ شروع کر دیتا۔ بسا اوقات دورانِ مُطالَعہ سر کے بال اور عمامہ وغیرہ چراغ سے چھو کر جھلس جاتے لیکن مُطالَعہ میں مشغولیّت کے سبب پتا ہی نہ چلتا۔^①

مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف مُطالَعہ کا اس قدر ذوق رکھتے تھے کہ اپنا کوئی لمحہ بھی ضائع کرنا پسند نہ فرماتے۔ ایسا وہ کیوں کرتے تھے، آئیے اس کا جواب پانچویں صدی ہجری کے جلیل القدر بزرگ حضرت سیدنا علامہ جمال الدین عبد الرحمن ابن جوزی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے لیتے ہیں، آپ ایک عظیم مُبَلِّغ و واعظ ہی نہ تھے، بلکہ آپ نے تفسیر و حدیث اور فقہ و اُصولِ فقہ وغیرہ کئی علوم و فنون پر بہت سی کُتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے شوقِ مُطالَعہ کا حال یوں بیان فرماتے ہیں: میری طبیعت کُتب کے مُطالَعہ سے کبھی سیر نہیں ہوئی، جب بھی کسی نئی کتاب پر نظر پڑتی تو لگتا جیسے کوئی خزانہ ہاتھ آ گیا ہو۔ میں نے صد ہائے نظامیہ کے کُتب خانہ میں موجود 6 ہزار کُتب کا مُطالَعہ کیا ہے۔ مجھے جب بھی کوئی کتاب ملتی ہاتھوں ہاتھ اس کا مُطالَعہ کرنے لگتا۔ اگر میں کہوں کہ میں نے 20 ہزار کُتب کا مُطالَعہ کیا تو بظاہر یہ تعداد زیادہ معلوم ہوگی لیکن یہ میری طلب سے کم ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت کے طلبہ کی کم ہمتی مجھ پر واضح ہو گئی اور مجھے ان کُتب کے مُطالَعہ سے بزرگوں کے اخلاق و حالات، ان کی بلند ہمتیں، مضبوط حافظہ، عبادات کا ذوق اور اعلیٰ علوم کا ایسا خزانہ ملا جو بغیر مُطالَعہ کے حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ لہذا جو حُصولِ علمِ دین میں کما حقہ

①..... اخبار الاحیاء مع مکتوبات، تجلیۃ القلوب بقدرس الملکوت بشرح دعاء القنوت، ص ۳۱۳

کامیابی پانا چاہے وہ کثرت سے مُطالعہ کرے، بالخصوص بُزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی اور ان کی کُتب پڑھے کیونکہ ان کی کوئی بھی کتاب فائدے سے خالی نہیں ہے۔^①

﴿۱﴾ مُطالعہ کی ضرورت و اہمیت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی کام کرنے سے پہلے چونکہ یہ جاننا ضروری ہے کہ اسے کیسے کیا جائے؟ اور اس کے ماہرین اسکے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ لہذا اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، کسی فرد سے سیکھا جائے یا اس فن پر لکھی گئی کسی کتاب یا تحریر کا مُطالعہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ فکر و نظر کی پختگی، معلومات میں اضافے، علم پر عمل کی جستجو بڑھانے کے ساتھ ساتھ طبیعت میں نشاط اور ذہن و فکر کو تازگی بخشنے کے لئے مُطالعہ کی ضرورت و اہمیت سے انکار کسی صورتِ مُمکن نہیں۔ چنانچہ آئیے! ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں کہ ہمارے لیے مُطالعہ کیوں ضروری ہے؟

﴿۱﴾ علم دین کے حصول کیلئے

حُصولِ علم دین کیلئے مُطالعہ انتہائی ضروری ہے کہ اچھی اور دینی مَخلُومات سے بھرپور کُتب کا مُطالعہ نظر و فکر کی دُرستی اور حُصولِ علم کا بہترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ شیخِ طبریقت، اَمِيرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَا مَتْ بَرَكَا تُهُمُ اَلْعَالِيَةِ فرماتے ہیں: مُطالعہ علم دین کی جان ہے۔^② اور مُطالعہ سے اتنا علم حاصل ہو گا، گویا جس کی اِنْتِهَا نہیں۔^③ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا

①..... صید الخاطر، ۳۳۸- فصل قداماء العلماء و مهمتهم العالیة، ص ۲۲۸ ملخصاً بتقدم و تاخر

②..... مدنی مذاکرہ، ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ بمطابق 27 فروری 2015ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۹ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق 31 دسمبر 2014ء

ارشاد گرامی ہے: **إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالْتَعَلُّمِ** یعنی علم سیکھنے سے ہی آتا ہے۔^① لہذا جس علم سے ہر وقت واسطہ پڑتا ہے اس کی مثال غذا کی طرح ہے کہ جس طرح ایک انسان کیلئے غذا لازمی ہے، اسی طرح جس علم سے اس کا تعلق ہے اسے سیکھنے اور اس پر عمل کیلئے مطالعہ ضروری ہے، کیونکہ عمل کی کیفیت جاننے سے پہلے اس کا علم ہونا بھی ضروری ہے، جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ ابوطالب مکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عمل سے پہلے علم ضروری ہے کیونکہ عمل کے فرض ہونے کی وجہ سے اس کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔^②

② فرض علوم سیکھنے کیلئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بنیادی عقائد جاننے کے علاوہ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق شرعی مسائل سیکھنا جس طرح فرض عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک پر مُنَدِّجِيَاتٌ وَمُهْلِكَاتٌ (یعنی عذاب سے نجات دینے اور ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں) کے متعلق ضروری معلومات حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ چنانچہ اس کے دو ہی طریقے ہو سکتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کی صحبت اختیار کی جائے یا ان کی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ لہذا اس عرض کیلئے ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ جس نے ہمیں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ عطا فرمائے کہ جن کی صحبت بابرکت کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار مدنی مذاکروں میں شرکت اور ان کی تحریر کردہ کثیر کتب و رسائل سے ہم فرض علوم سیکھ سکتے ہیں، بالخصوص مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ورج ذیل کتب کا مطالعہ فرض علوم سیکھنے میں معاون ثابت ہوگا:

①..... بخاری، کتاب العلم، باب العلم قبل القول والعمل، ص ۹۱

②..... قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، ۱/ ۲۲۶

﴿ بہارِ شریعتِ مکمل ﴾ ﴿ اِحیاءِ العلوم ﴾ ﴿ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ﴾ ﴿ پردے کے بارے میں سوال جواب ﴾ ﴿ چندے کے بارے میں سوال جواب ﴾ ﴿ جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد 1 اور 2) ﴾ ﴿ نماز کے احکام ﴾ ﴿ غیبت کی تباہ کاریاں ﴾ ﴿ ریاکاری ﴾ ﴿ تکبر ﴾ ﴿ بدگمانی ﴾ ﴿ باطنی بیماریوں کی معلومات وغیرہ۔

﴿ 3 ﴾ کامیاب مبلغ بننے کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب مبلغ بننے کیلئے بھی مطالعہ ضروری ہے، مطالعہ کر کے بیان تیار کرنے والے مبلغ کا بیان زیادہ مؤثر ہوتا ہے، جبکہ بغیر مطالعہ کے بیان کرنے والے مبلغ سے غلطی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، لہذا مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ سے جو بھی کتاب یا رسالہ شائع ہو پہلی فرصت میں خرید کر مطالعہ کی عادت بنانی چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ کتاب یا رسالہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں تاکہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مطالعہ کر لیا کریں۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھ پر 40 سال اس حال میں گزرے کہ سوتے جاگتے کتاب میرے سینے پر رہتی تھی۔¹ مطالعہ سے مبلغ کو ہی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس طرح تیار کردہ بیان سننے والوں پر بھی جادو کی طرح اثر کرتا ہے اور سامعین کے کردار میں نمایاں تبدیلی لاتا ہے، جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ایک شخص جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے سر پر تہمامہ پہاڑ کے برابر گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے، پھر وہ کسی عالم دین کا بیان سُن لیتا ہے تو اس پر خوفِ خدا طاری ہو جاتا ہے جس



1] جامع بیان العلم وفضلہ، باب فضل النظر فی الكتب وحمد العناية بالدفاتر، ۲/۳۶۰، الرقم: ۲۴۲۶

کے سبب وہ اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔ اب جب وہ اپنے گھر لوٹتا ہے تو اس پر ایک گناہ بھی نہیں ہوتا۔ پس اے لوگو! تم لوگ علما کی مجالس سے جدائی اختیار نہ کرو کیونکہ رُوئے زمین پر اللہ پاک نے علما کی مجالس سے زیادہ مُعَدِّز کوئی شے پیدا نہ فرمائی۔^①

4 ذمہ داری کا حقہ پورا کرنے کیلئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو ذمہ دار اپنی ذمہ داری کے متعلق ضروری شرعی مسائل سیکھنے کا ذوق و شوق رکھے نہ مطالعہ کرے تو اندیشہ ہے کہ جہالت کی وجہ سے کہیں وہ ناجائز کام نہ کرنے لگے۔ کیونکہ اپنی ذمہ داری کے متعلق دینی و شرعی مسائل سے ناواقف اکثر غلطیاں کر جاتے ہیں۔ لہذا ہر ذمہ دار کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری کے تقاضے پورے کرنے کیلئے بُزُرگانِ دین کی سیرتِ مبارکہ پر مُشْتَجِل کُتُب و رسائل کا مطالعہ کرے، نیز مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ کُتُب و رسائل بالخصوص فیضانِ فاروقِ اعظم، مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے، احساسِ ذمہ داری اور 12 مدنی کاموں کے رسائل کا مطالعہ کرتا رہے کہ ان کے مطالعہ سے علمِ دین کے حصول کے ساتھ تنظیمی رہنمائی بھی حاصل ہوگی۔ اس کے علاوہ حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے واقعات وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہیں، اس سے اسلامی بھائیوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق مدنی کام دینے کی صَلَاحِیَّت پیدا ہوگی۔^②

① احیاء علوم الدین، کتاب ترتیب الاوراد... الخ، الباب الاول فی فضیلة الاوراد... الخ، ۱/۴۶۳

② مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ بمطابق جون 2007ء

5 مدنی مقصد کی تکمیل کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ**۔ میں کامیابی پانے کیلئے بھی مطالعہ ضروری ہے، کیونکہ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے طریقے جتنے کے لئے بُدْمَنَّاگانِ دین کی مبارک سیرت کا مطالعہ کرنا ہو گا کہ **ان نفوس فُذِّبْنَ** نے کیسے دینِ اسلام کی تعلیمات عام کیں۔

6 مدنی انعامات پر عمل کیلئے

مدنی انعامات پر عمل کرنے کے لئے مطالعہ بھی ضروری ہے کہ کئی مدنی انعامات میں مطالعہ کے متعلق سوالات تحریر ہیں، مثلاً ﴿ مدنی انعام نمبر 14 میں ہے: کیا آج آپ نے 12 منٹ مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی منظومہ کسی اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت کے ترتیب وار کم از کم 4 صفحات (دُرس کے علاوہ) پڑھ یا سن لئے؟ ﴿ مدنی انعام نمبر 68 میں ہے: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار امام غزالی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی آخری تصنیف مشہاج العابدین سے توبہ، اِخْلَاص، تَقْوَى، خَوْفٌ وَرَجَا، عَجْبٌ وَرِيَا، آكْه، كَان، زَبَان، دَل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھا یا سُن لیا؟ ﴿ مدنی انعام نمبر 69 میں ہے: کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ بہارِ شریعت حصہ 9 سے مرتد کا بیان، حصہ 16 سے خرید و فروخت کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان، (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ 7 سے محرمات کا بیان اور حقوق الزوجین حصہ 8 سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، ظہار کا بیان اور طلاقِ کنایہ کا بیان پڑھا یا سن لیا؟ ﴿ مدنی انعام نمبر 71 میں ہے: کیا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی کُتُب تمہیدُ الایمان اور حَتَامُ الْحَرَمِینِ نیز

مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی مطبوعہ کتابیں کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب اور چندے کے بارے میں سوال جواب پڑھ یا سن لی ہیں؟ ﴿ مدنی انعام نمبر 72 میں ہے: کیا آپ نے بہارِ شریعت یا نماز کے احکام سے پڑھ یا سن کر اپنے وُضُو، غَسَل اور نَمَاز دُرُشت کر کے کسی سُنی عالم یا ذمّے دار مُبَلِّغ کو سنا دیئے ہیں؟

7 سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے

سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے بھی مُطالَعہ ضروری ہے، کہ مُطالَعہ سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اخلاق، اچھی زِنْدَگی گزارنے کا سلیقہ، شُجَاعَت، صَبْر و تَحَمُّل، صَدَاقَت و اَمَانَت، عقل و فہم، عَدَالَت و وَقَافَاہَت، جُود و سَخَا اور رَحْمَت و شَفَقَت جیسے اوصاف کا علم حاصل ہوتا ہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسُوۃِ حَسَنہ پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کَامِل اُسُوۃِ حَسَنہ کے مُتَعَلِّق جاننے کیلئے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی مَطْبُوعہ کتاب سیرتِ مصطفیٰ کا مُطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

مختلف کتب و رسائل کے مطالعہ کے متعلق شَیخ طَرِیْقَت، اَمِیْر اَہْلِ سُنَّت کی تَرْغِیبات

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شَیخ طَرِیْقَت، اَمِیْر اَہْلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ مُخْتَلَف مواقع پر مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ کی مَطْبُوعہ کُتُب و رسائل کے مُطالَعہ کی تَرْغِیْب دلاتے رہتے ہیں، مثلاً * ہر اسلامی بھائی بالخصوص صحافت کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں کیلئے رسالہ اخبار کے بارے میں سوال جواب * جذبہ حیا پانے کیلئے باحیا نوجوان * ریاکاری سے بچنے کیلئے

کتاب ریاکاری * تفسیر قرآن کیلئے صراط الجنان * خاموشی کے فضائل جاننے کیلئے خاموش شہزادہ * اللہ پاک کے سوا کوئی مدد کر سکتا ہے یا نہیں اسکی مَعْلُومَات و دلائل جاننے کیلئے کراماتِ شیرِ خدا * عبادت کا ذوق پیدا کرنے کیلئے کفن کی واپسی * کلماتِ کفر کے مُتَعَلِّق جاننے کیلئے کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب * ماہِ رمضان کے آغاز سے پہلے فیضانِ رمضان * بیماریوں کے فضائل و روحانی علاج جاننے کیلئے بیمار عابد اور میڈیک سوار بچھو * دعائیں دل لگانے کیلئے فضائلِ دعا * ناموں کی مفید مَعْلُومَات کیلئے نام رکھنے کے احکام * خوفِ خدا و عشقِ مصطفیٰ پانے کیلئے احیاءِ العلوم * حج پر جانے سے پہلے رفیقِ الحرمین * عشقِ مدینہ و یادِ مدینہ بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی 130 حکایات اور بد شگونئی کے گناہ سے بچنے کیلئے بد شگونئی، فیضانِ ریاضِ الصالحین، مُرْكَاشَةُ الْقُلُوب، پردے کے بارے میں سوال جواب، باطنی بیماریوں کی مَعْلُومَات، قبر والوں کی 25 حکایات، 101 مدنی پھول، 163 مدنی پھول، جنتی محل کا سودا، حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، جھوٹا چور، اجترامِ مسلم و غیرہ کے مُطَاعَہ کی ترغیب دلائی ہے۔

عاشقانِ رسول کی خیر خواہی و ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی مدنی تربیت کیلئے شَیخ طَرِیْقَت، اَمِیرِ اَہْلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے ہفتہ وار رسائل کے مطالعے کی تحریک بھی جاری و ساری ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں امیرِ اہلسنت کی طرف سے فرمائے گئے کسی رسالے کا مطالعہ کر کے آپ سے دُعائیں لینے کی سَعَادَات حاصل کرتے ہیں، 21 اپریل 2018 (4 شعبان المعظم 1439) تک 35 ہفتہ وار رسائل کے

مطالعہ کی ترغیب ارشاد فرمائی جا چکی ہے، ہر اسلامی بھائی غور کرے کہ ان رسائل کا مطالعہ کرنے اور امیر اہلسنت کی دُعائیں لینے میں، میں کس قدر کامیاب ہوا ہوں؟۔ اگر جواب نفی میں مل رہا ہو تو پھر بھی ہمت نہیں ہارنی چاہئے، جو اسلامی بھائی کسی وجہ سے ابھی تک ان ہفتہ وار رسائل کا مطالعہ کرنے سے محروم ہیں، وہ اب بھی اگر ان رسائل کا مطالعہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے اب بھی امیر اہلسنت کی وہی دُعائیں ہیں جو آپ نے ہر رسالے کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔ چنانچہ،

اب تک آپ نے مختلف رسائل کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے جو دعائیں فرمائی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: ﴿يَا رَبِّ الْمُصْطَفَى﴾ جو رسالہ ایک چپ سوشل مکمل پڑھ لے اس کو گناہوں بھری گفتگو اور فضول بولنے کی عادت سے نجات عطا فرما۔ ﴿جو کوئی رسالہ امام اعظم کی وصیتیں پڑھ یا سُن لے اس کو اپنا مقبول بندہ بنا لے۔﴾ ﴿يَا اَلٰہِی﴾ جو کوئی رسالہ استنبجا کا طریقہ پورا پڑھ لے اس کا باطن ہمیشہ پاک رکھ۔ ﴿يَا رَبِّ کَرِیْم﴾ جو کوئی رسالہ آداب دین مکمل پڑھ یا سُن لے اُس کو اور مجھے سراپا حُسنِ اخلاق بنا دے۔ ﴿يَا اَللّٰہُ﴾ جو اخبار کے بارے میں سوال جواب نامی رسالے کے 59 صفحات کا مطالعہ کر لے، دنیا و آخرت میں اس کے عیب چھپا۔ ﴿يَا اَللّٰہُ پاک﴾ جو رسالہ 40 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مکمل پڑھ لے اس کو شفاعتِ مصطفیٰ نصیب فرما۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طرینقت، امیرِ اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ نے اب تک جن کُتب و رسائل کے مطالعہ کی ترغیب دلائی اور ان کے متعلق جو دعائیں فرمائیں، یہ سب

اور ان کے علاوہ سینکڑوں کُتب و رسائل کا مُطالعہ دَعوتِ اسلامی کی آفیشل ویب سائٹ www.dawateislami.net پر جا کر کیا جاسکتا ہے۔ نیز اسی ویب سائٹ پر کمپیوٹرز، لپ ٹاپ اور موبائل فونز وغیرہ کیلئے موجود مُختَلَف ایپلی کیشنز کو اپنے موبائل فون وغیرہ میں انسٹال کر کے بھی بے شمار کُتب و رسائل کا مُطالعہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دَعوتِ اسلامی کے مُختَلَف مدنی مراکز (تاحال چھ) میں مدینہ لائبریریز کا قیام بھی عمَل میں آچکا ہے، مُطالعہ کے لئے وقتاً فوقتاً یہاں بھی جایا جاسکتا ہے۔

مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

﴿مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ﴾ کی کُتب و رسائل کا مُطالعہ بھی نیک بننے کا ذریعہ ہے۔ انسان کی زندگی ختم ہو جائے گی لیکن دَعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود دینی مضامین، ختم نہیں ہوں گے۔ ﴿اپنا مُطالعہ وسیع کریں، بار بار پڑھیں، اہم مدنی پھول لکھیں، فہرست بنائیں، سمجھ میں نہ آئے تو علمائے اہلسنت سے پوچھیں۔﴾ ﴿دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ نجی مُطالعہ بھی جاری رکھیں۔﴾ دورانِ مُطالعہ اہم مدنی پھولوں کو یاد رکھنے کیلئے اپنے ذاتی نُسَخے پر انڈر لائن کرنے کی عادت بنائیں، نیز جو تعریفات ہوں ان کو الگ سے لکھ کر تین یا چار بار یاد کرنے کی کوشش کریں۔ ﴿نماز و روزے کے مسائل رٹے ہونے چاہئیں، اس کیلئے بار بار ان

۱..... مدنی مذاکرہ، ۹ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۵ اگست ۲۰۱۴ء

۲..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۶ اگست ۲۰۱۴ء

۳..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۶ اگست ۲۰۱۴ء

۴..... مدنی مذاکرہ، ۷ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء

مسائل کا مطالعہ کرتے رہیں۔ ہمارے بڈزنگانِ دین اور علمائے اہلسنت کی کُتب میں علم کے ٹھائیں مارتے سمندر موجزن ہیں، ہم مطالعہ کرنے والے بنیں۔^① دَرسِ نظامی کے ساتھ مطالعہ ضروری ہے، مدنی مذاکرہ بھی معلومات کا خزانہ ہے۔^② دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مَكْتَبَةُ الْمَدِينَةِ نے ہزاروں صفحات پر مُشتمل کافی کتابیں شائع کر دی ہیں، آپ پڑھنا شروع کریں، اس کیلئے آپ کی زہدگی کافی ہے۔ دینی کُتب کا مطالعہ اپنی عادت بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کی نسلوں کو فائدہ ہو گا۔ جب آپ مطالعہ کے عادی بن جائیں گے تو اس کے بغیر چین نہیں آئے گا۔ جس نے شادی کرنی ہو یا جو کر چکا ہو، وہ نکاح اور طلاق کے احکام ضرور سیکھے، اس کیلئے بہارِ شریعت حصہ 7 اور 8 کا مطالعہ کیجئے۔^③

﴿مُطَالَعَةُ كَرْنَا بَهْت ضُرُورِي هَبْ، دَرَسِ نِظَامِي ذُوق وَشُوق سَبْ كِيَا جَايْ، پھر خارجی مطالعہ بھی جاری رکھا جائے۔﴾ ایک مَوْضُوع سے آتا ہٹ شروع ہو جائے تو دوسرے کا مطالعہ شروع کر دیں مثلاً کتابِ جہنم میں لے جانے والے اعمال کے مطالعے سے طبیعت کچھ سیر ہو تو جنت میں لے جانے والے اعمال کا مطالعہ شروع کر دیں، پھر عیون الحکایات پھر احیاء العلوم شروع کر دیں۔ نیکوں کی حرص ہوگی تو کثیر مطالعہ ہو سکے گا۔^④ دینی کُتب کے مطالعہ سے دینی معلومات ہوتی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔^⑤ ہر طرف گناہوں کا

①..... مدنی مذاکرہ، ۷ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ بمطابق 31 اکتوبر 2014ء

②..... مدنی مذاکرہ، ۲۰ شوال المکرم ۱۴۳۵ھ بمطابق 16 اگست 2014ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۷ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق 8 جنوری 2015ء

④..... مدنی مذاکرہ، ۹ رمضان ۱۴۳۶ھ بمطابق 26 جون 2015ء

⑤..... مدنی مذاکرہ، ۱۲ رمضان ۱۴۳۶ھ بمطابق 30 جون 2015ء

سیلاب آیا ہوا ہے، ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ گناہوں سے نفرت اور ان سے بچنے کیلئے انکے عذابات کے بارے میں علم حاصل کریں، بیانات سنیں اور مطالعہ کریں۔^①

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے

ماخوذ مدنی پھول

❁ اپنے باطن کے علاج کی خاطر اپنے نفس کا تزکیہ کرنے کیلئے امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور مدنی مذاکرے سنیں نیز رسالوں کا بھی مطالعہ کریں۔ ❁ ذمہ داری بڑھنے سے حساسیت بڑھنی چاہئے۔ اس کیلئے میرے آقا حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ کی سیرت مبارکہ کے وہ پہلو جو خلیفہ بنائے جانے کے بعد کے ہیں، ان کا مطالعہ مفید ہے۔ مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ کی مطبوعہ کتاب حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات سے مطالعہ کیجئے۔ ❁ مطالعہ کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہے، اگر کوئی شخص کامیاب ہونا چاہتا ہے تو وہ کامیاب لوگوں کی سیرت کا مطالعہ کرے۔ ❁ کُتُبُ بِنِی فِقْطِ بَیَانِ تَیَّارِ كَرْنِہ كِیْلَہ نَہِیْں بَلْکَہ اِگَر ذَوْقِ مُطَالَعَه كِیْلَہ ہُو تُو بہت فَوَائِد حَاصِل ہُو سَكْتِے ہِیْں۔^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

①..... مدنی مذاکرہ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ بمطابق 13 فروری 2016

②..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق جنوری 2006ء

③..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، شوال المکرم ۱۴۳۴ھ بمطابق اگست 2013ء

④..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۶ھ بمطابق اپریل 2015ء

⑤..... مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق جنوری 2006ء

أَلْحَبْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

﴿۲۳﴾ انفرادی عبادت کے لئے وقت کیسے نکالیں؟

دروپاک کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کمثرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا مجھ پر ڈرو پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ، اللہ پاک کی رضا کا باعث اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔^①
صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

سرورِ کائنات ﷺ کی انفرادی عبادت

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سِيرَتِ مِصْطَفَى كَيْ صَفْحَةِ
نمبر 594 پر لکھتے ہیں: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوجود بے شمار مشاغل کے اتنے
بڑے عبادت گزار تھے کہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدّس زندگیوں میں
اس کی مثال ملنی دشوار ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمام انبیاء و سابقین کے بارے میں صحیح طور سے
یہ بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ ان کا طریقہ عبادت کیا تھا؟ اور ان کے کون کونسے اوقات
عبادتوں کے لئے مخصوص تھے؟ تمام انبیاء و کرام علیہم السلام کی امتوں میں یہ فخر و شرف
صرف حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہی کو حاصل ہے کہ انہوں نے

①..... قول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ، ص ۱۳۳

اپنے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادات کے تمام طریقوں، اوقات و کیفیات غرض اس کے ایک ایک جزئیہ کو محفوظ رکھا ہے۔ گھروں کے اندر راتوں کی تنہائیوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس قدر عبادتیں فرماتے تھے، ان کو ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ نے دیکھ کر یاد رکھا اور ساری اُمت کو بتا دیا اور گھر کے باہر کی عبادتوں کو حضراتِ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ نے نہایت ہی اہتمام کے ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر اپنے ذہنوں میں محفوظ کر لیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قیام و قعود، رُکوع و سُجود اور ان کی کیفیات، اذکار اور دعاؤں کے بَعِیْنِہِ اَلْقَاطِیْہِ تَاک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات اور خضوع و خشوع کی کیفیات کو بھی اپنے یادداشت کے خزانوں میں محفوظ کر لیا۔ اِغْلَانِ نَبُوْت سے قَبْل بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ حرا میں قیام و مُرَاقَبَہ اور ذِکْر و فِکْر کے طور پر اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے تھے، نُزُوْلِ وِجِی کے بعد ہی آپ کو نماز کا طریقہ بتا دیا گیا، پھر شَبِّ مِعْرَاج میں نمازِ پنجگانہ فرض ہوئی۔ لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ پنجگانہ کے علاوہ نمازِ اِشْرَاق، نمازِ چَاشْت، تَحِیَّۃُ الْوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِدِ صَلَوةُ الْاَوَّابِیْنَ وغیرہ سنن و نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

راتوں کے نوافل کے بارے میں مُخْتَلِف روایات ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عِشَا کے بعد کچھ دیر سوتے، پھر کچھ دیر تک اٹھ کر نماز پڑھتے، پھر سو جاتے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتے غرض صُبْح تک یہی حالت رہتی۔ کبھی دو تہائی رات گزر

جانے کے بعد بیدار ہو کر صُحُوحِ صادق تک نماز میں مشغول رہتے، کبھی نصف رات گزر جانے کے بعد بستر شریف سے اُٹھ جاتے اور طویل قیام فرماتے، رات کی نماز میں طویل سورتیں پڑھا کرتے، کبھی رُکُوع و سُجُود طویل ہوتا کبھی قیام طویل ہوتا کبھی 6 رَكَعَت کبھی اس سے کم کبھی زیادہ، اخیر عمر شریف میں کچھ رکعتیں کھڑے ہو کر کچھ بیٹھ کر ادا فرماتے، رمضان شریف خُصُوصًا آخِرِی عَشْرہ میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عِبَادَات بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ ساری رات بیدار رہتے اور ازواجِ مُطہَّرَات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ سے بے تَعَلُّق ہو جاتے تھے۔ رات کی تنہائیوں میں کبھی قیام میں، کبھی بیٹھ کر تو کبھی سر بسجود ہو کر نہایت گریہ زاری کے ساتھ مناجات فرماتے اور کبھی رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ مُبَارَك پاؤں میں ورم آجاتے۔ روزے رکھنے کا یہ عالم تھا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے علاوہ شَعْبَانُ الْمُعْظَمَ اور دیگر مہینوں کے دنوں میں یعنی شَوَّالُ الْمُكْتَرَم کے 6، ہر ماہ آیامِ بَيْض کے 3 دن، پیر شریف، جمعرات اور یومِ عاشورہ کا روزہ رکھنے کا مَعْمُول تھا۔^①

لحہ فکریہ !!!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مَشَاغِل اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عبادت کے مختصر حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم غور کریں کہ وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جنہیں اللہ پاک نے ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ بنایا بلکہ جن کی وجہ سے یہ کائنات پیدا فرمائی، جنکے سر پر

خاتم الانبیا اور امام الانبیا کا تاج سجا کر انہیں اولین و آخرین کی نجات کا ذریعہ بنایا، وہ محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم تو راتوں کی تنہائیوں میں اٹھ اٹھ کر سجدہ ریزیاں فرمائیں، اُمت کی بَخْشِشْ و مَغْفِرَتْ کیلئے بارگاہِ الہی میں گریہ زاری فرمائیں، جلو توں کو ذِکْرُ اللّٰہ سے سجا کر خلوتوں میں اتنا طویل قیام فرمائیں کہ مبارک قدموں پر ورم آجائیں، غارِ ثور و غارِ حرا کی گہرائیاں ہوں یا عرشِ اعظم کی بلندیاں ہر جگہ فکرِ اُمت ہی فرمائیں، نیز دنیا میں جلوہ گری اور وصالِ ظاہری کے وقت بھی یا تَرَبُّتِ هَبِّ لِي اُمَّتِي کی ہی صدائیں لگائیں، لیکن افسوس! ایک ہم ہیں کہ ایسے شفیق و مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی سنتوں کو مکا حُفَّ اپنانا تو دُور کی بات خود کو گناہوں سے بھی نہ بچائیں، دن فضولیات میں گزاریں اور راتوں کو غَفْلَتِ کی چادر تانے سو جائیں، دنیا اچھی بنانے اور شب و روز مال کمانے میں ایسے مصروف ہو جائیں کہ مَقْصِدِ حیات ہی بھول جائیں، یاد رکھئے! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی زندگی کا مَقْصِدِ اپنے خالق کی عبادت اور رِضائےِ الہی کا حُضُولِ ہے، مگر شاید ہم دُھن (یعنی مال کمانے) کی دُھن میں اپنے پاک ربِّ کریم کی عبادت سے ایسے غافل ہوئے کہ خود سے بیگانہ ہو گئے۔ یاد رکھئے! پارہ 28 سُورَةُ الْحَشْرِ کی آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۱۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں

(پ ۲۸، الحشر: ۱۹) یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرْگانِ دینِ رَحْمَتِ اللّٰہِ الْبَرِّینِ کے روزِ مَرَّہ معمولات کا جائزہ لیں

تو یہی نظر آتا ہے کہ ان کے کام کبھی بھی عبادت کی راہ میں حائل نہ ہوتے تھے، یہ کثرت سے شب بیداریاں کرتے، دن کو روزے رکھتے، فرائض و واجبات کی اس قدر پابندی کہ چھوڑنے کا تصور ہی نہ تھا، بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ یہ مستحبات کے ترک کو بھی اپنے لئے سببِ نجات (یعنی برائیوں) میں سے جانتے، نفل عبادات میں کمی بھی جرم تصور کرتے، ہر دم نیکیوں میں مہرُوف رہنے کے باوجود خود کو گناہ گار اور کمترین خیال کرتے۔ اللہ پاک کے ایسے ہی نیک پارسا اور عبادت گزار بندوں کے بارے میں مشہور **وَلِيُّ اللَّهِ عَارِفِ كَهْرِي** حضرت میاں محمد بخش رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

راتیں زاری کر کر روؤں، نیند اکھیں دی ڈھونڈے | نجرے اوگن ہار کہاؤں، ہر تھیں نیویں ہونڈے^①
یعنی وہ ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گریہ و زاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اڑ جاتی ہیں اس کے باوجود صُبح لوگوں کے سامنے خود کو سب سے بڑھ کر گناہ گار تصور کرتے ہیں۔

مگر افسوس! ہماری حالت اس کے برعکس ہے، ہمارے دن تو دنیا کا مال کمانے کی فکروں اور راتیں غفلت بھری نیند سونے میں گزرتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

دن اہو میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے | شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں^①
مختصر وضاحت: اے غافل مسلمان! تیرے دن کھیل کود میں گزرتے ہیں اور راتیں یادِ الہی سے غفلت میں، نہ تجھے خدا کا خوف ہے کہ آخر مر کر اس کی بارگاہ میں جانا ہے اور نہ تجھے اپنے نبی سے شرم و حیا آتی ہے کہ روزِ محشر ان کو بھی منہ دکھانا ہے۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

انسان کی پیدائش کا مقصد اصلی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کبھی بھی رب تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہیں ہونا چاہئے، اللہ پاک نے ہمیں آخری وقت تک عبادت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿۹۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور مرتے دم تک اپنے

(پ ۱۴، الحجر: ۹۹) رب کی عبادت میں رہو

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سید المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری دم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادت کے معاملے میں سستی کرتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے، کیونکہ شیطان نے ایسے واروں کے ذریعے بڑے بڑے مشائخ کو گمراہ کیا ہے۔^①

عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یا خدا یا الہی^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

انفرادی عبادت کے فوائد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عبادت الہی کے ذریعے رب تعالیٰ کی رضا اور معرفت نصیب ہوتی ہے ﴿مَقْصِد حیات میں کامیابی نصیب ہوتی ہے﴾ حُکْم الہی پر عمل کی سعادت ملتی

① صراط الجنان، پ ۱۴، سورۃ الحجر، تحت الآیۃ: ۹۹، ۵/۲۷۴

② وسائل بخشش (مرتم)، ص ۱۰۵

ہے ﷻ اللہ پاک کا قُرب نصیب ہوتا ہے۔ نیز ① روزی کا بڑھنا ② مال و سامان و اولاد ہر چیز میں بَرَکت ہونا ③ بہت سی دُنیاویٰ تکلیفوں اور پریشانیوں کا دُور ہونا ④ بہت سی بلاؤں کا ٹل جانا ⑤ سب کے دلوں میں مَحَبَّت پیدا ہونا ⑥ نورِ ایمان کی وجہ سے چہرے کا بارونق ہونا ⑦ عمر کا بڑھ جانا ⑧ پیداوار میں خیر و بَرَکت ہونا ⑨ بارش ہونا ⑩ ہر جگہ عزت و آبرو ملنا ⑪ فاقے سے بچے رہنا ⑫ دن بدن نعمتوں میں ترقی ہونا ⑬ بہت سی بیماریوں سے شفا پانا ⑭ آئندہ آنے والی نسلوں کو فائدہ پہنچانا ⑮ شادمانی و مَسْرَّت اور اطمینانِ قلب کی زندگی نصیب ہونا وغیرہ جیسے دُنیویٰ فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت ہی کیا جائے گا، البتہ نفل عبادت رات میں کرنا دن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ رات میں کچھ دیر سونے کے بعد اُٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ مَوَافَقَت کا سبب ہے۔ دُوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دلِ جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شور و غل نہیں ہوتا بلکہ سُنُون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دلِ جمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت عبادت کرنے میں کاملِ اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں ریاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ریاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔^①

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمیں عاشقانِ رسول کی مدنی

تحریکِ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کا شرف حاصل ہے کہ جس کے مہکے مہکے مدنی ماحول کی برکت سے ہمیں عبادت کے بے شمار مواقع ملتے ہی رہتے ہیں، جیسا کہ 12 مدنی کاموں کو ہی لے لیجئے کہ ہر ہر مدنی کام کسی نہ کسی عبادت پر مشتمل ہے، مثلاً صدائے مدینہ کو ہی دیکھ لیجئے کہ جہاں سوائے لوگوں کو نماز کیلئے جگانا سنت ہے، وہیں اس مدنی کام کی برکت سے نہ صرف خود بلکہ کئی دیگر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بھی نمازِ فجر پڑھنے کی سعادت ملتی ہے، اسی طرح مدنی درس (یعنی مسجدِ درس اور چوکِ درس) سے علمِ دین سیکھنے سکھانے اور بعدِ فجر مدنی حلقے و مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْعَمَلِ میں شُرُکَّت کی برکت سے قرآنِ کریم سمجھنے اور سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ اَلْغَرَضُ دَعْوَتِ اِسْلَامِی کا ہر ہر مدنی کام کسی نہ کسی عبادت کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے والوں کو مذکورہ فوائد ہی حاصل نہیں ہوتے بلکہ تنظیمی طور پر بھی مزید فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبادت سے چہرے پر نور اور زبان میں تاثیر پیدا ہونے کی برکت سے دیگر اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول کے قریب لانے میں آسانی رہتی ہے۔ نیز عام لوگ چونکہ دعوتِ اسلامی والوں کو نیک و پرہیزگار سمجھتے ہیں لہذا ان کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے سراپا ترغیب بننے کی سعادت بھی ملتی ہے۔ چنانچہ،

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کبھی بھی نجی یا تنظیمی مصروفیات کو عبادت کے اڑے نہیں آنے دینا چاہئے کہ ہمارے بُڑھڑگانِ دین کثیر مشاغل کے باوجود کھڑت سے عبادت کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا امام زین العابدین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہر روز ایک 1000 نوافل پڑھا

کرتے۔ ﴿۱﴾ سیدنا امام اعظم کے شاگرد حضرت سیدنا امام ابو یوسف رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَاضِي الْقَضَاةِ (چیف جسٹس) کی بھاری ذمہ داری کے باوجود روزانہ 200 رَحْمَتِ نَوَافِل ادا کرتے۔

دور کیوں جائیں؟ ہمارے لیے پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شَخْصِيَّةٔ، شَيْخ طَرِيْقَتِ، اَمِيْرِ اَهْلِسُنْتِ، بَانِي دَعْوَتِ اِسْلَامِي حضرت علامہ مولانا محمد اَلِيَّاس عَطَّار قَادِرِي رَضَوِي ضِيَانِي دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی مثال ہی کافی ہے، کہ جنہوں نے کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ سینکڑوں رسائل لکھے۔ ہزاروں بیانات اور مدنی مذاکرے کئے اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ روز گھنٹوں تحریری کام کے ساتھ کَفَرَات سے مُطَالَعَة کرنا بھی آپ کی عَادَتِ مُبَارَكَة میں شامل ہے لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود آپ کا ذوقِ عِبَادَتِ یہ ہے کہ آپ کا دن اکثر روزے کی حَالَتِ میں اور رات شب بیداری میں بسر ہوتی ہے۔ اَوَّابِيْنَ کے نوافل ہوں یا اشراق و چاشت کی نمازیں ہمیشہ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ اَمِيْرِ اَهْلِسُنْتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی ادا پر عَمَل کرتے ہوئے ہمیشہ عِبَادَتِ کے لئے کمر بستہ رہیں، بلکہ جن ذِمَّہ داران کے لئے مُمَكِّن ہو ہر پیر شریف کو سَحْرِي اِجْتِمَاعِ کریں، سَحْرِي اِجْتِمَاعِ کی ترکیب علاقوں حلقوں کے ساتھ ساتھ جَامِعَةُ الْمَدِيْنَةِ کا بھی جدول بنایا جائے، جس کا جدول نمازِ عشاء سے اشراق و چاشت تک ہو۔

رَحْمَتِ کبریا عِبَادَتِ ہے	رَاحَتِ مصطفیٰ عِبَادَتِ ہے
مُحْسِنِ نُوْرِ خُدا عِبَادَتِ ہے	طَلْعَتِ جاں فِزَا عِبَادَتِ ہے
دونوں عالم کا ہے بھلا اس سے	دَوْلَتِ بے بہا عِبَادَتِ ہے



یہ خدا سے تجھے ملائے گی
روشنی معرفت کی گر چاہو
زُوح کو ملتی ہے تو اتانی
اعظمیٰ کر علاج عَضِیَاں کا

قبلہ حق نما عبادت ہے
چشمِ دل کی ضیا عبادت ہے
ہر مرض کی دوا عبادت ہے
معصیت کی شفا عبادت ہے ﴿۱﴾

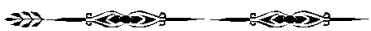
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انفرادی عبادت کیلئے کیسے وقت نکالیں؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی ہزار مصروفیات ہوں لیکن عبادت سے کسی صورت غافل نہیں ہونا چاہئے کہ اَمْبِرُ اَهْلِ السَّنَتِ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ فرماتے ہیں: دُنوی مصروفیت اس طرح نہیں ہونی چاہئے کہ اللہ پاک کی عبادت اور دیگر فرائض میں کوتاہی ہو۔ ﴿۱﴾ نیز دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور دوسروں کو عبادت گزار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر اسلامی بھائی خود عبادت گزار و پرہیز گار ہو، آئیے کچھ مدنی پھول ملاحظہ کیجئے کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم انفرادی عبادت کیلئے وقت نکال سکتے ہیں:

۱ ہر کام جدول کے مطابق

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ڈبل 12 گھنٹوں کا وقت سب کیلئے یکساں ہے، خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، نگران ہو یا ماتحت۔ لہذا یاد رکھئے! زندگی کے انمول لمحات بہت قیمتی ہیں انہیں غیر ضروری کاموں میں صرف کرنے کے بجائے اپنے معمولات کا جدول بنا



۱..... جنتی زیور، ص ۴۴ المتقطاً

۲..... مدنی مذاکرہ، ۶ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ بمطابق 24 جون 2015ء

کر اس طرح تقسیم کاری کرنی چاہئے کہ فضول کاموں کے لئے ہمارے پاس وقت ہی نہ رہے بلکہ جو بھی وقت ملے اسے عبادت میں گزاریں تاکہ ہم اپنے حقیقی مقصد میں کامیاب ہو کر آخرت کے حساب سے بچ سکیں۔ عقلمند وہی ہے جو موت سے پہلے اس کی تیاری کر لے، جیسا کہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: **يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ!** سمجھو ارکون ہے؟ ارشاد فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنے اور اس کی تیاری کرنے والا زیادہ سمجھدار ہے۔^①

② مصروفیات بقدر ضروریات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑے گانہ دین غیر ضروری کاموں سے ہی نہیں بچتے تھے بلکہ ضروری کاموں سے بھی وقت بچا کر عبادت کرنے کا مدنی ذہن رکھتے تھے، جیسا کہ حضرت سیدنا داؤد طائی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے مُتَعَلِّقِ مَنْقُولِ ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے، وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: جتنا وقت لقمہ بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی 50 آیتیں پڑھ لیتا ہوں۔^② چنانچہ یاد رکھئے! مصروفیات بقدر ضرورت ہوگی تو انفرادی عبادت کیلئے وقت بھی نکل ہی آئے گا، کہ غیر ضروری کاموں میں لگے رہنے سے عبادت کیلئے وقت نکالنا مشکل ہو جاتا ہے، نیز غیر مفید کاموں میں مَشْغُولِيَّتِ نُفُصَانِ سے بھی خالی نہیں، جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: بندے کا غیر مفید کاموں میں

①..... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت والاستعداد له، ص ۶۹۰، حدیث: ۴۲۵۹ ملقطاً

②..... تذکرۃ الاولیاء، باب بیست و یکم، ذکر داؤد طائی قدس اللہ روحہ، ص ۲۰۱

مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ پاک نے اس سے اپنی فکرِ رحمت پھیر لی ہے، جس مقصد کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اگر اس کی زندگی کا ایک بھی لمحہ اس مقصد کے علاوہ گزرا تو وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس پر عرصہ حشرت دراز کر دیا جائے اور جس کی عمر 40 سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اس کی بُرائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔^①

③ گناہوں سے بچیں

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: گناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کیلئے موقع ملتا ہے نہ نصیحت سے کوئی فائدہ ہوتا ہے۔^② نیز گناہوں کا ایک نقصان عبادت سے محرومی بھی ہے۔ جیسا کہ مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں میں ہے کہ گناہوں کی آمد ہی عبادت کے چراغ کو بجھا دیتی ہے۔ لہذا گناہوں سے بچتے رہیں گے تو دل نِزَم اور نیکیوں کی طرف مائل رہے گا اور فرائض و واجبات کے ساتھ نفلی عبادت کیلئے وقت نکالنے کا مدنی ذہن بھی بنتا رہے گا۔

عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا | ہیں عصیاں میں بدست ہم یا الہی^③
 صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

①..... مستند فردوس، باب الميم، ۳/۴۹۸، حدیث: ۵۵۴۴

②..... منهاج العابدین، عقبة الغائبة وهي عقبة التوبة، ص ۹۳

③..... وسائل بخشش (مرتم)، ص ۱۰۹

4 مدنی انعامات پر عمل

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کے نفاذ سے نہ صرف فرض عبادت پر استقامت ملتی ہے بلکہ نفل عبادت (مثلاً تہجد، اشراق و چاشت، آذان، صلوٰۃ التوبہ، تلاوت قرآن اور اوراد و وظائف وغیرہ) کی سعادت بھی ملتی ہے۔ لہذا انفرادی عبادت کیلئے وقت نکالنے کا سب سے آسان نسخہ یہی ہے کہ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کا معمول بنانا چاہئے۔ کیونکہ اُمیدِ اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی دامت بركاتہمُ العالیہ فرماتے ہیں: مدنی انعامات جنت میں جانے کا نسخہ ہے، ان پر عمل کرنے والے کا کردار ستھر ہو جائے گا اور وہ نمازی و پرہیزگار بن جائے گا۔^①

نیز انفرادی عبادت کی سعادت پانے کا ایک بہترین ذریعہ بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنا اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے کہ مدنی قافلے میں جدول کے مطابق سفر سے انفرادی عبادت کا بھی موقع ملتا ہے۔

مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

❁ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کو جو اعلیٰ درجات ملے ہیں اس میں نماز (عبادت) کا اہم عَمَل دَخَلَ ہے۔^②

❁ اللہ نصیب کرے ہم خوش دلی کے ساتھ عبادت میں مہرُوف رہیں۔^③

①..... مدنی مذاکرہ، ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق یکم جنوری 2015

②..... مدنی مذاکرہ، ۷ ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 2 اکتوبر 2014ء

③..... مدنی مذاکرہ، ۴ ذوالحجہ الحرام ۱۴۳۵ھ بمطابق 29 ستمبر 2014ء

﴿جَلُوثٌ﴾ (یعنی لوگوں میں) میں عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ خَلُوثٌ (یعنی تہائی) میں بھی عبادت کیا کریں۔ ذمہ داران بیمار ہوں تو عیادت، پریشان ہوں تو خیر خواہی اور کم نظر آئیں تو مخلوقات کی جائیں، اسے اپنی طبیعت کا حصہ بنائیں۔^①

عبادت میں گزرے مری زندگانی | کرم ہو کرم یا خدا یا الہی^②

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

الْحَسْبُ لِلَّهِ! ہم مسلمان ہیں، ہمارا اللہ پاک اور اُسکے تمام رسولوں پر، اسکی کتابوں، فرشتوں اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، مگر یاد رکھئے! ایمان کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کی فکر بھی ضروری ہے کہ گناہوں کی نحوست کے سبب ایمان سلب ہونے (یعنی چھین جانے) کا اندیشہ ہے اور اگر خدا نخواستہ ایمان ہی سلب ہو گیا تو سب کیا کرایا ضائع جائے گا، کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرامی ہے: اِيْمَانُ الْاَعْمَالِ بِالْحَوَاتِمِ یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالحواتم، ص ۱۶۷، حدیث: ۶۶۰۷) اگر خدا نخواستہ ایمان پر خاتمہ نہ ہو تو اعمال فائدہ نہ دیں گے۔ مدنی مرگز کے عطا کردہ مدنی جدول کے مطابق زندگی میں یکنگشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ میں کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

① مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۷ھ بمطابق اپریل 2016ء

② وسائل بخشش (مترجم)، ص ۱۰۵

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿24﴾ گھر میں مدنی ماحول کس طرح بنایا جائے؟

دروپاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دو سو بار دروپاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔^①

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

أميرِ اهلِ سنت کا اندازِ تربیت

دَعْوَتِ اِسْلَامِي کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ أميرِ اهلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ اَنْعَالِيَه مدنی کاموں میں مَصْرُوفِيَّت کی بنا پر رات گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لاہری) میں پہنچے تو وہاں (آپ کے بڑے شہزادے) حاجی عبید رضا عطاری سوئے ہوئے تھے، جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ أميرِ اهلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمْ اَنْعَالِيَه نے فرمایا: انہیں تَهَجُّد پڑھوانی چاہئے اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن وہ نیند کے غلبے کی وجہ سے پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ أميرِ اهلِ سنت انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو گود میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور چاند دکھا کر پوچھا: یہ کیا ہے؟ مدنی منے نے جواب دیا: چاند۔ پھر پوچھا: یہ کیا کر رہا ہے؟ مدنی منے نے جواب دیا: گنبدِ خضریٰ کو چوم

① جمع الجوامع، قسم الاقوال، تمعہ حرف المیعہ، ۴/۱۹۹، حدیث: ۲۳۳۵۳

رہا ہے۔ اس گفتگو کے دوران مدنی منا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپ نے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔^①

اپنی اور اہل خانہ کی اصلاح

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اولاد کی مدنی تربیت اور گھر میں مدنی ماحول بنانے کے حوالے سے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کی سیرت سے یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ جو مبلغ اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہتا ہے اللہ پاک اس کی زبان میں تاثیر پیدا فرمادیتا ہے، جب کوئی بات اس کے منہ سے نکلتی ہے تو تاثیر کا تیر بن کر لوگوں کے دلوں میں پیوست ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جہاں ایک کامیاب مبلغ کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مصروف رہتا ہے، وہیں اپنے گھر والوں کی اصلاح کرنا اور انہیں مدنی ماحول سے آراستہ کرنا بھی اس کی اولین ذمہ داری ہے اور اللہ پاک کا حکم بھی یہی ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ
نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (پ ۲۸، التحريم: ۶)

اس آیت کریمہ کے تحت خزائن العرفان میں ہے: (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ) اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری

①..... تذکرہ جانشین امیر السنت (قسط اول) مع 7 مدنی بہاریں، ص ۵

اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے اور انہیں علم و ادب سکھا کر۔^① اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بیان کردہ آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: خود بھی بھلائی کی باتیں سیکھو اور اپنے اہل خانہ کو بھی نیکی کی باتیں اور ادب سکھاؤ۔^②

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہو اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ گھر والوں کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے اور اس کا آسان طریقہ گھر میں مدنی ماحول بنانا ہے۔ چنانچہ گھر میں مدنی ماحول کس طرح بنایا جائے؟ آئیے! ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں:

① گھر والوں کیلئے وقت نکالنے

گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ضروری ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھی وقت دیں جیسا کہ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے حالات و واقعات پر مشتمل حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرمہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا کہ آقائے دو جہاں، مکین لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جو وقت اپنے دولت خانہ میں گزرتا تھا آپ اس میں کیا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو اس میں قیام کے وقت کے تین حصے کر لیتے: ایک حصہ اللہ پاک (کی عبادت) کیلئے، دوسرا اپنے

①..... احترام مسلم، ص ۷ ملقطاً، خزائن العرفان، پ ۲۸، التحريم، تحت الآية: ۶، ص ۱۰۳۷

②..... جمع الجوامع، مسند علی بن ابی طالب، ۱۳/۲۲۲، حدیث: ۶۷۷۶

اہل (یعنی گھر والوں) کیلئے اور تیسرا اپنی ذات اقدس کیلئے۔^① چنانچہ جو ذمہ داران اپنی تنظیمی و کاروباری مصروفیات کی وجہ سے اپنے گھر والوں کو مناسب وقت نہیں دے پاتے ان کے گھر میں مدنی ماحول کا بننا کافی مشکل ہے، لہذا ایسے تمام افراد پر لازم ہے کہ اپنا جدول ایسا بنائیں کہ گھر والوں کے لئے وقت نکال کر انہیں بھی نیکی کی دعوت دیں، گھر میں مدنی درس کا اہتمام کریں اور گھر کے افراد کو ہفتہ وار اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذہن دیں تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** بہت جلد گھر میں مدنی ماحول بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

﴿۲﴾ گھر میں اخلاق دُرُست رکھئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! گھروں میں مدنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ گھر سے باہر عام لوگوں کے ساتھ تو ہم انتہائی عاجزی اور خندہ پیشانی سے ملتے ہیں مگر گھر میں بد اخلاقی اور شیر کی طرح دھاڑتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! ایسا رویہ رکھنے سے گھر میں وقار قائم نہیں ہوتا اور اہل خانہ اکثر اصلاح سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہذا اگر ہمارا اخلاق گھر والوں کے ساتھ اچھا رہے گا تو نہ صرف گھر میں مدنی ماحول قائم ہو گا بلکہ گھر والے ہم سے محبت ہی نہیں کریں گے بلکہ ہماری نیکی کی دعوت کو بھی قبول کریں گے۔ چنانچہ مفتی و دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مفتی محمد فاروق عطارى المدنی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے آپ کے گھر والوں کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر والے ان سے دم کرواتے،

① یہ روایت مکمل تفصیلات کے ساتھ پڑھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَكْتَبَةُ الْعَدِيَّةِ کے مطبوعہ 64 صفحات پر مشتمل رسالے **آقا کا جدول** کا مطالعہ فرمائیے۔

ان کا بچا ہوا پانی سنبھال کر رکھتے اور بطور تَبَرُّک استعمال کیا کرتے۔ ان کی پلیٹ سے کھانے کیلئے آپس میں ضد کرتے تھے۔ ان کی جھوٹی چائے کو واپس تیلے میں ڈال کر سب کو پیش کرتے تھے۔ یہ ان کے مدنی کردار کی مضبوط دلیل ہے گویا کہ شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کے عطا کردہ گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھولوں پر ان کا مضبوطی سے عمل تھا۔^①

مرے اخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں

بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنَّتِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ^②

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

③ درسِ فيضانِ سنت کی ترکیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بزرگ کا فرمان ہے: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اولاد اور اپنے اہل خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچھی باتیں سکھائیں اور اُس اَدَب و ہُنر کی تعلیم دیں جس کے بغیر چارہ نہیں۔^③ چنانچہ گھر میں مدنی ماحول بنانے اور گھر والوں کو دین کی باتیں سکھانے اور انہیں سنتوں کا پابند بنانے کیلئے گھر میں شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيْرِ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی مایہ ناز کتابِ فيضانِ سُنَّتِ سے گھر و درس دینا بھی کافی مُفِيْد ہے، جیسا کہ گھر درس کی اہمیت

① مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۴۵

② وسائلِ بخشش (مرثم)، ص ۳۳۲

③ تفسیر قرطبی، پ ۲۸، التحریم، تحت الآیة: ۶، المجلد التاسع، ۱۸/۱۷۲

اُجاگر کرتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنت میں ارشاد فرماتے ہیں: گھر درس میں اہل خانہ کے ایمان کے تحفظ اور اصلاحِ اعمال کے اسباب موجود ہیں۔ اسی طرح اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی اخلاقی تربیت کیلئے فکرِ مدینہ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کی بھی ترکیب ہے اور اس رسالے میں دَرَج شدہ 12 ویں مدنی انعام کے مطابق ہر ایک کو روزانہ فیضانِ سنت سے دُورس دینے یا سننے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ ان دُورسوں میں ایک گھر درس بھی ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گھر درس جاری کرنے کی مدنی التجا ہے۔^① لہذا گھر میں درسِ فیضانِ سنت پابندی سے جاری رکھنا بھی گھر والوں کو مدنی ماحول سے منسلک کرنے اور انہیں نیک بنانے کا ذریعہ ہے۔

④ مدنی قافلوں میں سفر کیجئے

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے تحت راہِ خدا کے مدنی قافلوں میں سنتوں بھر سفر کرنے کی برکت سے بھی گھر میں مدنی ماحول بنایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکی کی دعوت صفحہ 195 پر فرماتے ہیں: پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دُعا کیجئے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بھی گھروں میں مدنی ماحول بننے کی مدنی بہاریں سننے کو ملتی ہیں۔^②

①..... فیضانِ سنت، آدابِ طعام، ص 193، تبخیر

②..... نیکی کی دعوت، ص 195

۵ مدنی چینل دکھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گھروں میں مدنی ماحول بنانے کیلئے گھر والوں کو مدنی چینل دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔ مدنی انعام نمبر 47 پر عمل کرتے ہوئے خود بھی اور گھر والوں کو بھی کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ مدنی چینل کی نشریات دکھائیے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے ہفتہ وار مدنی مذاکروں اور علم دین سے مالا مال سلسلے دیکھنے سے بھی علم دین کا بیش بہا خزانہ حاصل ہونے کے ساتھ گھر والوں کا سنتوں پر عمل کا بھی ذہن بنے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس پُرفتن دور میں مدنی چینل کی برکت سے کئی گھروں میں مدنی ماحول قائم ہوا۔ ہزاروں گھروں میں بے شمار لوگ 100 فیصد شریعت کے مطابق چلنے والے مدنی چینل کے فیضان سے مالا مال ہو رہے ہیں اور اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہوتے رہیں گے۔

<p>مدنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہونہ پیار اور شیطان لعین رنجور ہے مغموم ہے آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سدا دین کی باتیں ابھی سے ان کو بھی سکھائیے^①</p>	<p>مدنی چینل سنتوں کی لائے گا گھر گھر بہار مدنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شفا مدنی چینل مدنی مٹوں کو بھی ہاں دکھائیے</p>
--	---

۶ گھر میں مدنی ماحول بنانے والے مدنی پھولوں کا نفاذ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہر اسلامی

①..... وسائل بخشش (نمبر تم)، ص ۶۳۲

بھائی کیلئے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے ذریعہ ذیل 19 مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گھروں میں مدنی ماحول بنے گا۔

یَا رَبِّ کریم! ہمیں منتقی بنا کے انیس حروف کی نسبت

سے گھر میں ”مدنی ماحول“ بنانے کے 19 مدنی پھول

- ① گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔ ② والدہ یا والد صاحب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیئے۔ ③ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ ④ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔ ⑤ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً گر ڈالئے۔ ⑥ سنجیدگی اپنائیئے۔ گھر میں ٹوٹکار، اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے، بات بات پر غصے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بخشش کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رویہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے معافی تلافی کر لیجئے۔ ⑦ گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔ ⑧ ماں بلکہ بچوں کی امی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ⑨ اپنے محلے کی مسجد میں عشا کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیئے کاش! تہجد میں آنکھ اُٹھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو باسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ

ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دے
ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی
ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(اللَّهُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا
ذُرِّيَّتًا قَرَّةً أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ
إِمَامًا ﴿۳۴﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۷۴)

(”اللَّهُمَّ“ آیت قرآنی کا حصہ نہیں)

16 نافرمان بچہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ
آیات مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اُس کی آنکھ نہ کھلے:

ترجمہ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن
ہے لوح محفوظ میں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَلْ هُوَ
قُرْآنٌ مَجِيدٌ ﴿۳۵﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۳۶﴾

(پ ۳۰، الدوج: ۲۲، ۲۱)

(اول، آخر، ایک مرتبہ دُرود شریف) یاد رہے! بڑا نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ
پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتاجلنا مُشکل
ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے
خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

17 نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لئے تا حُصُولِ مُرَادِ نَمَازِ فَجْرِ کے بعد آسمان کی
طرف رُخ کر کے **يَا هَمِيدُ** 21 بار پڑھئے۔ (اول و آخر، ایک بار دُرود شریف)۔ 18 مدنی
إِنْعَامَاتِ کے مطابق عمل کی عادت بنائیے اور گھر کے جن افراد کے اندر نرم گوشہ پائیں اُن
میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اولاد میں نَزَمِي اور حِكْمَتِ عملی کے ساتھ مدنی إِنْعَامَاتِ کا نفاذ

کیجئے، اللہ پاک کی رحمت سے گھر میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ 19 پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بھی گھروں میں مدنی ماحول بننے کی مدنی بہاریں سننے کو ملتی ہیں۔^①

مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول

❁ گھر درس کیسے شروع کریں؟ گھر میں جو نرم گوشہ رکھتا ہو اس پر انفرادی کوشش کریں پھر آہستہ آہستہ بقیہ کو بھی ترکیب میں لیں۔^②

❁ گھر میں مدنی ماحول نہ بننے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم خود مکمل طور پر مدنی ماحول میں نہیں ہوتے، ہمارے اخلاقیات سے گھر والے مُطَمِّن نہیں ہوتے۔^③

❁ آپ اگر گھر میں مدنی ماحول بنانا چاہتے ہیں تو اپنا کردار بہتر بنانا ہوگا، سنجیدہ، کم گو، اطاعت گزار، نماز و جماعت کی محافظت (حفاظت) کرنے والا بننا ہوگا۔^④

❁ اگر آپ اپنے گھر میں مدنی ماحول بنانا چاہتے ہیں، تو اپنے اخلاق و زُشت کر لیجئے اور گھر میں مدنی ماحول بنانے والے مدنی پھولوں پر عمل کیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کامیابی ہوگی۔^⑤

① نیکی کی دعوت، ص 195

② مدنی مذاکرہ، 17 رمضان 1436ھ بمطابق 5 جولائی 2015ء

③ مدنی مذاکرہ، 29 رمضان 1436ھ بمطابق 17 جولائی 2015ء

④ مدنی مذاکرہ، 29 رمضان 1436ھ بمطابق 17 جولائی 2015ء

⑤ مدنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1437ھ بمطابق 23 اکتوبر 2015ء

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے

ماخوذ مدنی پھول

اپنے جَدْوَل میں گھر والوں کیلئے بھی وقت رکھیں، گھر کے کام کاج خود کرنے کا

معمول بنائیں گھر والوں کی اصلاح پر بھی توجُّہ دیں۔ گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے

19 مدنی پھول (از امیر اہلسنت مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالَمِ) پر عمل کریں۔^①

ہر ذمہ دار اسلامی بھائی کے گھر میں دَرس (شرعی پردے کی احتیاط کے ساتھ) ہونا چاہئے

اور وہ کوشش کرے کہ گھر کے تمام افراد روزانہ فِکْرِ مَدینہ کے ذریعے مدنی انعامات

کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔^②

تمام ذمہ داران، مدنی مشوروں میں اسلامی بھائیوں سے گھر دَرس اور گھر کے دیگر

افراد کے روزانہ فِکْرِ مَدینہ کرنے والے مدنی انعام پر عمل کے لئے کوشش پوچھتے

رہیں۔^③

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

① مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ بمطابق جون 2006ء

② مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی 2014ء

③ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب ۱۴۳۵ھ بمطابق مئی 2014ء

أَلْحَبْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

﴿۲۵﴾ وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

دُرُودِ پَاک کی فضیلت

حضرت سیدنا ابی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جب بارگاہِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں عَرْض کی کہ میں (سارے وُزُو، وَطْفِے، دَعَائِیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُودِ خَوَانِی میں صرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری فکروں کو دُور کرنے کیلئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ مُعَاَف کر دیئے جائیں گے۔^①

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بُزُرْ گَانِ دِينِ اور وقت کی پابندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وقت کی پابندی اور اس کا صحیح استعمال کامیابی کی علامت ہے۔ کیونکہ زندگی کا جو لمحہ گزر چکا وہ کبھی لوٹ کر نہ آئے گا۔ آنے والا وقت کس کا کیسا ہو گا کسی کو کچھ خبر نہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: روزانہ صُحْحِ جب سُوْرَجِ طُلُوع ہوتا ہے تو اُس وقت ”وِن“ یہ اِغْلَان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کر لو آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔^① ہمارے بُزُرْ گَانِ دِينِ وقت

①.....ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، ۲۱-باب ص ۵۸۳، حدیث: ۲۴۵۷

②.....شعب الایمان، باب فی الصیام، ما جاء فی لیلة النصف من الشعبان، ۳/۳۸۶، حدیث ۳۸۳۰

کی اہمیت سے خوب واقف تھے یہی وجہ ہے کہ وقت ضائع کرنا انکی لغت (ڈکشنری) میں نہ تھا۔ یہ نفوسِ قدسیہ کیسے اپنے وقت کا صحیح استعمال کرتے تھے، اسکی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے:

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وقت کے انتہائی قدر دان اور اپنے معمولات و مشاغل کے سلسلے میں حیرت انگیز حد تک وقت کے پابند تھے، انہوں نے روز و شب کے اوقات کو بڑے سلیقے سے تقسیم کر رکھا تھا، جو انہوں نے روز و شب کے لئے مقرر کر دیا، ہمیشہ اُس کام کو اُسی وقت پر کیا۔ مثلاً عصر کی نماز پڑھ کر آپ سیر فرمایا کرتے تھے اور واپسی پر اپنی مسجد میں اکثر اس وقت تشریف لاتے کہ ادھر آپ دروازے میں داخل ہوئے اور ادھر مؤذن نے اذان شروع کی۔^①

امیر اہلسنت اور وقت کی پابندی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو حضرات وقت کی قدر کرتے ہیں دنیا انہیں ہی یاد رکھتی ہے۔ چنانچہ ہم کس قدر خوش بخت ہیں کہ ہمارے لیے وقت کی اہمیت و پابندی کے حوالے سے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد ایلیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بركاتہم العالیہ ایک بہترین مثال ہیں۔ مثلاً آپ کو جو انتہائی کم وقت میں بہت بڑی کامیابیاں نصیب ہوئیں کہ پوری دنیا میں آپ کی دینی خدمات کا شہرہ پھیل گیا، اس کی وجوہات میں ایک نمایاں وجہ وقت کی قدر بھی ہے۔ آپ نے اپنے شب و روز کو ایک مدنی مقصد کے حصول کیلئے بہترین انداز میں تقسیم کیا۔ نماز، اذکار، اوراد و وظائف، بیانات، مظاہر،

①..... حالات زندگی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، ص ۱۷۹ منقولاً

روزوں کا تسلسل، اشراق و چاشت و اذانین کے نوافل، مدنی مشورے، مدنی مذاکرے، سحری، افطار، مریدین و مجاہدین و متعلقین اور علماء و صلحا سے وقتاً فوقتاً ملاقات، تحقیقی و دقیق مسائل میں مفتیانِ کرام سے مشاورت، مکتوبات کے جوابات، مریضوں کی عیادت، مرحومین کی تعزیت، ملک و بیرون ملک سے آنے والوں کی مدنی تربیت، موقع کی مناسبت سے ملاقات و خصوصی مدنی مذاکرے میں ان کے سوالات کے جوابات، تحریری کام، بروقت سونا، جاگنا، ذمہ داران کی اصلاح کیلئے مختلف تحریرات، دل جوئی، حوصلہ افزائی، مستقبل کے اہداف کا تفکر اور روزمرہ زندگی کے بے شمار معمولات کو مختلف اوقات میں تقسیم کر کے اس پر استقامت سے عمل پیرا ہونا آپ کی خصوصیت ہے۔ آپ کی دینی و تنظیمی کامیابیوں اور کامیابیوں کی بہترین مثال دُنیا بھر میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام اور 105 شعبہ جات کے قیام کے ساتھ بارگاہِ رسالت صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں قبولیت کا درجہ پانے والی شہرہ آفاق عظیم و ضخیم تصنیف **فیضانِ سنت**، اسکے علاوہ نماز کے احکام، پردے کے بارے میں سوال جواب، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، نیکی کی دعوت، غیبت کی تباہ کاریاں وغیرہ جیسی مایہ ناز تصانیف اور مختلف فقہی، فہر و آخرت، طب اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر بیانات، مدنی مذاکروں، ہزارہا صفحات پر مشتمل تحریری مواد، دنیا کے واحد سو فیصد اسلامک چینل **مدنی چینل** کے ذریعے دُنیا بھر میں اسلام کی تعلیمات عام کرنا، نیز آئندہ دنوں و بیرون ملک سینکڑوں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ میں سفر کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنا اور لاکھوں لوگوں کو بے عملی کی دلدل سے نکال کر پیارے آقا صَلَّی

اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي سُنْتُوں كِي رَاهِ پَر گامزن كرنا بهي هے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِه
 تُو فَيضَانِ رِضَا اِلْيَاس قَادِرِي | تُو ضِيَاءِ كِي ضِيَاءِ اِلْيَاس قَادِرِي
 صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آئیے! اس بات کا مختصر جائزہ لیتے ہیں کہ ہمارے لئے
 وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

1 مدنی کاموں کی مضبوطی کیلئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي مَرْكَزِي مَجْلِسِ
 شُورِي كِي طَرَف سے عطا كر ده 12 مدنی كاموں ميں سے هر ايك كِي ادايِش كِي اَوْقَات مُقَرَّر
 هِيں، اكر ان مدنی كاموں كو طے شدہ دن اور وقت پر كريں گے تو يقيناً يه مَضْبُوط هوں گے۔
 كيونكه اكر مدنی مَرْكَز كِي طَرَف سے جس مدنی كام كيلئے جو وقت اور دورانِ يه مُقَرَّر هے، اس پر
 عَمَل نہ كيا گيا يعنى نمازِ فَجْر سے پہلے صَدائے مَدِينه نہ لگائي گئي يابعدِ فَجْر مدنی حلقے كا اِهْتِمَام
 كرنے كے بجائے كسي اور نماز كا وقت مُقَرَّر كر ليا گيا وغيره وغيره۔ اس طَرَح يه مدنی كام مَضْبُوط
 نہ هوں گے بلكه دن بدن كمزور هو كر بالآخِر ختم هو جائيس گے۔ لِهٰذا ياد ركھئے! موتي جب تَك
 كسي دهاگے ميں پروئے هوتے هِيں بار كِي شَكَل ميں وَقُوعَت ركھتے هِيں اور جب بَكھر جائيس تو
 انھيس كوئي پوچھنے والا نہيں هوتا۔ نيز كسي تحريك يابتنظيم كے زوال كِي ايك بڑي علامت يه
 بهي هوتي هے كه اس سے وابستہ لوگ تحريك كے بنيادي اصولوں كِي پابندي نہ كريں۔

2 جدول پر عمل کرنے کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے روزمرہ اور تنظیمی و کاروباری کاموں کو سر انجام دینے کے لئے جَدْوَل (Schedule) بنائیں، وہیں ہم پر یہ بھی لازم ہے کہ اپنے بنائے گئے جَدْوَل پر عمل کرنے کیلئے وقت کی پابندی کا خیال رکھیں اور کبھی بھی آج کا کام کل پر ڈالنے کے مُتَعَلِّق نہ سوچیں، کہ اس سے وقت ہی ضائع نہیں ہوتا بلکہ کام میں یکسوئی بھی حاصل نہیں ہوتی اور ایک کام کرتے وقت ذہن دوسرے کام میں لگا رہتا ہے، جیسا کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے عَرَض کی: یا امیر المؤمنین! یہ کام آپ کل پر مُؤَخَّر کر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا۔^①

3 اہداف کی تکمیل کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہداف کی تکمیل میں سستی سے کام لیتے ہوئے وقت کی پابندی نہ کرنا بھی ایک بہت بڑی رُکاوٹ ہے۔ لہذا جو ہدف ملے اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے وقت کی پابندی ضروری ہے اور ہر کام کو بروقت کرنے کی عادت ہونی چاہئے، کل کر لوں گا والا مزاج اپنانے سے بچنا چاہئے۔

①..... انمول ہیرے، ص ۷۱

4 انفرادی شخصیت کے نکھار کیلئے

وقت کی پابندی سے شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم ہر کام کی انجام دہی میں وقت کی پابندی کا خیال رکھیں گے مثلاً اپنا پیشگی و کارکردگی جدول، اپنی کارکردگی ذمہ داران کو وقت پر پہنچائیں گے، سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے اور مدنی مشوروں وغیرہ میں بروقت شرکت کریں گے، عزیز رشتے داروں کے ہاں غمی و خوشی کے موقع پر بروقت موجود ہوں گے تو دوسروں کی نظروں میں باوقار ہی نہیں ٹھہریں گے بلکہ بعض افراد کو بدگمانی کے گناہ میں مبتلا ہونے سے بچانے کی سعادت بھی پائیں گے اور یوں ہماری شخصیت دوسروں بالخصوص اپنے ماتحتوں وغیرہ کے لئے قابل نمونہ و قابل تقلید بھی ہوگی۔ لہذا یاد رکھئے! وقت کی پابندی سے ادارے ہی ترقی نہیں کرتے بلکہ اسکی بزرگت سے ایک مفلس و جاہل شخص اپنی مفلسی اور جہالت سے نجات پاسکتا ہے۔

یا خدا قدر وقت کی دیدے | کوئی لمحہ نہ فالتو گزرے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وقت ضائع کرنے کے اسباب اور ان سے بچاؤ کے علاج

یاد رکھئے! وقت انسان کا قیمتی سرمایہ ہے مگر عجیب بات ہے جتنی بے دردی و بے فکری اور غفلت کے ساتھ انسان وقت ضائع کرتا ہے، اپنی ملکیت کی کسی اور چیز کو اتنی بے دردی اور غفلت کے ساتھ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ چنانچہ ہمیں اپنے وقت کی قدر پہچانی ضروری ہے، فالتو وقت گزرنا کتنے بڑے نقصان کی بات ہے، وہ اس حدیث مبارک

سے سمجھئے۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: اہلِ جنت کو کسی چیز کا بھی افسوس نہ ہو گا سوائے اُس ساعت (یعنی گھڑی) کے جو (دنیا میں) اللہ پاک کے ذکر کے بغیر گزری۔^①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟ یہ تو ہم نے جان لیا، آئیے! اب وقت کو ضائع کرنے والے اسباب اور ان سے بچاؤ کے چند علاج جانتے ہیں:

① مناسب ترتیب و ترکیب کا نہ ہونا

جب بہت سے کام کرنے ہوں تو ذہن ایک کام کرتے ہوئے دوسرے کاموں میں بھی اٹکار ہتا ہے اور کوئی بھی کام دل جمعی سے نہیں ہو پاتا، نیز کبھی ایک ہی کام پر بہت زیادہ وقت لگ جانے سے باقی کام رہ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض مُحَقِّقِیْنَ (تحقیق کرنے والوں) کے مطابق ایک وقت میں ایک سے زائد کام کرنا تقریباً 40 فیصد تک کارکردگی میں کمی کر سکتا ہے۔ شاید اس کی وجہ ایک کام چھوڑ کر دوسرا کام کرنا پریشانی کو حل کرنے کے بجائے بڑھا دیتا ہے، جو کارکردگی کو کمزور کر دیتا ہے۔

علاج: ہر کام کو اس کے مناسب وقت میں کرنے کے لئے نظامِ الاوقات (Time Table) ترتیب دیا جائے۔ چنانچہ شَيْخِ طَرِيقَتِ، اَمِيْرُ اَهْلِ سُنَّتِ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهٗ اپنے رسالے انمول ہیرے میں فرماتے ہیں: ہو سکے تو اپنا یومیہ نظامِ الاوقات ترتیب دے لینا چاہئے۔ اولاً عشا کی نماز پڑھ کر حَتَّى الْاَمْتِكَانَ دو گھنٹے کے اندر اندر جلد سو جائیے۔ رات کو فُضُولِ چوپال

لگانا، ہوللوں کی رونق بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو) بہت بڑا نقصان ہے۔ مزید فرماتے ہیں: نظام الاوقات مُتَعَيِّن کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو پیش نظر رکھنا مناسب ہے۔ مثلاً جو اسلامی بھائی رات کو جلدی سو جاتے ہیں، صُبح کے وقت وہ تروتازہ ہوتے ہیں۔ لہذا علمی مشاغل کے لئے صُبح کا وقت بہت مناسب ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی یہ دُعا امام ترمذی نے نقل کی ہے:

اے اللہ پاک! میری اُمت کیلئے صُبح کے اوقات میں بَرَکَت عطا فرما۔ ﴿۱﴾ مشہور مُقَسِّم، حکیم الأُمت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَانِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی (اے اللہ پاک) میری اُمت کے تمام اُن دینی و دُنیوی کاموں میں بَرَکَت دے جو وہ صُبح سویرے کیا کریں، جیسے سَفَرِ طَلَبِ عِلْم، تجارت وغیرہ۔ ﴿۲﴾ کوشش کیجئے کہ صُبح اٹھنے کے بعد سے لے کر رات ہونے تک سارے کاموں کے اوقات مُقَرَّر ہوں مَثَلًا اتنے بجے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیر اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق چاشت، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغل، اچھی صُحبت، (اگر یہ مُبَسَّر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات وغیرہ کے اوقات مُتَعَيِّن کر لئے جائیں۔ جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہو سکتا ہے شروع میں کچھ دُشواری ہو۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اسکی برکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ ﴿۳﴾

۱..... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارة، ص ۳۱۶، حدیث: ۱۲۱۲

۲..... مرآة المناجیح، سفر کے آداب (طریقہ)، دوسری فصل، ۵/ ۳۹۱

۳..... بیانات عطار یہ (حصہ سوم)، انمول ہیرے، ص ۲۲۳ تا ۲۲۹

نوٹ: ہر کام کو اس کے وقت پر کرنے کی عادت بنانے کے لئے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شب و روز کا جدول اور دیگر اکابرین کے جدول کی تفصیلات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینۃ کے مطبوعہ رسالے آقا کا جدول کا مطالعہ فرمائیں۔

﴿۲﴾ ترجیحات کا تعین نہ ہونا ﴿۱﴾

اگر اپنے معمولات میں یہ لحاظ نہ رکھا جائے کہ کون سا کام زیادہ اہم ہے اور کون سا کم، کس کام کو پہلے کرنا چاہئے کس کو بعد میں، کس کام کو کتنا وقت دینا ہے؟ تو بھی وقت ضائع ہونے کے امکانات رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض ذمہ داران متّصل علاقوں کا جدول بنانے کے بجائے، اس طرح جدول بناتے ہیں کہ ایک شہر کے بعد دوسرے شہر کا سفر بہت زیادہ ہوتا ہے، حالانکہ ان دونوں شہروں کے بیچ میں بھی کسی قریبی شہر کا جدول بن سکتا ہے، اس طرح جدول بنانے سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور آخر اچات بھی زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض اسلامی بھائیوں کو جب کسی کام کا عرض کیا جاتا ہے تو وہ اس طرح فرماتے ہیں: اس کو بعد میں دیکھ لیتے ہیں، کسی کا میج موصول ہو تو اسی وقت رپلائی نہ دیا کہ بعد میں دے دوں گا۔ اسی طرح آج کا کام کل پر ڈالنے کی سوچ بھی وقت ضائع ہونے کا ایک سبب ہے، جس کی وجہ سے بہت سے کام وقت پر نہیں ہو پاتے۔

علاج: ① روزِ مرہ کے کاموں میں ہمیں خود فیصلہ کرنا چاہئے کہ کن کاموں کو کن پر ترجیح دینی چاہئے اور نئے ملنے والے کاموں کے بارے میں اپنے نگران سے مشاورت کرنی چاہئے، جو کام وہ پہلے کرنے کا فرمائیں، اسی کو ترجیح دی جائے۔ ﴿۲﴾ مدنی عمر گز کی طرف سے دیئے گئے

استفادہ ہوتا ہے۔ نئے تجربات میں وقت صرف کرنے کے بجائے تجربہ کاروں سے مشاورت میں وقت بچا کر کم وقت میں زیادہ مدنی کام کیا جاسکتا ہے۔ کامیاب ترین انسان وہ ہے جو لوگوں کی صلاحیتوں سے باخبر ہو۔ پھر ان کی صلاحیت کے مطابق ان میں کام تقسیم کرے اس کے مطابق انہیں ترقی دینے اور حوصلہ افزائی کرنے کا جذبہ بھی رکھے۔

③ مُشَاوَرَت سے حوصلہ افزائی ہوتی، مدنی کام کرنے کا شوق پیدا ہوتا اور جذبات بڑھتے ہیں۔ مُشَاوَرَت نہ کرنے کی صورت میں نئے تجربات میں بے جا وقت اور مال خرچ ہوتا ہے۔ جبکہ مُشَاوَرَت سے کم وقت میں اچھے اور مثبت نتائج حاصل ہو سکتے ہیں، نیز مُشَاوَرَت کرنے سے اللہ پاک کے حکم کی تعمیل بھی ہوتی ہے، جیسا کہ اِرشَادِ رَبَّانِی ہے: **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ** (پ ۴، ال عمران، ۱۵۹) ترجمہ کنز الایمان: اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔ پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے اور اس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ پاک اسے دُرُزْت کام کی ہدایت دے دیتا ہے۔^①

④ فضولیات میں مصروف رہنا

فُضُول کاموں (مثلاً موبائل گیمز، انٹرنیٹ چیٹنگ، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال، غیر متعلقہ ویس ایپ گروپس میں شامل ہونا) یا بے فائدہ بحث و گپ شپ کی عادت بھی وقت ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے۔ متعلقہ نگرانِ مُشَاوَرَت کی اجازت کے بغیر اپنے طور پر بیانات و مدنی مشورے کئے جانے سے بھی وقت صرف ہوتا ہے مگر خاطر خواہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

①..... در منثور، پ ۴، ال عمران، تحت الآية: ۱۵۹، ۳۵۹/۲، مفہومًا

علاج: ① جس کام سے ہمارا تعلق نہیں اس سے دُور رہیں اور ہمیشہ غیر ضروری باتوں، کاموں اور چیزوں کو نظر انداز کرنے کی عادت پیدا کریں، یہ یقیناً ہمارا بہت ساقیبتی وقت بچانے میں معاون ثابت ہو گا۔ ② جو مدنی کام کسی شرعی یا تنظیمی پالیسی کی وجہ سے نہ ہو رہا ہو تو اسی کام میں وقت صرف کرنے کے بجائے متعلقہ نگران کی مشاورت سے اس کے مُتبادِل کوئی کام کر لیجئے۔

وقت ضائع کرنے والے کاموں سے بچئے

وقت کا پابند بننے کیلئے ضروری ہے کہ ان کاموں سے بچا جائے جو وقت ضائع کرنے کا سبب بنیں۔ مثلاً ﴿﴾ بے جا ٹیلیفون (موبائل) اور سوشل میڈیا کا استعمال شَبیحِ طَرِیْقَت، اَمَبَدِر اَهْلِسُنَّت دَامَتْ بِرِکَاثُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: سوشل میڈیا کا صرف دینی استعمال کیجئے ورنہ اس سے کنارہ کش ہو جائیے کہ اس کے دنیوی استعمال سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے اور گناہوں میں پڑنے کا بھی قوی اندیشہ رہتا ہے۔ ﴿﴾ لوگوں سے غیر ضروری میل جول۔ ﴿﴾ فُضُول کلام کی عادت بد۔ ﴿﴾ اپنے روزمرہ کے معمولات کا جائزہ نہ لینا۔ ﴿﴾ خَلَوْتُ نَشِیْنِی سے اجْتِنَاب۔ ﴿﴾ جلد بستر نہ چھوڑنے کا مرض۔ ﴿﴾ پھر کبھی (یعنی محض سُستی کی وجہ سے کاموں کو ہُوَئِخْر کرنے) والا مزاج۔ ﴿﴾ تنظیمی ذہن و مدنی سوچ کی کمی۔ ﴿﴾ اپنے جذبات پر قابو نہ ہونا۔ ﴿﴾ گرد و پیش کے ماحول اور لوگوں کی ذہنی سطح کو سمجھنے کی صلاحیت کا نہ ہونا۔ ﴿﴾ ہر کام خود ہی کرنے کا جذبہ بے جا۔ ﴿﴾ کسی سے کچھ سیکھ کر یا اوروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے بجائے ہر چیز کا خود تجربہ کرنا۔ ﴿﴾ مقبول بننے کا شوق بے جا۔ ﴿﴾ طے شدہ وقت پر کام ختم

نہ کرنا۔ ﴿۲۵﴾ زیرِ دباؤ (Under Pressure) رہنا۔ ﴿۲۶﴾ خواہ مخواہ پریشان رہنا۔ ﴿۲۷﴾ وقت کی کمی کاروناروتے رہنا وغیرہ۔ ﴿۲۸﴾ اپنے وقت کے استعمال میں سستی اور غفلت سے کام لینا۔ ﴿۲۹﴾ لہذا وقت کا پابند بننے کیلئے مذکورہ امور سے حَتَّىٰ الْأَمْكَانِ بچتے رہیں۔

وقت کی پابندی کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے دین میں وقت کی بہت اہمیت ہے۔ ہمارا پورا نظام عبادات ہر روز ہمیں وقت کی پابندی کی مشق کراتا ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج مخصوص اوقات کی پابندی کے حامل ہیں۔ سحری کا وقت ختم ہونے کے فوراً بعد کھاپی لیا تو روزہ نہ رہا۔ غروبِ آفتاب سے پہلے کھاپی لیا پھر بھی روزہ ٹوٹ گیا۔ دورانِ حج ایک لمحہ کیلئے بھی اوقاتِ مخصوصہ میں حج کا رُکنِ اعظم ”وقوفِ عرفہ“ ادا نہ کیا تو حج ادا نہ ہوا اور ساری محنت ضائع ہو گئی۔ ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ ہماری موت کا وقت مقرر ہے۔ کیا معلوم ہمارا چراغِ زندگی کب بجھ جائے، لہذا وقت کی قدر کو پہچان کر اس سے دین و دنیا کے فوائد حاصل کرنا ہمارے لیے بحیثیتِ مسلمان اور بھی بہت ضروری ہے۔ اگر وقت کو مثبت انداز میں استعمال کر کے ہم نے اس کی قدر و قیمت کا احساس نہ کیا اور غفلت و سستی کا شکار رہے تو دنیا میں بھی کچھ حاصل نہ ہو گا اور آخرت میں بھی رسوائی ہو گی۔ آئیے! ایک مختصر جائزہ لیتے ہیں کہ اگر ہم وقت کی پابندی کریں تو کیسے فوائد حاصل کر سکتے ہیں اور اگر ایسا نہ کیا تو کس قسم کے نقصانات کا سامنا ہو سکتا ہے:

وقت کی پابندی کے فوائد	وقت کی پابندی نہ کرنے کے نقصانات
﴿ نمازیں باجماعت ادا کرنے کی سعادت ملتی ہے۔﴾	﴿ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 گنا افضل ہے، چنانچہ بغیر جماعت کے نمازیں نہ پڑھنے سے اس ثواب سے محرومی ہو سکتی ہے۔﴾
﴿ فرض عبادات کو ان کے وقت میں ادا کرنے سے اللہ پاک راضی و خوش ہوتا ہے۔﴾	﴿ فرض عبادات میں جان بوجھ کر تاخیر کرنا اللہ پاک کی ناراضی کا سبب بن سکتا ہے۔﴾
﴿ اہداف کی بروقت تکمیل سے ذمہ داران کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔﴾	﴿ اہداف میں تاخیر سے ذمہ داران کے عدم اعتماد کا سامنا ہو سکتا ہے۔﴾
﴿ مدنی کاموں کی کارکردگی و ترقی میں مضبوطی آتی ہے۔﴾	﴿ مدنی کاموں کی کارکردگی نمایاں ہونے میں کمزوری رہ جاتی ہے۔﴾
﴿ مدنی کاموں میں از ابتدا اتانتہا شکرکت کی برکت سے علم دین سیکھ سکتے ہیں۔﴾	﴿ مدنی کاموں میں از ابتدا اتانتہا شکرکت نہ کرنا علم دین سے محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔﴾
﴿ دنیا و آخرت میں عزت ملتی ہے۔﴾	﴿ دنیا و آخرت میں شرمندگی و رسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔﴾

مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے

ماخوذ مدنی پھول

﴿ تمام اسلامی بھائی کوشش فرمائیں کہ مدنی مشورے کا وقت شروع ہونے سے قبل ہی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوں، جیسے جامعۃ المدینہ اور دیگر ذنیوی اداروں کے

طلبہ اور ملازمین وقت شروع ہونے سے قبل ہی اپنے مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ ﴿۱﴾ اگر مدنی مشورے میں عین وقت پر یا تاخیر سے حاضر ہوں گے تو ذہنی طور پر حاضر رہنا مشکل ہے، لہذا وقت سے کچھ دیر پہلے حاضر ہونے کا ذہن بنائیں۔ یاد رکھئے! اگر ہم نے وقت کی قدر نہیں کی تو خدا نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ عظیم نعمت ہم سے چھین جائے۔ ﴿۲﴾ وقت کی پابندی (Punctuality) ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ ﴿۳﴾ حُقُوقِ الْعِبَادِ کا معاملہ بہت سخت ہے، وقت کی پابندی کو لازمِ اِخْتِیَارِ کریں، کہیں ہماری وجہ سے کسی کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ ﴿۴﴾ دورانِ مدنی مشورہ بلکہ ہمیشہ وقت کی پابندی کو لازمی اختیار کیجئے۔ ﴿۵﴾ یہ مدنی مشورے کا حسن ہے کہ وقت کی پابندی بھی ہو اور حوصلہ افزائی بھی۔ ﴿۶﴾ شعبہ جات کے مدنی پھولوں میں مدنی مشوروں کی جو تاریخیں طے ہیں، ان کے مطابق مدنی مشورے کریں، مدنی کام کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ بروقت اور پابندی سے طے شدہ طریق کار کے مطابق مدنی مشورہ کرنا بھی ہے۔ ﴿۷﴾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

- ﴿۱﴾ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالحجۃ الحرام بمطابق جنوری 2006ء
- ﴿۲﴾ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول 1431ھ بمطابق مارچ 2010ء
- ﴿۳﴾ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب 1432ھ بمطابق اگست 2006ء
- ﴿۴﴾ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ربیع الاول 1433ھ بمطابق مارچ 2009ء
- ﴿۵﴾ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، رجب المرجب 1433ھ بمطابق اپریل 2016ء
- ﴿۶﴾ مدنی مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ، ذوالقعدة الحرام 1436ھ بمطابق اگست 2015ء

ماخذ و مراجع

مطبوعہ	قرآن مجید کتاب
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	کنز الایمان
دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء	تفسیر الطبری
المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۳۶ھ	مفردات الفاظ القرآن
دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۹ھ	التفسیر الکبیر
دار الفکر بیروت ۱۴۲۹ھ	تفسیر القرطبی
دار ابن کثیر بیروت ۱۴۳۳ھ	تفسیر ابن کثیر
مرکز ہجر للبحوث والدراسات ۱۴۲۲ھ	الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۰ھ	روح البیان
قاسم پبلی کیشنز کراچی	حاشیۃ الصاوی علی الجلالین
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	خزائن العرفان
نعمی کتب خانہ گجرات	تفسیر نعمی
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	صراط الجنان فی تفسیر القرآن
دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۳ھ	مؤطا امام مالک
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ء	مصنف عبد الرزاق
مدینة الاولیاء ملتان ۱۴۰۹ھ	مصنف ابن ابی شیبہ
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ	مسند احمد
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ	سنن الداعی
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۸ھ	صحیح البخاری
دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء	صحیح مسلم
دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء	سنن ابن ماجہ
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ	سنن ابی داؤد
دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء	سنن الترمذی
المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۹ھ	موسوعۃ ابن ابی دنیا
دار الکتب العلمیہ بیروت 2009ء	سنن النسائی
دار الفکر بیروت ۱۴۲۲ھ	مسند ابی یعلیٰ

الفاروق الحدیثہ القاہرہ ۱۴۳۲ھ	مکارم الاخلاق للخرافطی
دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء	المعجم الکبیر
دار الفکر عمان ۱۴۲۰ھ	المعجم الاوسط
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۷ھ	المستدرک علی الصحیحین
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ	شعب الایمان
دار ابن الجوزی ۱۴۳۵ھ	جامع بیان العلم وفضله
دار الکتب العلمیہ بیروت 2010ء	الفرروس، ماثور الخطاب
دار الفکر بیروت 2012ء	شرح السنۃ للبقوی
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۹ھ	التزغیب و التزہیب
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ	مشکاۃ المصابیح
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	مجمع الزوائد
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ	جمع الجوامع
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ	کنز العمال
مکتبۃ الرشد الریاض	شرح صحیح البخاری لابن بطال
دار السلام الریاض ۱۴۳۱ھ	شرح النووی
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۳ھ	شرح الطیبی
دار الفکر بیروت 2005ء	عمدۃ القاری
دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء	مرقاۃ المفاتیح
نعمی کتب خانہ گجرات	مراۃ المناجیح
فرید بکسٹال لاہور ۱۴۲۸ھ	نزہۃ القاری
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	فیضان ریاض الصالحین
رضاقاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ	بہار شریعت
دار البیضاء الاسلامیہ بیروت ۱۴۲۰ھ	الزهد للمعافق
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ	قوت القلوب
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ	رسالہ کشمیریہ
دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء	احیاء علوم الدین

مکتبۃ التوفیقہ القاہرہ مصر ۲۰۱۵ء	مجموعۃ رسائل امام غزالی
النوریۃ الرضویہ لاہور ۱۴۳۰ھ	کیمیائے سعادت (فارسی)
دار الیثاثر الاسلامیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	منہاج العابدین
کوئٹہ پاکستان	مکاشفۃ القلوب
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۸ھ	الغذیۃ لطالبی طریق الحق
مکتبۃ دار الفجر دمشق ۱۴۲۲ھ	بحر الدعوی
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	عیون الحکایات
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	صید الخاطر
دار الکتب العربی ۱۴۳۰ھ	بستان الواعظین
الدار السودانیہ للکتب	تعلیم المتعلم طریق التعلم
مطبع العامرہ الشرفیہ ۱۳۰۸ھ	الروض الفائق
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	دکائمتیں اور نصیحتیں
المکتبۃ العلمیہ بیروت	الانوار القدسیۃ
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	تنبیہ المغتربین
دار الحدیث القاہرہ ۱۴۲۳ھ	الزواج عن اقتراط الکبائر
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ	الحدیقۃ الندیۃ
دار العرفان سوربۃ ۱۴۲۸ھ	حقائق عن النصوص
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ	نیکی کی دعوت
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۰ھ	الطبقات الکبریٰ لابن سعد
دار الیسر السعودیہ ۱۴۲۸ھ	الشمائل المحمدیہ
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	کتاب الثقات
المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۵ھ	مروج الذهب ومعادن الجوهر
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷ھ	حلیۃ الاولیاء
دار الوطن عرب شریف ۱۴۱۹ھ	معرفة الصحابه
دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ	تاریخ مدینہ دمشق
دار الکتب العلمیہ بیروت 2010ء	القربۃ الی رب العالمین
دار الکتب العربی ۱۴۳۱ھ	مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب

دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ	اسد الغایۃ فی معرفۃ الصحابۃ
انتشارات گنجینہ ۱۳۷۹ھ	تذکرۃ الاولیاء
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ	تاریخ الاسلام للذہبی
مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۵ھ	سیر اعلام النبلاء
دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۶ھ	البدایۃ والنہایۃ
مکتبۃ اشاعۃ القرآن لاہور	الصلوات والبشر
المکتبۃ التوفیقیہ مصر	الاصابۃ فی تمییز الصحابہ
دار الکتب العربیہ ۱۴۰۵ھ	القول البدیع
دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۸ء	تاریخ الخلفاء
مطبع مصطفیٰ البابی الخلیبی، مصر	جمع الوسائل فی شرح الشمائل
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ	مطالع المسرات
النوریۃ الرضویہ لاہور	اخبار الاحیاء
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ	شرح الزرقانی علی العواہب
دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۹ھ	افضل الصلوات علی سید السادات
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	سیرت مصطفیٰ
نعمی کتب خانہ گجرات ۲۰۰۴ء	حالات زندگی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعمی بدایونی
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ	فیضان فاروق اعظم
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ
راجا رشید محمود اکتوبر ۱۹۹۵ء	ماہنامہ نعت لاہور (کافی کی نعت)
شیر برادر لاہور	ذوق نعت
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	حدائق بخشش
دار السلام ۱۴۳۳ھ	نور ایمان
مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ	وسائل بخشش (مرثم)
دار النفاثس بیروت ۱۴۲۸ھ	کتاب التعریفات
مطبع تہذیبی دہلی ۱۸۹۰ء	مجاورات ہند
فیروز سنز لمیٹڈ لاہور ۲۰۰۵ء	فیروز اللغات جامع

اردو لغت پورڈ کراچی	اردو لغت
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ	محبوب عطار کی 122 حکایات
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	جنتی زیور
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	فیضان سنت
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	خود کشی کا علاج
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	عاشقان رسول کی 130 حکایات
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	انمول ہیرے
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	بیانات عطار یہ
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	احترام مسلم
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	غیبت کی تباہ کاریاں
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	حقوق العباد کی احتیاطیں
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	شیطان کے بعض ہتھیار
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	اختبار کے بارے میں سوال جواب
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	فیضان امیر معاویہ
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	سیرت سیدنا ابودردا
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	نادان عاشق
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	نیک بننے اور بنانے کے طریقے
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	تعارف امیر اہلسنت
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	تذکرہ جانشین امیر اہلسنت
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	مفتی دعوت اسلامی
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	انفرادی کوشش
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	رسائل دعوت اسلامی
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	صحابی کی انفرادی کوشش
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	کامیاب طالب علم کون؟
مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی	آداب مرشد کامل

تفصیلی فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
27	سب سے پہلے جھوٹ کس نے بولا؟	3	یادداشت
28	جھوٹ کی کثرت	5	اجمالی فہرست
29	مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟	6	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
30	جھوٹی واہ واہ	7	تعارف الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة
31	تور یہ	9	پہلے اسے پڑھئے
33	اپنا اپنا محاسبہ کیجئے	11	①- عدل و انصاف
33	جھوٹ کی چند مثالیں	11	دروود شریف کی فضیلت
34	جھوٹ کے اسباب	11	منصب دیکھنا جاہ و عظمت
34	جھوٹ پر مجبور کرنے والے سوالات کی چند مثالیں	13	عدل و انصاف کا معنی و مفہوم
		14	ہر کام میں انصاف کیجئے!
35	جھوٹ کا علاج	15	نا انصافی کا عذاب
36	جھوٹ کے متعلق فرامینِ امیرِ اہل سنت	16	کامیاب لوگ
39	③- حُبِ جاہ	18	ایک وسوسہ اور اس کا جواب
39	دروود پاک کی فضیلت	19	ذمہ داری دینے میں انصاف
39	غار کا عابد	20	ماتحت کی کارکردگی بیان کرنے میں انصاف
40	حُبِ جاہ کیا ہے؟	22	کان سے پیپ اور خون بہنے لگا
42	لوگوں کی رضا کے لئے رب کی ناراضی سے بچئے	23	ذمہ داران کے لئے مدنی پھول
		24	②- جھوٹ کی مذمت
43	طالبِ حُبِ جاہ دھوکے میں ہے	24	دروود شریف کی فضیلت
43	حُبِ جاہ کے متعلق امیرِ اہل سنت کے عطا کردہ مدنی پھول	24	جھوٹ بولنے والوں کے بچے نور بن گئے
		26	جھوٹ کی شرعی حیثیت

70	نیکی کی دعوت کیلئے اسلاف کی قربانیاں	44	حُب جاہ کی مثالیں
71	اسلاف کا جذبہ قربانی اور ہماری حالت	48	ہر و لعزیز بننے کی خواہش
73	دین قربانی مانگتا ہے	51	زیادہ مشہور کیلئے مشکلات بھی زیادہ ہوتی ہیں
74	راہِ خدا میں قربانیوں کیلئے کمر بستہ ہو جائیے	51	شہرت کی ہلاکت خیزی
		52	تعریفی کلمات باعثِ نجات نہیں
76	ہمارا کام کر کے دکھانا نہیں	53	”یا خدا! مجھے حُبِ جاہ سے بچا“ کے انیس حروف کی نسبت سے حُبِ جاہ سے متعلق 19 مدنی پھول
78	نیکی کی دعوت کے لئے کم از کم دو گھنٹے صرف کیجئے		
80	مدنی کاموں کیلئے وقت دینے کے فوائد	56	حُبِ جاہ سے بچنے کے طریقے
81	6- نرمی کا پھل	57	4- صبر کی برکتیں
81	دروود پاک کی فضیلت	57	دروود شریف کی فضیلت
81	پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا میٹھا انداز	57	شاید اسی میں بھلائی ہو!
		58	صبر کیا ہے؟
84	ایک وسوسہ اور اس کا ازالہ	59	صبر کے متعلق تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
85	نرمی کیا ہے؟		
85	نرمی مصطفیٰ	62	صبر کے فوائد
86	دُعائے مصطفیٰ	65	ذمہ داران کے لیے صبر کے مواقع
87	أَيُّهَا أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ اور تحللِ مزاجی	66	بے صبری کے نقصانات
88	مبلغ کے لئے تربیتی مدنی پھول	67	بے صبری کا علاج
89	نرمی کے متعلق فرامینِ آئینہٴ اہلسنت	69	بے صبری کے علاج کے مزید مدنی پھول
90	مدنی مذاکروں سے ماخوذ نرمی کے مُتَعَلِّقِ مَدَنِی پھول	70	5- اسلاف میں قربانی کا جذبہ
		70	دروود شریف کی فضیلت

115	1 صلاحیت و اہلیت	91	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ نرمی کے مُتعلّق مدنی پھول
116	2 جذبے کا ہونا	93	نرمی کیسے اپنائی جائے؟
116	3 صحبت	95	7 - مُحاسبہ
117	4 تکرار	95	درد و شریف کی فضیلت
118	کوشش جاری رکھئے!	95	آج ”کیا کیا“ کیا؟
118	کچھ سیکھنے سے محرومی کے اسباب	96	محاسبہ اور ہماری حالت زار
118	1 معاشی مجبوریوں کا بہانہ	98	لوگ سو گئے، اللہ تو جاگ رہا ہے
119	2 عمر کی زیادتی کا بہانہ	100	اپنی ذات کا محاسبہ
121	3 خوش فہمی کا شکار ہونا	101	حقوق اللہ و حقوق العباد میں محاسبہ
123	4 سستی و کم ہمتی کا طاری ہونا	102	حقوق العباد کے معاملے میں محاسبہ
124	9 - تقسیم کاری	104	مُحاسبہ باعتبارِ حصولِ فرضِ غُلو م
124	درد و شریف کی فضیلت	105	تنظیمی کاموں میں محاسبہ
124	کام کی مبارک تقسیم	107	مرکزی مجلس شوریٰ اور مدنی مذاکروں سے ماخوذ تنظیمی کاموں میں محاسبہ کے مدنی پھول
126	تقسیم کاری کی ضرورت	109	8 - سیکھنے کا جذبہ
127	تقسیم کاری کا بہترین وقت	109	دُرد و شریف کی فضیلت
128	تقسیم کاری کا مقصد	109	سیکھنے کا بے مثال جذبہ
128	تقسیم کاری کے فوائد	111	کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے
129	نقصان کا سبب بننے والے چند امور	112	اسلاف کا جذبہ اور ہماری حالت زار
130	تقسیم کاری کے تقاضے	115	سیکھنے کے لئے چند بنیادی باتیں
130	1 صلاحیتوں کے مطابق ذمہ داریوں کی تقسیم		
131	2 مدنی تربیت		

157	3 اعلیٰ ترین تدبیر کی مثال	132	3 احساسِ ذمہ داری
158	اسلاف کا طرزِ عمل	132	4 اعتماد
159	أَمِيرُ أَهْلِ سُنَّتٍ کا انداز	133	5 پوچھو کچھ
160	ہدف کس طرح پورا کریں؟	134	6 حوصلہ افزائی
162	ہدف میں کامیاب ذمہ دار	136	فرستِ أَمِيرِ أَهْلِ سُنَّتٍ دَامَتْ بَرَكَاتُهَا الْعَالِيَةِ
164	مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے مانعہ مدنی پھول	137	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ملنے والے تقسیم کاری کے مدنی پھول
165	ذمہ داران کیلئے اہداف کی چند مثالیں	138	10- سستی کے نقصانات
166	12- عبادت کا موسم بہار	138	ذُرُودِ پَاک کی فضیلت
166	درود پاک کی فضیلت	138	وقت کو غنیمت جانے!
167	سونے کے دروازے والا محل	143	نیک اعمال میں سستی
168	نیکیاں کمانے کا مہینا	145	کام کو سلام
169	صحابہ کرام اور ماہِ رمضان	146	سستی منحوس عادت ہے
169	موجودہ مسلمانوں کی حالت	147	سستی کے متعلق بزرگانِ دین کے اقوال
170	رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی قدر کیجئے	148	سستی کے چند نقصانات
171	رمضان شریف کی خصوصی عبادات	149	سستی پیدا کرنے والے چند اسباب
171	1 روزہ	150	سستی دور کرنے کے طریقے
172	2 تراویح	153	11- ہدف بنانے کا کام کرنا
173	3 شب قدر	153	درود شریف کی فضیلت
174	4 اِعْتِكَات	153	ہدف کی اہمیت
175	ایک بار تو اعتکاف کر ہی لیں!	154	1 تعلیم قرآن کو عام کرنے کا ہدف
177	5 مبلغین کے لئے موسم بہار	155	2 نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ہدف

196	مَدَن اَہَنَّت اور مدارات میں فرق	178	مدنی عطیات
197	مَدَن اَہَنَّت کے اسباب اور ان کا علاج	179	13- تہبیت کی اہمیت
203	حرفِ آخر	179	دُرود شریف کی فضیلت
204	15- خبر گیری	179	مدنی تربیت کا انداز
204	دُرودِ پاک کی فضیلت	180	بتدریج تربیت کا فائدہ
204	فاروقِ اعظم کا اندازِ خبر گیری	182	کامیاب نگران
205	خبر گیری کرنا سنت مبارکہ ہے	184	مدنی تربیت کا نسخہ
207	ماتحتوں کی معلومات اور خیر خواہی	185	تربیت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہیے؟
208	خبر گیری کے فوائد	187	مدنی پھول
209	1 مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی	187	دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں
210	2 مسلمان کا دل خوش کرنے کا ثواب		تربیت کے ذرائع
210	3 مدنی کاموں کی ترقی		تربیت کے حوالے سے مرکزی مجلس
211	4 محبت میں اضافہ	188	شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ
211	5 مدنی انعام نمبر 53 پر عمل		مدنی پھول
212	خبر گیری میں ضروری بات کا خیال	190	14- مَدَن اَہَنَّت کسے کہتے ہیں؟
213	مجلسِ ازیادِ حُب سے رابطہ	190	دُرود شریف کی فضیلت
214	مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ	190	عذابِ الہی کا نزول
	کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	191	نزولِ عذاب کا سبب
215	خبر گیری و خیر خواہی کی برکت	191	قرآن کریم میں مَد اہنت کا ذکر
218	16- محبتِ مُرشد کے تنظیمی فوائد	193	مَد اَہَنَّت کی مذمت پر 6 فرامینِ مصطفیٰ
218	دُرودِ پاک کی فضیلت		
218	پیر سے محبت کیسی ہو؟	196	حکایت

241	3 جذبے کی بیداری	219	عشق کی انوکھی دنیا
242	4 مناسب انتظامات کا اہتمام	220	منزل تک پہنچنے کا راستہ
242	5 رابطوں میں مضبوطی	222	کامل پیر ایک نعمت ہے
242	6 شخصیات کو شرکت کی دعوت	224	پیر کی سچی محبت کے اثرات
243	7 مضبوط مشاورت کی ترکیب	228	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
244	ہفتہ وار اجتماعات میں اضافے کے فوائد	229	عجبت مرشد کے چند فوائد
245	ہفتہ وار اجتماع کی تعداد بڑھانے کے چند اقدامات	231	مدنی کاموں کے حوالے سے چار فرامین امیر اہلسنت
248	18- انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟	231	مرکزی مجلس شوریٰ کے متعلق فرامین امیر اہلسنت
248	دُرودِ پاک کی فضیلت	231	231
248	اسلاف کی انفرادی کوشش	233	17- ہفتہ وار اجتماع کس طرح بڑھایا جائے؟
249	انفرادی کوشش کی اہمیت	233	درد و شریف کی فضیلت
250	انفرادی کوشش کی روح	233	اجتماع کی بَرَکَت
251	انفرادی کوشش ہے کیا؟	235	اجتماع میں شُرُکَت باعثِ مَغْفِرَت
252	انفرادی کوشش کس طرح کی جائے؟	235	اجتماعات اور ان کی اہمیت
252	1 ملاقات کا انداز	237	دعوتِ اسلامی اور اجتماعات کا اہتمام
253	2 گفتگو کا انداز	239	ہفتہ وار اجتماع میں شرکاء کی تعداد بڑھانے کے طریقے
254	3 اخلاص	240	1 مناسب تشہیر کا اہتمام
254	4 بعد ملاقات رابطہ	240	2 انفرادی کوشش
255	انفرادی کوشش کب تک جاری رکھی جائے؟		

282	2	ضرورت و اہمیت اُجاگر کرنا	256	انفرادی کوشش کی مدنی بہار
283	3	مدنی بہاروں کے ذریعے ترغیب دلانا	258	مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول
284	4	مبلغ کا باعمل ہونا	259	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
284	5	مدنی کاموں کی مضبوطی	19	رُوٹھوں کو کس طرح منایا جائے؟
285		مدنی قافلہ تیار کرنے کے راہنما مدنی پھول	262	دروود شریف کی فضیلت
288		مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	262	روٹھے ہوؤں کو مناو
291	21	ایک ذمہ دار کیلئے عاجزی کیوں ضروری ہے؟	263	کسی کی دل آزاری نہ کیجئے
291		دروود پاک کی فضیلت	265	اسلاف کا طریقہ
291		میرے مقام میں کوئی کمی نہیں آئی!	267	فوراً سے پیش تر صلح کر لیجئے
292		صاحب منصب کو عاجز ہونا چاہئے	268	وصیت امیر اہل سنت
293		عاجزی اپنالہجئے!	269	رُوٹھوں کو منانے کے طریقے
294		عاجزی اپنانا سنت ہے	273	روٹھے ہوئے کو منایا
295		عاجزی اپنانا کیوں ضروری ہے؟	274	مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
296		عاجزی اپنانے کے فوائد و ثمرات	20	مدنی قافلہ کس طرح تیار کریں؟
296	1	ہر دل عزیز بننے کا ذریعہ	277	دروود پاک کی فضیلت
297	2	نیکی کی دعوت عام کرنے کا ذریعہ	277	مدینے کا پہلا قافلہ
298	3	قرب الہی پانے کا ذریعہ	278	یہ مدنی قافلہ کیسے تیار ہوا؟
299	4	رسائی میں آسانی کا ذریعہ	279	چراغ سے چراغ جمل اُٹھے
299	5	ماتحتوں کیلئے ترغیب کا ذریعہ	280	1 انفرادی کوشش کا انداز

317	23- انفرادی عبادت کیلئے وقت کیسے نکالیں؟	300	عاجز بنیں ریاکار نہ بنیں
		301	آئینہ اہلسنت کی عاجزی
317	درود پاک کی فضیلت	302	آئینہ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں و مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
317	سرور کائنات ﷺ کی انفرادی عبادت		
319	لمحہ فکریہ !!!		
322	انسان کی پیدائش کا مقصد اصلی	304	22- مطالعہ کیوں ضروری ہے؟
322	انفرادی عبادت کے فوائد	304	درود پاک کی فضیلت
326	انفرادی عبادت کیلئے کیسے وقت نکالیں؟	305	شوق مطالعہ
326	1 ہر کام جدول کے مطابق	305	مطالعہ کیوں ضروری ہے؟
327	2 مصروفیات بقدر ضروریات	306	مطالعہ کی ضرورت و اہمیت
328	3 گناہوں سے بچیں	306	1 علم دین کے حصول کیلئے
329	4 مدنی انعامات پر عمل	307	2 فرض علوم سیکھنے کیلئے
329	مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول	308	3 کامیاب مبلغ بننے کیلئے
330	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	309	4 ذمہ داری کا محققہ پورا کرنے کیلئے
		310	5 مدنی مقصد کی تکمیل کیلئے
332	24- گھر میں مدنی ماحول کس طرح بنایا جائے؟	310	6 مدنی انعامات پر عمل کیلئے
		311	7 سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے کیلئے
332	درود پاک کی فضیلت	311	مختلف کتب و رسائل کے مطالعہ کے متعلق
332	آئینہ اہلسنت کا انداز تربیت		شیخ طریقت، آئینہ اہلسنت کی ترغیبات
333	اپنی اور اہل خانہ کی اصلاح	314	مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول
334	1 گھروالوں کیلئے وقت نکالنے	316	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
335	2 گھر میں اخلاق دُرست رکھنے		

348	2 جدول پر عمل کرنے کیلئے	336	3 درس فیضانِ سنت کی ترکیب
348	3 اہداف کی تکمیل کیلئے	337	4 مدنی قافلوں میں سفر کیجئے
349	4 انفرادی شخصیت کے نکھار کیلئے	338	5 مدنی چینل دکھائیے
349	وقت ضائع کرنے کے اسباب اور ان سے بچاؤ کے علاج	338	6 گھر میں مدنی ماحول بنانے والے مدنی پھولوں کا نفاذ
350	1 مناسب ترتیب و ترکیب کا نہ ہونا	339	یارِ ربِّ کریم! ہمیں مُتقی بنا کے انہیں حروف کی نسبت سے گھر میں ”مدنی ماحول“ بنانے کے 19 مدنی پھول
352	2 ترجیحات کا تعین نہ ہونا		مدنی مذاکروں سے ماخوذ مدنی پھول
353	3 کسی سے مشاورت کرنا نہ ان کے تجربات سے کچھ سیکھنا		مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول
354	4 فضولیات میں مصروف رہنا	342	25- وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟
355	وقت ضائع کرنے والے کاموں سے بچئے	343	
356	وقت کی پابندی کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات	344	دُرودِ پاک کی فضیلت
357	مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول	344	بزرگانِ دین اور وقت کی پابندی
	359	ماخوذ مراجع	345
364	فہرست	347	وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟
❀❀	❀❀❀❀❀	347	1 مدنی کاموں کی مضبوطی کیلئے

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿﴾ سنتوں کی تربیت کے لئے منڈنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ﴿﴾ روزانہ ”فکر مدینہ“ کے ذریعے منڈنی انعامات کا ہر سالہ پُر کر کے ہر منڈنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَآءَ اللہ مَدَنی۔ اپنی اصلاح کے لیے ”منڈنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”منڈنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ مَدَنی



ISBN 978-969-631-973-3



0126318



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرائی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net